عمران سیریز
ٹاپ شوٹ
مظہر کلیم ایم اے
Pakistanipoint
Waqar
Azeem

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ٹاپ شوٹ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ انتہائی انفرادیت کا حامل یہ ناول اپنی مثال آپ ہے۔ اس ناول میں پاکیشیائی حکام کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا کہ پاکیشیا میں ٹاپ شوٹ نام کا بھی کوئی فارمولا موجود ہے۔ ٹاپ شوٹ فارمولا جو غیر ملکی ایجنٹ پاکیشیا سے اُڑا لے جاتے ہیں اس کے بارے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی علم نہیں ہوتا اور پھر جب عمران کو ٹاپ شوٹ کی ہیت اور اس کی چوری کا علم ہوا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹاپ شوٹ فارمولا حاصل کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کے حصول کے لئے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کن جان لیوا مراحل سے گزرنا پڑا یہ آپ کو ناول پڑھ کر علم ہو ہی جائے گا اور مجھے امید ہے کہ یہ منفرد انداز کا لکھا ہوا ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا۔ مجھے آپ کی آراء کا انتظار رہے گا البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کر لیجئے۔

عثمان آباد سے ہارون طاہر لکھتے ہیں۔ طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی آپ کو خط لکھا تھا کہ آپ کرنل فریدی کا بھی عمران کے ساتھ بلیک تھنڈر پر کوئی ناول لکھیں جس میں کرنل فریدی اور عمران ایک ساتھ بلیک

تھنڈر سے ٹکرائیں اور اس تنظیم کے ٹکڑے اُڑا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس خواہش کو ضرور پورا کریں گے اور جلد ہی ایسا ناول لکھیں گے جس میں عمران اور کرنل فریدی ایک ساتھ نظر آئیں گے اور ان کا بلیک تھنڈر سے خوفناک ٹکراؤ ہو گا۔

محترم ہارون طاہر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بیحد شکریہ۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ بلیک تھنڈر نے ابھی تک خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ عمران کے لگائے ہوئے زخموں نے ابھی تک انہیں اس حد تک اٹھنے کا موقع نہیں دیا ہے کہ وہ عمران سے دوبارہ ٹکر لے سکیں اور آپ ان سے کرنل فریدی کا بھی ٹکراؤ کرانا چاہتے ہیں۔ جیسے ہی بلیک تھنڈر اس قابل ہو گی کہ وہ عمران اور کرنل فریدی سے ٹکر لے سکے تو آپ کی خواہش کے عین مطابق میں ایسا ناول ضرور لکھوں گا جو آپ کی خواہش اور آپ کے معیار کے عین مطابق بھی ہو گا۔ اس کے لئے ظاہر ہے میرے ساتھ ساتھ آپ کو بھی انتظار کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے محمد حامد لکھتے ہیں کہ میں آپ کا طویل عرصے سے خاموش قاری ہوں۔ اب تک آپ کے لکھے تمام ناول پڑھ چکا ہوں۔ یوں تو ہمیں عمران کا کردار بے حد پسند ہے لیکن ہمیں یہ پڑھ کر بے حد غصہ آ جاتا ہے جب عمران ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ڈانٹنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ تینوں عمران کے جانثار ساتھی ہیں اور اس کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر سکتے ہیں اس لئے عمران کو انہیں ڈانٹنا نہیں چاہئے۔ اسے ہر حال میں اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

محترم محمد حامد صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بیحد شکریہ۔ عمران اپنے ساتھیوں ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بلا وجہ نہیں جھڑکتا۔ وہ ان کی کوتاہیوں پر انہیں اس انداز میں جھڑکتا ہے جیسے کوئی استاد اپنے شاگردوں کو جھڑکتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ استاد کا شاگردوں کا ڈانٹنا اور جھڑکنا ان کے بھلائی کے لئے ہی ہوتا ہے۔ بہرحال پھر بھی آپ کی شکایت عمران تک پہنچا دی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ عمران آپ کی اس خواہش پر عمل کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے نرم رویہ اختیار کرے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

والٹن لاہور سے حافظ محمد سعید لکھتے ہیں۔ میں اور میرے بہت سے دوست آپ کے ناولوں کے شوقین ہے اور ہم ہر ممکن طریقے سے آپ کے ناول حاصل کر کے پڑھتے ہیں۔ پہلے ہمارے علاقے میں بہت سی لائبریریاں ہوا کرتی تھیں لیکن رفتہ رفتہ تمام لائبریریاں ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے ہمیں آپ کے ناول پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ کیا آپ اپنے ناول ہمیں بذریعہ وی پی ارسال کر سکتے ہیں اور خاص طور پر ہر ماہ شائع ہونے والی لسٹ۔ تاکہ ہم وہ تمام ناول پڑھ سکیں جنہیں پڑھنے سے ہم ابھی تک محروم ہیں۔

محترم حافظ محمد سعید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کے لئے میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جہاں تک لائبریریوں کے ختم ہونے کی بات ہے تو یہ واقعی پاکستان کا المیہ بنتا جا رہا ہے۔ پہلے ہر گلی محلے میں لائبریریاں ہوا کرتی تھیں اور جو قارئین ناول خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے وہ لائبریریوں سے جا کر ناول کرائے پر لے کر پڑھ لیتے تھے لیکن اب لائبریریاں واقعی ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ اس لئے ان تمام قارئین کو مشکل پیش آتی ہے جو میرے ناول پڑھنا چاہتے ہیں۔ اس کا اب ایک ہی حل ہے کہ آپ اور آپ جیسے تمام قارئین جو میرے ناولوں کے شوقین ہیں ادارہ کو خط لکھ دیا کریں اور ناول بذریعہ وی پی منگوا لیا کریں۔ ادارہ آپ کو ہر ماہ شائع ہونے والی لسٹ بھی ارسال کرے گا جسے دیکھ کر آپ وہ تمام ناول بھی خصوصی ڈسکاؤنٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جو اب تک آپ نہیں پڑھ سکے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

فون کی گھنٹی بجی تو میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا نوجوان جس کے چہرے پر سختی اور کرختگی جیسے ثبت نظر آ رہی تھی چونک پڑا۔ وہ انتہائی انہماک سے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ گھنٹی اس کے سیل فون کی بجی تھی جو اس کے سامنے ہی رکھا ہوا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور سکرین کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر چیف کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ چیف کا نام دیکھ کر نوجوان کے چہرے کے عضلات قدرے نرم پڑ گئے۔ اس نے فوراً سیل فون کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس چیف۔ مکانزو بول رہا ہوں“...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”سپالٹو کہاں ہے مکانزو“...... دوسری طرف سے چیف کی انتہائی سرد آواز سنائی دی۔

''وہ آج آفس نہیں آیا ہے چیف۔ کہہ رہا تھا کہ اسے ایک ضروری کام ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''کیا ضروری کام ہے اسے۔ میں کب سے اسے فون کر رہا ہوں لیکن اس کا سیل فون آف مل رہا ہے''...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اسے ٹریس کرتا ہوں چیف۔ جیسے ہی اس سے رابطہ ہوتا ہے میں اس کی آپ سے بات کرا دیتا ہوں''...... مکانزو نے کہا۔

''جلدی تلاش کرو اور اسے فوراً میرے پاس بھیجو''...... چیف نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... مکانزو نے کہا اور چیف نے رابطہ ختم کر دیا۔

''چیف کو سپالٹو سے کیا کام پڑ گیا۔ انہیں جو بھی کام ہوتا ہے وہ ہمیشہ مجھے ہی کہتے ہیں پھر اس بار انہیں سپالٹو کی ضرورت کیوں پیش آ گئی''...... مکانزو نے سیل فون میز پر رکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سیل فون اٹھایا اور سپالٹو کا نمبر پریس کرنے لگا لیکن سپالٹو کا سیل فون آف مل رہا تھا۔ مکانزو نے اس کے فلیٹ کا نمبر نکالا اور کال کرنے لگا۔ دوسری طرف بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ بیل بج کر بند ہو گئی لیکن اس کی کال رسیو نہ کی گئی۔ مکانزو نے ایک بار پھر اس کے سیل فون پر ٹرائی کی لیکن اس کا نمبر بدستور بند آ رہا تھا۔

''کیا مسئلہ ہے۔ یہ سپالٹو نے اپنا سیل فون آف کیوں کر رکھا

ہے''...... مکانزو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک اور نمبر ملایا اور پھر وہ کال کرنے لگا۔

''رابرٹ بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مکانزو بول رہا ہوں''...... مکانزو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ حکم''...... اس کی آواز سن کر رابرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''چیف، سپالٹو سے بات کرنا چاہتا ہے لیکن سپالٹو کا سیل فون آف مل رہا ہے۔ میں نے اس کے فلیٹ پر بھی فون کیا تھا لیکن سپالٹو شاید وہاں نہیں ہے۔ پتہ کرو کہ وہ کہاں ہے۔ اس سے کہو کہ وہ فوراً سیل فون آن کرے اور چیف سے بات کرے''...... مکانزو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں اس کے فلیٹ کے قریب ہی ایک ریسٹورنٹ میں لنچ کر رہا ہوں۔ میں ابھی جا کر اس کے فلیٹ میں دیکھتا ہوں''...... رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ اپنے فلیٹ میں نہیں ہے نانسنس۔ اگر وہ فلیٹ میں ہوتا تو وہ میرا فون کیوں اٹنڈ نہ کرتا''...... مکانزو نے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ سوری باس۔ میں دیکھتا ہوں وہ شاید مرینا کے ساتھ کراؤس کلب میں ہو گا''...... رابرٹ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں

کہا۔

''مرینا۔ کراؤس کلب۔ کیا مطلب۔ کون ہے مرینا اور وہ اس کے ساتھ کراؤس کلب کیوں گیا ہے''...... مکانزو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مرینا اس کی نئی گرل فرینڈ ہے باس اور آج کل سپالٹو اسی کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ دونوں کراؤس کلب میں جاتے ہیں اور وہاں سپیشل ڈرنکس لیتے ہیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کون ہے یہ مرینا اور کہاں مل گئی اسے''...... مکانزو نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ رائٹ وے ہوٹل کے مینجر ڈیلسو کی اکلوتی بیٹی ہے۔ کراؤس کلب وہ سپیشل ڈرنک کے لئے آتی تھی۔ سپالٹو کی اس سے اسی کلب میں ملاقات ہوئی تھی اور پھر دونوں نے وہیں ایک دوسرے کو پسند کر لیا تھا۔ پچھلے کئی روز سے وہ مرینا کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور مرینا کے ایک فون کال پر اس کے پاس دوڑا چلا جاتا ہے''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''یہ بات تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی نانسنس۔ کب سے چل رہا ہے اس کا مرینا کے ساتھ یہ سلسلہ''...... مکانزو نے سرد لہجے میں کہا۔

''پچھلے دو ہفتوں سے باس۔ اسی مرینا کی وجہ سے وہ آفس میں بھی کم دکھائی دیتا ہے اور سینڈیکیٹ کی سرگرمیوں میں بھی بہت

کم حصہ لیتا ہے''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ بات تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی''...... مکانزو نے غرا کر کہا۔

''سوری باس۔ میں سمجھا تھا کہ آپ کو ان سب باتوں کا پتہ ہو گا کیونکہ وہ آپ کے ساتھ ہوتا ہے اور آپ کے لئے کام کرتا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''وہ میرے لئے نہیں چیف کے لئے کام کرتا ہے نانسنس۔ چیف نے اسے سر چڑھا رکھا ہے اس لئے مجھے بھی اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''یس باس''...... رابرٹ نے کہا۔

''تم فوری طور پر اسے تلاش کرو اور سب سے پہلے اس کی مجھ سے بات کراؤ پھر میں خود ہی اس کی چیف سے بات کرا دوں گا''...... مکانزو نے کہا۔

''یس باس۔ میں کراؤس کلب جا کر اسے چیک کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ وہیں مل جائے گا''...... رابرٹ نے کہا۔

''اس کے فلیٹ کو بھی چیک کر لینا ہو سکتا ہے وہ فلیٹ میں ہو اور اس حرافہ مرینا کے چکر میں جان بوجھ کر فون اٹنڈ نہ کر رہا ہو''۔ مکانزو نے کہا۔

''یس باس۔ میں چیکنگ کر کے آپ کو رپورٹ کرتا ہوں''۔ رابرٹ نے کہا تو مکانزو نے اوکے کہہ کر رابطہ ڈسکنکٹ کر دیا۔

"یہ کن چکروں میں پڑا ہوا ہے سپالٹو۔ کون ہے مرینا اور وہ اس کے ساتھ کیوں اٹیچ ہو گئی ہے"...... مکانزو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ سوپر انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مکانزو بول رہا ہوں"...... مکانزو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ سالفر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مکانزو کی آواز سنتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رائٹ وے ہوٹل کے منیجر ڈیلسو کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... مکانزو نے پوچھا۔

"رائٹ وے ہوٹل کا منیجر ڈیلسو۔ وہ ایک سیدھا سادا اور عام سا انسان ہے۔ اس کا کوئی کرمنل ریکارڈ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ایسے کسی دھندے سے تعلق ہے جس سے اس کا کسی کرمنل سے تعلق ہونے کا کوئی شبہ ہوتا ہو"...... سالفر نے کہا۔

"وہ کہاں رہتا ہے اور اس کی فیملی میں کون کون ہے"۔ مکانزو نے اسی انداز میں پوچھا۔

"وہ ڈی کوارٹ روڈ کے متوسط علاقے میں رہتا ہے۔ اس کی رہائش کا پتہ مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میں پتہ کر سکتا ہوں اور اس کی فیملی میں اس کی ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام مرینا ہے۔ ڈیلسو کی

بیوی دو سال قبل ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکی ہے اس وقت سے دونوں باپ بیٹی ایک ساتھ رہتے ہیں"...... سالفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مرینا کے بارے میں کوئی معلومات ہیں تمہارے پاس"۔ مکانزو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو اس کے بارے میں میرے پاس کوئی خاص انفارمیشن نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہوں"...... سالفر نے سنجیدگی سے کہا۔

"کتنا وقت لگے گا اس کی تفصیلات معلوم کرنے میں"۔ مکانزو نے پوچھا۔

"دو گھنٹوں سے زیادہ وقت نہیں لگے گا باس"...... سالفر نے کہا۔

"اوکے۔ میں تم سے دو گھنٹوں کے بعد بات کروں گا۔ دو گھنٹوں کے بعد مجھے مرینا کے بارے میں حتمی معلومات چاہئیں۔ وہ کیا کرتی ہے۔ کس کس سے ملتی ہے اور اس کا کہاں کہاں اٹھنا بیٹھنا ہے اور وہ سب کچھ جو اس کی ایکٹوٹیز میں شامل ہیں"۔ مکانزو نے کہا۔

"یس باس۔ میں یہ سب معلوم کر لوں گا"...... سالفر نے کہا تو مکانزو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مکانزو نے

ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا۔ سیل فون کی سکرین پر چیف کے نمبر ڈسپلے ہو رہے تھے۔

''یہ کیا۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو چیف سے بات ہوئی تھی۔ اب کیا ہو گیا''...... مکانزو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس چیف۔ مکانزو بول رہا ہوں''...... اس نے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سپالٹو کا پتہ چلا کچھ''...... دوسری طرف سے چیف نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

''میں نے اس کی تلاش میں آدمی لگا دیئے ہیں چیف۔ جیسے ہی اس کا پتہ چلتا ہے میں آپ کو اس کے بارے میں فوراً اطلاع دیتا ہوں''...... مکانزو نے کہا۔

''اسے جلد سے جلد ڈھونڈو مکانزو۔ مجھے اس کی انتہائی فکر ہو رہی ہے''...... چیف نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا تو مکانزو بے اختیار چونک پڑا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ چیف اس سے پریشان انداز میں بات کر رہا تھا ورنہ اس سے پہلے چیف اس سے ہمیشہ انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں ہی بات کرتا تھا۔

''ایسی کیا بات ہو گئی ہے چیف جو آپ خصوصی طور پر سپالٹو کے لئے اس قدر پریشان ہو رہے ہیں۔ اس نے کچھ کیا ہے کیا''۔ مکانزو نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''اسے میں نے مڈل مین بنا کر کرانس کے شہر سپانگو بھیجا تھا۔ میری سپانگو کے لارڈ گائزر سوزے سے ایک بگ ڈیل ہوئی تھی۔ میں نے اس سے ایک اہم فارمولا خریدا تھا جسے ٹاپ شوٹ کہا جاتا ہے۔ فارمولے کے لئے میں نے بیس کروڑ ڈالرز پیمنٹ کی ہے۔ گائزر نے ٹاپ شوٹ کا فارمولا ایک مائیکرو ڈسک میں دینا تھا جس کے لئے اس نے مجھے سپانگو بلایا تھا لیکن میں چونکہ اس کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا اس لئے میں نے ڈسک کے حصول کے لئے سپالٹو کو بھیج دیا تھا۔ سپالٹو مجھ سے مسلسل رابطے میں رہا تھا اور گائزر نے فارمولا چیک کرا کر ڈسک سپالٹو کے حوالے کر دی تھی جسے لے کر سپالٹو سپانگو سے نکل آیا تھا۔ لیکن پھر اچانک میرا اس سے رابطہ ختم ہو گیا۔ میں اب تک اس سے متعدد بار رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن نہ صرف اس کا سیل فون آف مل رہا ہے بلکہ اسے بات کرنے کے لئے میں نے ایک خصوصی ٹرانسمیٹر دیا تھا وہ بھی بند ہے۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک اس کے پاس ہے۔ مجھے اس بات سے خوف آ رہا ہے کہ اگر اس نے ڈسک ضائع کر دی یا کسی اور نے اس سے ڈسک چھین لی تو مجھے کروڑوں ڈالرز کا نقصان ہو گا اور اگر وہ ڈسک کسی سیکرٹ ایجنٹ کے ہاتھ لگ گئی تو ہمارے لئے اور زیادہ مشکل کھڑی ہو جائے گی کیونکہ یہ فارمولا میں نے ایک ایکریمین ایجنسی کے لئے حاصل کیا تھا جو خود سامنے نہیں آنا چاہتی تھی اور میرے ذریعے خاموشی سے فارمولا حاصل کرنا چاہتی

تھی۔ رقم بھی اسی ایجنسی نے فراہم کی تھی۔ اگر میں نے آج شام تک ڈسک ان کے حوالے نہ کی تو وہ میرے سارے سینڈیکیٹ کو تہس نہس کر دیں گے''...... چیف نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ کس چیز کا فارمولا ہے''...... مکانزو نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ اس فارمولے کا نام ٹاپ شوٹ ہے۔ یہ کون سا فارمولا ہے اور کیا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ البتہ مجھے یہ ضرور بتا دیا گیا تھا کہ فارمولا سپانگو کے لارڈ گائزر کے پاس ہے جو کرانس کا لارڈ ہے اور وہاں کسی لارڈ سینڈیکیٹ کا چیف بھی ہے۔ لارڈ گائزر اس فارمولے سے خطیر رقم حاصل کرنا چاہتا تھا اور ایکریمین ایجنسی کی ایماء پر میں نے اسے فارمولے کے لئے سب سے زیادہ آفر دی تھی اس لئے میری لارڈ گائزر سے ڈیل پکی ہو گئی تھی اور میں نے فوری طور پر اس کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کر دی تھی۔ آج اس نے ڈسک ہمارے حوالے کرنی تھی اور چونکہ ایسی ڈیلز کے لئے میں خود سامنے نہیں آتا اس لئے تمہیں یا پھر سپالٹو کو ہی آگے کرتا ہوں۔ میں نے اس سلسلے میں پہلے تمہیں بھجوانے کا سوچا تھا لیکن تم دوسرے معاملوں میں مصروف تھے اس لئے میں نے لارڈ گائزر سے ڈسک لانے کی ذمہ داری سپالٹو کو دے دی تھی۔ لارڈ نے وعدے کے مطابق ڈسک سپالٹو کے حوالے کر دی تھی اور سپالٹو اسے

لے کر میرے پاس آنے والا تھا''...... چیف نے کہا۔

''آپ کی آخری بار سپالٹو سے کب بات ہوئی تھی''...... مکانزو نے پوچھا۔

''صبح چھ بجے جب وہ سپانگو ایئر پورٹ سے لاگاس کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اس کی فلائٹ چار گھنٹوں بعد لاگاس پہنچنی تھی۔ اس کی سیٹ کنفرم تھی اور فون پر اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پہنچ چکا ہے اور کچھ ہی دیر میں طیارے میں سوار ہو جائے گا۔ میں نے اسے ایئر پورٹ سے ہیڈ کوارٹر لانے کے لئے نارٹی اور اس کے ساتھ چند مسلح افراد کو بھیجا تھا۔ طیارہ وقت پر لینڈ ہوا تھا لیکن نارٹی کے مطابق سپالٹو اس طیارے سے باہر نہیں آیا تھا۔ اس نے سپانگو سے آنے والی فلائٹ کے ایک ایک مسافر کو چیک کیا تھا لیکن ان میں سپالٹو موجود نہیں تھا''...... چیف نے کہا۔

''اوہ۔ کیا سپالٹو میک اپ میں تھا''...... مکانزو نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن مارٹی اور اس کے ساتھی اسے پہچان سکتے تھے۔ میں نے انہیں سپالٹو کے میک اپ والے چہرے کی تصویریں دکھا دی تھیں''...... چیف نے کہا۔

''اگر اس نے آپ سے کہا تھا کہ وہ اسی طیارے سے آ رہا ہے تو پھر وہ اس طیارے سے برآمد کیوں نہیں ہوا''...... مکانزو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی بات پر تو میں پریشان ہوں۔ میں نے سپانگو میں موجود

اپنے چند خاص ساتھیوں سے رابطہ کیا ہے۔ انہوں نے ایئر پورٹ پر انکوائری کے بعد مجھے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق سپالٹو کی سیٹ اس طیارے کے لئے بک تھی لیکن لاگاس تک اس کی سیٹ پر کوئی نہیں تھا۔ وہ طیارے میں سوار ہی نہیں ہوا تھا''...... چیف نے کہا۔

''اگر سپالٹو طیارے میں سوار نہیں ہوا تو کہاں گیا اور وہ ایئر پورٹ سے کیسے غائب ہو گیا''...... مکانزو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

''یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اگر سپالٹو ایئر پورٹ پہنچا تھا اور اس کی سیٹ کنفرم تھی تو وہ طیارے میں سوار کیوں نہیں ہوا اس کا سیل فون اور ٹرانسمیٹر کیوں آف ہیں''...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

''مجھے اس معاملے کی خود چیکنگ کرنی ہو گی چیف تب ہی معلوم ہو سکے گا کہ سپالٹو کے ساتھ آخر ہوا کیا ہے۔ وہ خود غائب ہوا ہے یا اسے ٹاپ شوٹ کے فارمولے کی ڈسک سمیت کسی نے غائب کیا ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''جو کرنا ہے جلد کرو مکانزو۔ جیسے بھی ہو ہر حال میں سپالٹو کو تلاش کرو۔ اس سے ڈسک حاصل کرنا بے حد ضروری ہے ورنہ ہمارا سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ ایکریمین ایجنسی میری ان باتوں کو کبھی تسلیم نہیں کرے گی کہ ٹاپ شوٹ فارمولا راستے میں غائب ہوا ہے

یا غائب کر دیا گیا ہے''...... چیف نے اسی طرح سے پریشان لہجے میں کہا۔

''میں سمجھ سکتا ہوں چیف۔ آپ مجھے چند گھنٹے دے دیں۔ میں خود جا کر اس معاملے کی تحقیقات کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی سپالٹو کو ڈھونڈ نکالوں گا اور اسے ڈسک سمیت آپ کے سامنے لا کر پیش کروں گا''...... مکانزو نے کہا۔

''اوکے۔ تمہارے پاس شام تک کا ٹائم ہے۔ شام کو چھ بجے ایکریمین ایجنسی کے چیف نے میرے پاس آنا ہے اور مجھے ہر حال میں ڈسک اس کے حوالے کرنی ہے ورنہ تم سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہو سکتا ہے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں اپنے سینڈیکیٹ پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا اور میں جلد سے جلد سپالٹو سمیت ڈسک کو آپ کے سامنے پیش کر دوں گا''...... مکانزو نے کہا۔

''تم مجھ سے مسلسل رابطے میں رہنا اور ہر پیش رفت سے مجھے آگاہ کرنا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... مکانزو نے کہا۔

''اس بات کا دھیان رکھنا۔ تمہارے پاس زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹے ہیں۔ ان پانچ گھنٹوں میں تم نے سپالٹو کو ڈسک سمیت واپس لانا ہے چاہے وہ خود غائب ہوا ہو یا اسے کسی نے غائب کیا ہو۔ پانچ گھنٹوں کے بعد ہمارے لئے کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا

اور ایک بار یہ کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو گیا تو پھر ہمارا گریٹ سینڈیکیٹ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا“...... چیف نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو گا چیف۔ میں گریٹ سینڈیکیٹ کو بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دوں گا اور جتنی جلد ممکن ہو سکا میں سپالٹو کو تلاش کر کے اس سے ڈسک حاصل کر لوں گا“...... مکانزو نے کہا۔

”گڈ لک۔ تم ابھی اور اسی وقت اپنا کام شروع کر دو۔ ہمارے لئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ کیا میں آپ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک آپ نے کس ایکریمین ایجنسی کے لئے حاصل کی تھی“...... مکانزو نے کہا۔

”زیرو ایجنسی کے لئے“...... چیف نے جواب دیا تو مکانزو یوں اچھلا جیسے اس کے سر پر کوئی بم پھٹ پڑا ہو۔

”زیرو ایجنسی۔ جس کا چیف کرنل فرانک ہے“...... مکانزو نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ اور تم کرنل فرانک کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ کس قماش کا انسان ہے۔ اس جیسا بے رحم، ظالم اور درندہ صفت انسان شاید ہی اس روئے زمین پر کہیں موجود ہو“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ اب تو واقعی مجھے ہر صورت میں سپالٹو اور ڈسک جلد سے جلد تلاش کرنی پڑے گی ورنہ کرنل فرانک تو ہمارے سنڈیکیٹ کے ایک ایک فرد کو ذبح کر دے گا“...... مکانزو نے

خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ وہ ایسا ہی درندہ صفت انسان ہے۔ کوئی بھی کام اس کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو وہ کشتوں کے پشتے لگا دیتا ہے۔ وہ اس قدر خونخوار اور ظالم درندہ بن جاتا ہے کہ جنگل کے درندے بھی اس کی درندگی دیکھ کر کانپ اٹھتے ہیں“...... چیف نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں کرنل فرانک کو ایسا کوئی موقع نہیں دوں گا کہ وہ گریٹ سینڈیکیٹ کے خلاف کوئی ایکشن لے۔ میں شام سے پہلے ڈسک لا کر اس کے حوالے کر دوں گا“۔ مکانزو نے کہا۔ چیف نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر رابطہ ختم کر دیا۔ مکانزو نے سیل فون میز پر رکھا اور پھر اس نے جیب سے رومال نکالا اور پیشانی پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا جو کرنل فرانک اور زیرو ایجنسی کا نام سنتے ہی ابھر آیا تھا۔

”یہ سب کیا ہو گیا۔ چیف نے کرنل فرانک جیسے خطرناک اور انسان دشمن شخص سے ڈیل کیوں کی تھی۔ کرنل فرانک واقعی دنیا کا انتہائی خطرناک اور ظالم ترین انسان ہے۔ اگر اسے شام تک ڈسک نہ ملی تو وہ گریٹ سینڈیکیٹ کے ایک ایک رکن کے گلے کٹوا دے گا۔ اس سے نہ چیف بچ سکیں گے اور نہ میں اور نہ ہی بلیک سینڈیکیٹ کا کوئی اور فرد“...... مکانزو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مکانزو چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

’’مکانزو بول رہا ہوں‘‘...... اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’رابرٹ بول رہا ہوں باس‘‘...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

’’ہاں رابرٹ۔ کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا سپالٹو کا‘‘۔ مکانزو نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’یس باس۔ پتہ چل گیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا تو مکانزو کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

’’گڈ شو۔ کہاں ہے وہ‘‘...... مکانزو نے پوچھا۔

’’وہ اپنے فلیٹ میں ہے باس لیکن......‘‘ رابرٹ نے فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے رک گیا۔

’’لیکن۔ لیکن کیا نانسنس‘‘...... مکانزو نے غرا کر کہا۔

’’فلیٹ میں اس کی لاش پڑی ہوئی ہے‘‘...... رابرٹ نے جواب دیا اور مکانزو کو یوں محسوس ہوا جیسے رابرٹ نے فون پیس سے نکل کر اچانک اس کے سر پر بھاری بھرکم ہتھوڑا مار دیا ہو۔

’’لل لل۔ لاش۔ کیا مطلب۔ کس کی لاش ہے‘‘...... مکانزو نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’سپالٹو کی لاش ہے باس اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے‘‘۔ رابرٹ نے کہا تو مکانزو کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیل گیا اور اس کا جسم یوں کپکپانے لگا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔

’’سپالٹو کی لاش۔ گولیاں۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ کیسے ہلاک ہوا ہے وہ۔ کس نے کیا ہے اسے ہلاک۔ بولو۔ جواب دو‘‘...... مکانزو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

’’معلوم نہیں باس۔ میں جب اس کے فلیٹ پر پہنچا تو اس کا فلیٹ لاکڈ نہیں تھا۔ میں نے اسے آوازیں دیں مگر کوئی جواب نہ ملا تو میں دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اندر بیڈ روم میں بیڈ پر اس کی لاش پڑی ہوئی ہے اور اس کا سارا جسم گولیوں سے چھلنی ہے‘‘۔ رابرٹ نے کہا۔

’’کیا تمہیں کنفرم ہے کہ وہ سپالٹو کی لاش ہے‘‘...... مکانزو نے اسی انداز میں پوچھا۔

’’یس باس۔ وہ سپالٹو کی ہی لاش ہے‘‘...... رابرٹ نے کہا۔

’’تم اب کہاں ہو‘‘...... مکانزو نے پوچھا۔

’’میں اس فلیٹ کے باہر کھڑا ہوں‘‘...... رابرٹ نے جواب دیا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو میں تھوڑی دیر تک تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ جب تک میں نہ آ جاؤں کسی کو اس کے فلیٹ میں نہ جانے دینا‘‘...... مکانزو نے کہا۔

’’یس باس‘‘...... رابرٹ نے کہا۔

’’فلیٹ میں صرف سپالٹو کی ہی لاش ہے یا تمہیں وہاں کسی اور کی لاش بھی ملی ہے‘‘...... مکانزو نے پوچھا۔

"یہاں صرف سپالٹو کی ہی لاش ہے باس۔ اس کے علاوہ یہاں اور کوئی لاش نہیں ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... مکانزو نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے رابرٹ کا جواب سنے بغیر ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر اور زیادہ پسینہ ابھر آیا تھا اور اس کا رنگ ہلدی کی مانند زرد پڑ گیا تھا۔

"سپالٹو، سپانگو سے جس فلائٹ میں آ رہا تھا وہ اس فلائٹ میں سوار ہی نہیں ہوا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ ابھی کرانس میں ہی ہے۔ اگر وہ کرانس میں ہی موجود تھا تو پھر اس کی لاش اس کے فلیٹ میں کیسے پہنچ گئی۔ یہ سب کیا چکر ہے"...... مکانزو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سیل فون اٹھا کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ جدید ماڈل کی نئی کار میں ایکریمین ریاست لاگاس کی وسیع اور شاندار سڑکوں پر کار اُڑائے لئے جا رہا تھا۔ سپالٹو کی لاش کا سن کر اس کے سر پر بدستور ہتھوڑے برس رہے تھے۔

عمران جیسے ہی سر سلطان کے آفس میں داخل ہوا یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ آفس میں سر سلطان اکیلے نہیں تھے ان کے سامنے کرسی پر سر داور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ سر داور کو سر سلطان کے آفس میں دیکھ کر عمران بے اختیار دیدے گھما کر رہ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ یا سر سران صاحبان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو سر سلطان اور سر داور اس کی آواز سن کر چونک پڑے اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران بدستور دروازے کے پاس کھڑا تھا اور اس کے چہرے پر حماقتوں کی آبشار بہہ رہی تھی۔ وہ دروازے کے پاس کھڑا یوں دیدے گھما رہا تھا جیسے کسی الو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔

"وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ آؤ۔ اندر آؤ۔ وہاں کیوں کھڑے ہو گئے ہو"...... سر سلطان اور سر داور نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور آہستہ

آہستہ چلتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔ سر سلطان اور سر داور نے اس سے پرتپاک انداز میں ہاتھ ملایا اور پھر سر داور نے اسے اپنے پاس بٹھا لیا۔ عمران بڑی شرافت کے ساتھ ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"یہ تم نے سر سران صاحبان کیوں کہا تھا"...... سر داور نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام سر سے شروع ہوتا ہے۔ سر داور اور سلطان صاحب ویسے ہی شاہ سلطان ہیں جو کسر نفسی سے کام لیتے ہیں اور شاہ کی بجائے خود کو سر کہلوانا پسند کرتے ہیں جب دو سر ایک ساتھ ہوں تو پھر انہیں سر سران ہی کہا جا سکتا ہے۔ یا پھر ڈبل سر"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان اور سر داور دونوں ہنس پڑے۔

"تھوڑی دیر رک جاؤ پھر تمہیں ڈبل سر کی بجائے ٹرپل سر کہنا پڑے گا یا پھر سر کہنے کے لئے تمہیں تین بار سر سر سر کی گردان کرنی پڑے گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"ارے وہ کیوں۔ کیا یہاں کوئی اور سر بھی آنے والے ہیں"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ان کا سر ہم دونوں کے سروں سے زیادہ بڑا ہے اور جب تم انہیں دیکھو گے تو یقیناً تمہارے سر میں درد شروع ہو جائے گا اور تم اپنا سر دیواروں سے ٹکراتے نظر آؤ گے"...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بڑے سر والے انسان۔ یہ کون ہیں اور انہیں دیکھ کر میرے

سر میں درد کیوں ہو گا اور مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اپنا سر دیواروں سے ٹکراتا پھروں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سر سلطان اور سر داور کے چہروں پر عجیب اور پراسرار سی مسکراہٹ دیکھ کر اس کے دماغ میں یکلخت چیونٹیاں سی رینگنی شروع ہو گئی تھیں۔

"اس کا جواب تمہیں اسی وقت ملے گا جب وہ آئیں گے"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ آپ کی باتوں سے تو مجھے خوف آنے لگا ہے۔ کہیں تین بڑے بڑے سر مل کر میری قربانی کرنے کا پروگرام تو نہیں بنا رہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان کی باتیں سن کر اس کے چہرے پر سے حماقتوں کی آبشار بہنا بند ہو گئی تھی۔

"ایسا ہی سمجھ لو"...... سر داور نے جواب دیا۔

"پھر تو میں نے یہاں آ کر غلطی کی ہے"...... عمران نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ کوئی غلطی نہیں کی ہے تم نے۔ اگر تم نہ آتے تو ہم تینوں تمہارے فلیٹ میں پہنچ جاتے"...... سر سلطان نے کہا۔

"مم مم میرے فلیٹ میں۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں قربان کرنے کے لئے"...... سر داور نے ہنس کر کہا اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ وہ ہمیشہ سر سلطان

اور سر داور کے ساتھ حماقتیں کرتا تھا اور اپنی باتوں سے انہیں زچ کر کے رکھ دیتا تھا لیکن اس وقت وہ ان دونوں کے سامنے خود کو واقعی چغد محسوس کر رہا تھا۔ سر سلطان اور سر داور کی مسکراہٹ اسے اپنے لئے کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ معلوم ہو رہی تھی اور اسے یوں لگ رہا تھا جیسے سر سلطان اور سر داور اسے آڑے ہاتھوں لینے کے لئے چھریاں تیز کر رہے ہوں تاکہ واقعی اس کی قربانی کی جا سکے اور اس سے اگلے پچھلے تمام حساب بے باق کئے جا سکیں۔

"آپ دونوں چاہتے کیا ہیں"...... عمران نے ان کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں نہیں ہم تینوں کہو۔ میرا مطلب ہے آنے والے سر بھی ہمارے اس پروگرام میں شامل ہیں"...... سر داور نے کہا۔

"پپ پپ۔ پروگرام۔ کک۔ کک۔ کون سا پروگرام"۔ عمران نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا جواب تمہیں تیسرے سر کے آنے پر مل جائے گا"...... سر سلطان نے مسکرا کر کہا۔

"یہ تیسرا سر آخر ہے کون"...... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"جب وہ آئیں گے تو دیکھ لینا"...... سر داور نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو عمران دیدے گھما کر رہ گیا۔ سر داور اور سر سلطان واقعی اس کی اچھی کھنچائی کر رہے تھے۔

"میرے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہی ہیں"...... عمران نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"ابھی تمہارے دماغ میں صرف خطرے کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ کچھ دیر کے بعد تمہارے سر پر دھماکے بھی ہوں گے، تمہارے دل کی دھڑکن بھی کم ہو گی۔ تمہیں ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے بھی آئیں گے اور تمہارے پیٹ میں مروڑ بھی اٹھیں گے"...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ پھر تو مجھے ایمبولینس سروس کو فون کر کے اپنے لئے ایمبولینس بلوا لینی چاہئے تاکہ مجھے بروقت طبی امداد کے لئے کسی نزدیکی ہسپتال لے جایا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ہم نے اس کا بھی انتظام کر رکھا ہے۔ ضرورت پڑنے پر ہم تینوں خود ہی تمہیں اٹھا کر ہسپتال لے جائیں گے"۔ سر سلطان نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی باتیں سن کر اب واقعی میرے پیٹ میں مروڑ اٹھنا شروع ہو گئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں باتھ روم کا ایک چکر لگا آؤں"...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سر سلطان کے آفس کا دروازہ کھلا۔ سر سلطان، سر داور سمیت عمران کی نظریں بھی دروازے کی طرف گئیں اور پھر دروازے پر موجود ہستی کو دیکھ کر عمران کو واقعی یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے بم مار دیا ہو جو زور دار دھماکے سے پھٹا ہو

اور عمران کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر بکھر گئی ہو۔ دروازے پر سر عبدالرحمٰن موجود تھے۔ عمران جو بہانے سے وہاں سے جانے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ اپنے ڈیڈی کو دیکھ کر یوں بیٹھتا چلا گیا جیسے غبارے سے ہوا نکل گئی ہو۔ سر عبدالرحمٰن کو دیکھ کر اب عمران کی سمجھ میں آ گیا تھا کہ سر داور اور سر سلطان کس تیسرے بڑے سر کی بات کر رہے تھے۔ ان کی طرح عبدالرحمٰن کے ساتھ بھی سر لگتا تھا۔

''آئیں سر عبدالرحمٰن۔ ہم آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ سلام و دعا کے بعد سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سر عبدالرحمٰن نے ان سب سے مصافحہ کیا اور جب انہوں نے عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو عمران نے بڑے مردہ سے انداز میں ان سے ہاتھ ملایا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو''...... سر عبدالرحمٰن نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اپنی شامت کا انتظار''...... عمران نے مرے مرے سے لہجے میں کہا۔

''شامت کا انتظار۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بک رہے ہو''...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت اور غصے سے کہا۔

''کچھ نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اسے ہم نے ہی بلایا ہے''۔ سر داور نے کہا تو سر عبدالرحمٰن، عمران کو گھورتے ہوئے سر سلطان

کے قریب بیٹھ گئے۔ عمران صوفے کے کنارے پر یوں سمٹ کر بیٹھ گیا تھا جیسے شرارتی سا ننھا بچہ اپنے باپ کی آمد پر سمٹ جاتا ہے۔

''میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے آنے میں تھوڑا وقت لگ گیا''۔ سر عبدالرحمٰن نے سر داور اور سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ سرکاری کاموں سے فراغت میں وقت لگ ہی جاتا ہے۔ یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ میرے کہنے پر وقت نکال کر یہاں آئے ہیں''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ نے مجھے سر داور کے بارے میں تو بتا دیا تھا کہ یہ آپ کے ساتھ میرے منتظر ہیں لیکن آپ نے عمران کے بارے میں کیوں نہیں بتایا اور یہ یہاں کر کیا رہا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے ایک بار پھر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اسے بھی میں نے بلایا ہے''...... سر سلطان نے جواب دیا۔

''آپ نے بلایا ہے۔ لیکن کیوں۔ اس کا ہم تین بڑوں میں کیا کام''...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران کے بارے میں ہمیں ایک رپورٹ ملی ہے جو ہم اس کے سامنے آپ کو بتانا چاہتے ہیں''...... سر سلطان نے کہا۔ اس بار ان کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

''رپورٹ۔ عمران کے بارے میں۔ کیا ہوا''...... سر عبدالرحمٰن نے چونک کر کہا۔ سر سلطان کی بات سن کر عمران بھی چونک پڑا۔

''اور یہ تم اس طرح سمٹ کر اور ڈرے ہوئے انداز میں کیوں

بیٹھے ہو نانسنس۔ بڑوں کے سامنے سلیقے کے ساتھ بیٹھنا تمہیں نہیں آتا''...... سر عبدالرحمٰن نے عمران کو سکڑے سمٹے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ میں بھول آیا ہوں''...... عمران نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا بھول آئے ہو تم''...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سر داور اور سر سلطان بھی عمران کی طرف حیرت سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہو کہ عمران کہنا کیا چاہتا ہے۔

''سس سس۔سلیقہ خانم کو''...... عمران نے کہا تو سر سلطان اور سر داور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی جبکہ اس کا جواب سن کر سر عبدالرحمٰن کا چہرہ بگڑ گیا اور اس کی آنکھوں میں غصہ ابھر آیا۔

''یہ کیا بکواس ہے۔کون ہے یہ سلیقہ خانم۔ کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ اوہ اوہ۔ اب سمجھا۔ تو سر سلطان اور سر داور نے مجھے تمہاری سفارش پر بلایا ہے اور یہ مجھے تمہاری شادی کے بارے بتانا چاہتے ہیں''...... سر عبدالرحمٰن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میری شادی۔ کیا مطلب۔ میری شادی کب ہوئی ہے اور کس سے ہوئی ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو پھر کون ہے یہ سلیقہ خانم''...... سر عبدالرحمٰن نے اسی طرح

غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ ہی نے کہا تھا کہ سلیقہ کے ساتھ بیٹھو اور میں اپنے ساتھ کسی سلیقہ خانم کو لانا بھول گیا ہوں اس لئے اس کے ساتھ کیسے بیٹھ سکتا ہوں''...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمٰن غرا کر رہ گئے۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔تمہیں سوائے احمق پن کے اور کچھ آتا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''جی آتا ہے''...... عمران نے بڑی سعادت مندی سے کہا۔

''کیا آتا ہے۔ بولو۔ حماقتوں کے سوا تمہیں کیا آتا ہے''۔ سر عبدالرحمٰن نے غرا کر کہا۔

''آپ کو دیکھ کر مجھے خوف سے پسینہ آتا ہے۔ دیکھ لیں۔ اے سی روم میں ہونے کے باوجود میرا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا ہے اور یہ آپ کے خوف کے باعث ہے''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''کس بات کا خوف ہے تمہیں نانسنس۔ کیا میں ظالم باپ ہوں۔ بے رحم ہوں اور تم پر بے جا پابندیاں عائد کر کے تم سے دن رات محنت مشقت کراتا ہوں۔ بولو۔ جواب دو''...... سر عبدالرحمٰن نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''میں نے ایسا تو نہیں کہا''...... عمران نے کہا۔

''تو تم نے اور کیا کہا ہے اور کیا کہنا چاہتے ہو۔ جواب دو۔

بولو‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں کہا۔

’’میں تو بس یہی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ جیسا نیک، شریف، مہربان اور شفیق باپ شاید ہی اس دنیا میں ہو‘‘...... عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔ سر عبدالرحمٰن نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر انہوں نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے اور وہ عمران کو غصے سے گھورنے لگے۔ عمران کی بات سن کر سر سلطان اور سر داور کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹیں تیرنے لگی تھیں۔

’’آپ خاموش کیوں ہو گئے۔ کیا میں نے غلط کہا ہے‘‘۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’کیا تم میرا مذاق اُڑا رہے ہو اور وہ بھی سر سلطان اور سر داور کے سامنے‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’بچپن سے آپ نے مجھے پالا پوسا ہے۔ آپ نے اور اماں بی نے مجھے دینوی اور دنیاوی تعلیم دلا کر اتنا بڑا کیا ہے۔ کیا آپ نے مجھے یہ سکھایا تھا کہ میں بڑوں کا مذاق اُڑاؤں‘‘...... عمران نے کہا تو سر عبدالرحمٰن ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

’’ہونہہ۔ تم سے تو میں بعد میں بات کروں گا۔ آپ بتائیں سر داور اور سر سلطان۔ آپ نے فون کر کے مجھے کیوں بلایا ہے۔ آپ نے تو کہا تھا کہ ایک ارجنٹ کام ہے اور میرا آنا ضروری ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ ارجنٹ کام کیا ہے اور اس احمق کے

بارے میں کیا رپورٹ ملی ہے آپ کو‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے سر جھٹک کر سر داور اور سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’رپورٹ اس کی سلیقہ خانم سے ملتی جلتی ہے‘‘...... سر داور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

’’سلیقہ خانم سے ملتی جلتی رپورٹ۔ میں کچھ سمجھا نہیں‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’آپ خود دیکھ لیں‘‘...... سر داور نے کہا اور پھر انہوں نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ہلکے نیلے رنگ کا ایک لفافہ نکال کر ان کی طرف بڑھا دیا۔ سر عبدالرحمٰن نے ان سے لفافہ لیا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے۔

’’کیا ہے اس میں‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میرج سرٹیفکیٹ‘‘...... سر سلطان نے کہا تو نہ صرف سر عبدالرحمٰن بلکہ عمران بھی بری طرح سے اچھل پڑا اور وہ سر سلطان کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

’’میرج سرٹیفکیٹ۔ کیا مطلب۔ کس کا میرج سرٹیفکیٹ ہے‘‘۔ سر عبدالرحمٰن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

’’آپ خود ہی دیکھ لیں‘‘...... سر داور نے کہا تو سر عبدالرحمٰن نے پلٹ کر عمران کو تیز نظروں سے گھورا اور پھر انہوں نے لفافہ کھولا اور اس میں انگلیاں ڈال کر ایک پرنٹڈ پیپر نکال لیا۔ انہوں

نے پیپر کھولا اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں پیپر کی تحریر پر پڑیں وہ یوں اچھلے جیسے اچانک ان کی کرسی میں تیز برقی رو دوڑ گئی ہو۔ دوسرے لمحے وہ عمران کی طرف مڑے اور اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگے۔

''مم مم۔ میں نے کیا کیا ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تم نے واقعی شادی کر لی ہے''...... سر عبدالرحمٰن کے حلق سے ایسی آواز نکلی جیسے جنگل کا شیر غرایا ہو۔

''شش شش۔ شادی۔ کس کی شادی۔ کس نے کی ہے شادی''۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے۔ یہ تمہاری شادی کا سرٹیفکیٹ ہے نانسنس''...... سر عبدالرحمٰن نے دھاڑتے ہوئے کہا اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میری شادی کا سرٹیفکیٹ۔ کیا مطلب۔ کب ہوئی ہے میری شادی اور کس سے''...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''اب رہنے دو عمران۔ ہمیں سب کچھ پتہ چل چکا ہے''...... سر سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور اب ہمارے سامنے تمہاری یہ اداکاری نہیں چلے گی۔ تم کتنے چھپے رستم ہو یہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے''...... سر داور نے کہا

تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

''یہ کیا ہے عمران''...... سر عبدالرحمٰن نے ہاتھ میں پکڑا ہو میرج سرٹیفکیٹ عمران کے سامنے کرتے ہوئے انتہائی درشتگی سے پوچھا۔

''یہ پرنٹڈ پیپر ہے ڈیڈی''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمٰن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''یہ پرنٹڈ پیپر تمہاری شادی کا سرٹیفکیٹ ہے نانسنس''...... سر عبدالرحمٰن نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ میری شادی بھی ہو گئی اور مجھے اپنی دلہن کا پتہ بھی نہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے نجانے کیوں یہ ساری شرارت سر سلطان اور سر داور کی معلوم ہو رہی تھی لیکن ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ سر سلطان اور سر داور جیسے جہاندیدہ انسان بھلا اس کے ڈیڈی کو بلا کر ایسی شرارت کیسے کر سکتے ہیں۔

''تمہاری دلہن کا نام اس سرٹیفکیٹ پر لکھا ہوا ہے''...... سر سلطان نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا نام ہے اس کا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے اب سر سلطان اور سر داور کی باتوں سے کوفت ہونے لگی تھی جو نجانے کیوں اس کے ساتھ یہ سب کر رہے تھے۔

''نام پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم تمہاری بیوی کو تمہارے سامنے پیش کر دیتے ہیں''...... سر داور نے کہا تو عمران اور سر

عبدالرحمٰن دونوں ایک بار پھر چونک پڑے۔

"کیا وہ یہیں ہے"...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں"......سر سلطان نے کہا۔

اسے یہاں بلا لیں"...... سر داور نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا کر انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

"لیس سر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اسے اندر بھیج دو"......سر سلطان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"بہتر سر"...... پی اے نے جواب دیا تو سر سلطان نے انٹر کام آف کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا تو ان سب کی نظریں اس طرف گھوم گئیں۔ کمرے میں انتہائی خوبصورت، نوجوان اور حسین لڑکی داخل ہو رہی تھی۔ اس لڑکی نے جینز اور بلیک جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے سر کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے شانوں تک لہرا رہے تھے۔ وہ گورے رنگ کی غیر ملکی لڑکی تھی۔ غیر ملکی لڑکی کو دیکھ کر سر عبدالرحمٰن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ اس لڑکی کو دیکھ کر عمران یوں آنکھیں پٹپٹانے لگا جیسے وہ اس لڑکی کو زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ لڑکی کا چہرہ شرم و حیاء سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا اور وہ غیر ملکی ہونے کے باوجود مشرقی لڑکی کی طرح شرم و حیاء کا پیکر بنے

دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی تھی۔

"میں اندر آ سکتی ہوں"......لڑکی نے انتہائی شرمیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ آ جاؤ بیٹی۔ اندر آ جاؤ"......سر سلطان نے کہا تو لڑکی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر بڑے شرمائے ہوئے انداز میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اندر آ گئی۔ اس نے ایک بار بھی سر اٹھا کر کسی کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

"یہ محترمہ کون ہیں"......عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا تو لڑکی چونک کر عمران کی طرف یوں دیکھنے لگی جیسے عمران نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو۔ لڑکی کی آنکھیں بڑی بڑی اور گرے کلر کی تھیں۔ وہ واقعی حسن کا ایک شاہکار نمونہ تھی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ایسا کرب تھا جیسے عمران کی بات سن کر اسے شدید دھچکا لگا ہو۔

"آپ مجھے نہیں جانتے"......لڑکی نے بڑی دھیمی اور کرب زدہ آواز میں کہا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ابھی تڑ سے گرے گا اور پٹ سے بے ہوش ہو جائے گا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ میں نہیں جانتا تمہیں"...... عمران نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کا جواب سن کر لڑکی کو ایک جھٹکا سا لگا وہ لڑکھڑائی اور پھر یہ دیکھ کر عمران سچ مچ بوکھلا کر رہ گیا کہ لڑکی کی آنکھوں سے بڑے بڑے آنسو بہہ نکلے تھے۔

''اسے چھوڑو اور میری طرف دیکھو''...... سر عبدالرحمٰن نے گرجدار لہجے میں کہا تو لڑکی آنسو بھری آنکھوں سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

''نام کیا ہے تمہارا''...... سر عبدالرحمٰن نے کے آنسوؤں کی پرواہ کئے بغیر کرخت لہجے میں پوچھا۔

''مسز عمران''...... لڑکی نے دھیمے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''میں تمہارا اصلی نام پوچھ رہا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اپنا اصلی نام بتاؤں یا جو مجھ سے نکاح کے وقت انہوں نے رکھا تھا وہ بتاؤں''...... لڑکی نے کہا تو سر عبدالرحمٰن نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔

''دونوں بتاؤ''...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں کہا۔

''میرا اصلی نام کیتھرین ہے اور نکاح کے وقت چونکہ مجھے ان کے کہنے پر اسلام قبول کرنا پڑا تھا اس لئے انہوں نے میرا مسلم نام رکھا تھا جو اس میرج سرٹیفکیٹ پر بھی درج ہے۔ فوزیہ عمران''۔ لڑکی نے کہا تو عمران اپنی بغلیں جھانکنے لگا۔

''کب ہوئی تھی تم دونوں کی شادی اور گواہان میں کون کون شامل تھا''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''ہم نے کافرستان میں کورٹ میرج کی ہے۔ وہاں کے چند

وکیل اور ان کے تین دوست گواہان میں شامل تھے''...... لڑکی نے جواب دیا۔

''کورٹ میرج۔ دوست۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو''...... عمران نے تلملا کر کہا۔

''وہی جو سچ ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''تم خاموش رہو اور مجھے اس سے بات کرنے دو''...... سر عبدالرحمٰن نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا اور عمران جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا اس نے فوراً ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہاں تم سب کچھ بتاؤ مجھے کہ یہ تمہیں کیسے ملا۔ کہاں ملا اور تم دونوں نے شادی کن حالات میں اور کیسے کی اور تمہاری شادی میں کون کون شامل تھا۔ ہر بات بتاؤ مجھے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''لیکن ڈیڈی......'' عمران نے کہا۔

''شٹ اپ۔ تم اپنا منہ بند رکھو۔ جب تک تم سے کچھ پوچھا نہ جائے اپنا منہ مت کھولنا ورنہ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔ سمجھے تم''...... سر عبدالرحمٰن نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم بیٹھ جاؤ بیٹی اور اطمینان سے بات کرو''...... سر داور نے لڑکی سے مخاطب ہو کر بڑے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ تم''...... سر عبدالرحمٰن نے بھی سر داور کی تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو لڑکی اثبات میں سر ہلا

کر ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

ہاں اب بولو‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

’’میری ان سے آج سے ایک ماہ پہلے کافرستان کے دارالحکومت میں موجود گرین لائٹ ہوٹل میں ملاقات ہوئی تھی۔ ان کا کمرہ فورتھ فلور پر تھا جس کا نمبر چار سو دس تھا۔ میں ان کے سامنے والے روم میں ٹھہری ہوئی تھی اور میرے روم کا نمبر چار سو چوبیس تھا۔ ایک رات میرے روم میں دو بدمعاش زبردستی گھس آئے تھے۔ وہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے۔ عمران نے اس وقت میری ان سے جان بچائی تھی اور یہ فوراً میرے روم میں پہنچ گئے اور انہوں نے ان دونوں بدمعاشوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ میں بے حد ڈری ہوئی تھی۔ عمران نے مجھے دلاسہ دیا اور پھر ہم نے متعلقہ پولیس کو بلا لیا۔ پولیس نے دونوں غنڈوں کی لاشیں اپنے قبضے میں کیں اور ہمارے بیان قلمبند کئے۔ ان غنڈوں کے بارے میں پولیس نے بتایا کہ دونوں ہسٹری شیٹر ہیں اور ان کا کام یہی ہے کہ وہ اسی طرح ہوٹلوں میں گھس جاتے ہیں اور کمروں میں موجود غیر ملکیوں کو اسلحے کے زور پر لوٹ لیتے ہیں۔ ان کے خلاف مختلف ہوٹلوں میں غیر ملکیوں کو لوٹنے اور انہیں قتل کرنے کی کئی وارداتیں رپورٹ تھیں۔ دونوں پولیس کو پہلے سے ہی مطلوب تھے اس لئے مجھ سے اور عمران سے زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ ان غنڈوں کی وجہ سے میں بے حد سہمی ہوئی تھی۔ عمران مجھے تسلیاں

دیتا تھا اور اسی روز سے میں نے ان کے ساتھ رہنا شروع کر دیا۔ ہم دونوں اپنے اپنے کمروں میں رہتے تھے لیکن ہم دونوں جب بھی باہر جاتے اکٹھے ہی جاتے تھے۔ ناشتہ، لنچ، ڈنر بھی ہم نے اکٹھے ہی کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس طرح ہماری قربتیں بڑھیں اور ہم نے ایک دوسرے کو پسند کر لیا۔ میرا تعلق ایکریمیا سے ہے اور میں ایکریمیا کے ایک لارڈ کی بیٹی ہوں۔ عمران نے مجھے بتایا تھا کہ یہ پاکیشیا کا رہنے والا ہے اور ایک جاگیر دار کا اکلوتا بیٹا ہے۔ میں اسے بے حد پسند کرنے لگی تھی اس لئے جب اس نے مجھے پرپوز کیا تو میں انکار نہیں کر سکی۔ اس کے کافرستان میں چند دوست تھے۔ یہ مجھے ان کے پاس بھی لے گئے تھے اور انہوں نے اپنے دوستوں سے بات کر کے مجھ سے کورٹ میرج کرنے کا فیصلہ کیا اگلے دن یہ مجھے اپنے ان تینوں دوستوں کے ساتھ کورٹ لے گئے۔ وہاں ایک جج کی موجودگی میں ہمارا نکاح ہوا اور اس کے دوستوں نے ہمارے نکاح نامے پر گواہ کی حیثیت سے دستخط کئے تھے۔ ان کے باقی دوستوں کا تو مجھے علم نہیں کہ وہ کون تھے اور ان کے نام کیا ہیں لیکن کافرستان کی ایک بڑی شخصیت بھی عمران کے کہنے پر ہماری کورٹ میرج پر آئی تھی۔ وہ کافرستان کے ایک معروف بزنس مین ہیں جن کا نام سیٹھ عاصم ہے۔ جو عمران کے دوست سیٹھ قاسم کے والد ہیں‘‘...... کیتھرین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران اس کی طرف بدستور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا

تھا جیسے لڑکی آسمان سے اتری ہوئی مخلوق ہو اور وہ غیر انسانی زبان میں باتیں کر رہی ہو۔

''ہونہہ۔ شادی کے بعد تم دونوں کہاں رہے تھے''...... سر عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''سیٹھ عاصم کا ایک موٹا بیٹا ہے جس کا نام قاسم ہے وہ انہیں اپنا کھالہ جاد کہتا ہے اسی نے ہمیں اپنا ایک فلیٹ رہنے کے لئے دیا تھا۔ ہم وہیں رہے تھے''...... کیتھرین نے کہا۔

''کتنے دن رہے تھے اس فلیٹ میں تم دونوں''...... سر عبدالرحمٰن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''تقریباً چار دن ہم ایک ساتھ تھے پھر یہ کسی کام سے باہر گئے تھے۔ اس دن کے بعد یہ واپس ہی نہیں آئے۔ میں نے ان سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا سیل فون آف تھا۔ سیٹھ عاصم اور سیٹھ قاسم سے بھی میں نے ان کے بارے میں پوچھا لیکن وہ بھی نہیں جانتے تھے کہ یہ اچانک کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ وہ بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش میں لگے رہے تھے لیکن یہ مسلسل غائب تھے۔ ان کی غیر موجودگی میں میری حالت بری ہو گئی تھی۔ میں نے سیٹھ عاصم اور اس کے بیٹے سیٹھ قاسم سے اس کا پاکیشیا کی رہائش گاہ کا ایڈریس مانگنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن پہلے تو وہ اس بات سے انکار کرتے رہے کہ وہ عمران کی پاکیشیا کی رہائش گاہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جب میری حالت خراب ہوئی اور

انہیں مجھے لے کر ہسپتال ایڈمٹ کرنا پڑا تو شاید انہیں میری حالت پر ترس آ گیا۔ سیٹھ قاسم کے سرداور اور سر سلطان صاحب سے تعلقات تھے۔ انہوں نے فون پر ان دونوں سے بات کی اور پھر میری ان سے بھی بات ہوئی۔ انہوں نے ہی مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں اپنی میرج کا اصلی سرٹیفکیٹ لے کر پاکیشیا آ جاؤں پھر یہ عمران کو بلائیں گے اور اس سے باز پرس کریں گے۔ میرے کہنے پر سیٹھ عاصم نے ان دونوں سے درخواست کی کہ یہ اس معاملے کو سیریس انداز میں ہینڈل کریں اور بہتر ہو گا کہ اس معاملے کو سلجھانے کے لئے یہ عمران کے ساتھ آپ کو بھی یہاں بلا لیں''...... کیتھرین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سر عبدالرحمٰن عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگے۔

''یہ تمہیں کب کافرستان چھوڑ کر واپس آیا تھا''...... سر عبدالرحمٰن نے باقاعدہ جرح کرنے والے انداز میں پوچھا۔

تقریباً بیس روز پہلے''...... کیتھرین نے کہا۔

''کیا تم سر عاصم سے اس بات کی تصدیق کرا سکتی ہو کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''یہ لڑکی درست کہہ رہی ہے۔ ہم سیٹھ عاصم سے بات کر چکے ہیں اور اس کا بتایا ہوا ایک ایک لفظ سچ ہے۔ ہم نے اس لڑکی کا لایا ہو میرج سرٹیفکیٹ بھی چیک کرا لیا ہے۔ یہ جعلی نہیں اصلی ہے۔ اس پر متعلقہ مجسٹریٹ کی مہر اور دستخط بھی ثبت ہیں''...... سر سلطان

نے کہا تو سر عبدالرحمٰن نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس نے شادی سے پہلے تمہیں اپنے بارے میں کیا بتایا تھا''۔ سر عبدالرحمٰن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد لڑکی سے پوچھا۔

''شادی سے پہلے اس نے اپنے بیک گراؤنڈ کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا تھا لیکن بعد میں اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ مجھے اپنے ساتھ پاکیشیا لے جائے گا لیکن ہمیں اپنی شادی کچھ عرصہ کے لئے سب سے چھپانی ہو گی۔ ان کا کہنا تھا کہ آپ بے حد سخت اور غصیلے مزاج کے مالک ہیں۔ آپ سے بات کی گئی تو آپ ان کے ساتھ ساتھ مجھے بھی گولی مار دیں گے۔ اس لئے یہ پہلے اپنی اماں بی سے بات کریں گے اور پھر ہماری شادی رئیل شادی میں تبدیل ہو جائے گی اور میں ان کے ساتھ ہمیشہ پاکیشیا میں رہ سکتی ہوں''...... کیتھرین نے کہا۔

''کیا تم نے یہ شادی اپنے باپ کی مرضی کے خلاف کی ہے''۔ سر سلطان نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

''جی ہاں۔ وہ ایکریمیا کے لارڈ اور بزنس ٹائیکون ہیں۔ میں کافرستان میں ٹورسٹ کی حیثیت سے گئی تھی۔ اگر انہیں معلوم ہوا کہ میں نے کسی مسلم لڑکے سے شادی کر لی ہے اور اس سے شادی کرنے کے لئے میں نے اپنا مذہب بھی تبدیل کر لیا ہے تو وہ میری اس شادی کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے اس لئے میں نے بھی یہی سوچ لیا تھا کہ اب میں واپس ایکریمیا نہیں جاؤں گی اور ساری

زندگی عمران کے ساتھ کافرستان یا پھر پاکیشیا میں رہوں گی لیکن یہ اس طرح اچانک مجھے کچھ بتائے بغیر کافرستان چھوڑ آئیں گے یہ میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا''...... کیتھرین نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم نے واپس آ کر اس سے پوچھا نہیں کہ یہ شادی کرنے کے بعد تمہیں کافرستان کیوں چھوڑ آیا تھا''...... سر عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''انکل سر سلطان اور انکل سر داور نے مجھے اس سے رابطہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔ یہ چاہتے تھے کہ یہ سب باتیں آپ کے اور ان کے سامنے پوچھی جائیں''...... کیتھرین نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''کیا نام ہے تمہارے باپ کا''...... سر عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''لارڈ گرافن''...... کیتھرین نے جواب دیا۔

''تم کب سے ہو یہاں''...... سر عبدالرحمٰن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''تین روز سے''...... کیتھرین نے جواب دیا۔

''کہاں رہی ہو تین روز''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''ہوٹل سن فلاور میں۔ انکل سر سلطان نے وہاں میرے لئے کمرہ بک کرایا ہے''...... کیتھرین نے کہا تو سر عبدالرحمٰن تصدیق کے لئے سر سلطان کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہاں۔ میں نے ہی اسے ہوٹل میں رہنے کا کہا تھا۔ اس کی

باتوں کی تصدیق کے لئے اور خاص طور پر میرج سرٹیفکیٹ کی تصدیق کے لئے مجھے اور سر داور کو وقت چاہئے تھا۔ ان تین دنوں میں ہم نے ہر بات کی تصدیق کر لی ہے''...... سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اب تم کیا کہتے ہو عمران''...... سر عبدالرحمٰن نے عمران کی طرف قہر بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو آپ نے خاموش رہنے کا حکم دیا ہے اور میں آپ کا سعادت مند بیٹا ہوں۔ میں بھلا آپ کے سامنے کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے سعادت مندی سے جواب دیتے ہوئے کہا تو سر عبدالرحمٰن غرا کر رہ گئے۔

''جانتا ہوں تم کتنے سعادت مند ہو۔ اب بولو۔ اس لڑکی نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے یا نہیں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''آپ جو کہیں گے میں وہی کہہ دوں گا ڈیڈی۔ آپ کہیں گے ہاں تو پھر ہاں اور نہ تو نہ''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں سمجھے تم''...... سر عبدالرحمٰن نے غراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر جب آپ کا موڈ ہو گا تب بتا دیجئے گا۔ میں انتظار کر لوں گا''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا تو سر عبدالرحمٰن ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کا چہرہ غصے سے لال ہو

گیا اور ان کی آنکھوں سے چنگاریاں سی پھوٹنے لگیں۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ میں تم سے جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ اب اگر تم نے کوئی احمقانہ بات کی تو میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔ سمجھے تم''...... سر عبدالرحمٰن نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

''جج جج۔ جی سمجھ گیا''......عمران نے سہم کر کہا۔

''اب بولو۔ تم کافرستان گئے تھے یا نہیں''......سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں پوچھا۔

''جی گیا تھا''......عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''کب گئے تھے اور کیوں گئے تھے''......سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''کافرستان میں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ وہ شدید بیمار تھا۔ میں اس کی عیادت کرنے گیا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔ سر سلطان اور سر داور بھی عمران کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔

''کون دوست ہے وہ اور کیا بیماری تھی اسے''...... سر عبدالرحمٰن نے جرح کرنے والے انداز میں پوچھا۔

''دوست کا نام ناٹران ہے اور اسے کالسووان کی بیماری لاحق ہو گئی تھی جس سے اس کے جسم پر بڑے بڑے آبلے پڑ گئے تھے اور اس کا جسم گلنے لگا تھا۔ یہ ایک نئی اور لاعلاج بیماری ہے جس پر اگر جلد سے جلد قابو نہ پایا جائے تو انسانی ہڈیاں بھی گل جاتی ہیں اور انسان چند ہی روز میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کا صرف

ایک ہی علاج تھا اور وہ علاج میں جانتا تھا اس لئے میں خاص طور
پر اپنے دوست کی مدد کرنے گیا تھا اور میں نے اس کا علاج کیا اور
اسے بیماری سے نجات دلائی ورنہ اس کی ہلاکت طے تھی“۔ عمران
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کتنے دن رہے تھے تم کافرستان میں“...... سر عبدالرحمٰن نے
پوچھا۔

”تقریباً پندرہ دن“...... عمران نے جواب دیا۔

”کیا تم اسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے جہاں یہ لڑکی رہتی
تھی“...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

”اس لڑکی کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن میں گرین لائٹ ہوٹل میں
ضرور ٹھہرا تھا اور میرے کمرے کا نمبر بھی وہی ہے جو اس نے بتایا
ہے۔ اس کے علاوہ اس کی یہ بات بھی درست ہے کہ میرے روم
کے سامنے ایک ایکریمین لڑکی کا روم تھا جہاں دو غنڈے گھس گئے
تھے اور میں نے اس لڑکی کی مدد کی تھی اور ان غنڈوں کو ہلاک کر
دیا تھا۔ لیکن جس لڑکی کی میں نے مدد کی تھی یہ وہ لڑکی نہیں ہے۔
اس لڑکی کا نام بھی کیتھرین ہی ہے لیکن اس نے کہا ہے کہ غنڈوں
سے بچانے کے بعد میں اس کے ساتھ گھل مل گیا تھا اور اس کے
ساتھ وقت گزارنے لگا تھا۔ یہ سب غلط ہے۔ وہ لڑکی غنڈوں سے
اس قدر ڈر گئی تھی کہ اس نے اگلے ہی دن واپس جانے کا پروگرام
بنا لیا تھا اور پھر اس نے ہوٹل چھوڑ دیا تھا اور وہاں سے کسی اور

ہوٹل میں شفٹ ہو گئی تھی۔ اس کے بعد وہ واپس ایکریمیا گئی تھی یا
نہیں میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا“...... عمران نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

”اور یہ میرج سرٹیفکیٹ۔ اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو“۔
سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

”یہ اصلی نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کے بارے میں کچھ جانتا
ہوں“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”اس پر سیٹھ عاصم اور اس کے بیٹے کے ساتھ تمہارے جن دو
دوستوں کے گواہان کی حیثیت سے دستخط ہیں کیا یہ بھی نقلی ہیں“۔
سرعبدالرحمٰن نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ میں کافرستان ضرور گیا تھا لیکن صرف اپنے دوست
کی مدد کرنے کے لئے۔ ان پندرہ دنوں میں مجھے اتنا وقت نہیں ملا
تھا کہ میں سیٹھ عاصم یا سیٹھ قاسم سے مل سکتا۔ میری ان سے کوئی
ملاقات نہیں ہوئی تھی“...... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے عمران بیٹا۔ ہم نے باقاعدہ اس میرج
سرٹیفکیٹ کی تصدیق کرائی ہے۔ یہ ہنڈرڈ ون پرسنٹ اصلی ہے اور
اس پر اس عدالت کی سٹیمپ بھی لگی ہوئی ہے جہاں تم نے اس
لڑکی کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ یہ سرٹیفکیٹ باقاعدہ رجسٹرڈ ہے اور پھر
ہماری سیٹھ عاصم سے بھی بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی اس بات
کی تصدیق کی ہے کہ تم نے ان کے سامنے اس لڑکی سے شادی کی

تھی اور انہوں نے تمہاری کورٹ میرج میں گواہ کے طور پر شمولیت
کی تھی اور متعلقہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش بھی ہوئے تھے“...... سر
سلطان نے کہا۔

”ایسا ناممکن ہے۔ جب میں اس لڑکی کو جانتا ہی نہیں اور میں
نے سر عاصم اور ان کے بیٹے قاسم سے کوئی ملاقات ہی نہیں کی تو
پھر وہ میری کس میرج میں شریک ہوئے تھے“...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

”تو پھر یہ سرٹیفکیٹ کہاں سے آ گیا نانسنس“...... سر عبدالرحمٰن
نے اسی طرح گرجتے ہوئے کہا۔

”میں نہیں جانتا۔ آپ مجھے یہ سرٹیفکیٹ دکھائیں“...... عمران
نے سنجیدگی سے کہا۔ سر عبدالرحمٰن چند لمحے اسے تیز نظروں سے
گھورتے رہے پھر انہوں نے سرٹیفکیٹ عمران کی طرف بڑھا دیا۔
عمران نے سرٹیفکیٹ غور سے دیکھا اور پھر اس کی پیشانی پر واقعی
حیرت اور الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”یہ تو واقعی اصلی سرٹیفکیٹ ہے اور اس پر مجسٹریٹ کی تصدیق
کے ساتھ سیٹھ عاصم اور اس کے بیٹے سیٹھ قاسم کے ساتھ ساتھ
میرے اپنے اور کیتھرین کے ساتھ ساتھ میرے دو اور دوستوں کے
بھی دستخط موجود ہیں جو اصلی ہیں“...... عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

”اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم اس لڑکی کو نہیں جانتے اور

تم نے اس سے شادی نہیں کی ہے“...... سر عبدالرحمٰن نے خشک لہجے
میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں ڈیڈی۔ میں واقعی اس لڑکی کو نہیں جانتا
لیکن......“ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”لیکن کیا......“ سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں کہا۔

”میں نہ کورٹ میرج کے لئے کسی رجسٹرار کے پاس گیا ہوں
اور نہ ہی کسی مجسٹریٹ کے پاس اور نہ ہی میری ان دنوں میں سیٹھ
عاصم اور اس کے بیٹے قاسم سے کوئی ملاقات ہوئی ہے۔ اس کے
علاوہ اس سرٹیفکیٹ پر میرے جن دو دوستوں کے نام ہیں میں ان
سے بھی نہیں ملا“...... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہاری ان سے ملاقات نہیں ہوئی تو پھر ان کے دستخط اس
سرٹیفکیٹ پر کیسے آ گئے“...... سر داور نے منہ بنا کر کہا۔

”یہ واقعی میرے لئے بھی اتنا ہی حیران کن ہے جتنا آپ کے
لئے“...... عمران نے کہا۔

”عمران بیٹے۔ تمہیں اپنی غلطی مان لینی چاہئے“...... سر سلطان
نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”غلطی۔ کیا مطلب۔ کیسی غلطی“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”یہی کہ تم نے اس لڑکی سے ہم سب سے چھپ کر شادی کر لی
ہے اور کسی وجہ سے اسے تم کافرستان ہی چھوڑ کر واپس آ گئے تھے۔
اب جب سب کچھ کلیئر ہو چکا ہے کہ اس سے تمہارا باقاعدہ نکاح

ہوا ہے اور اس لڑکی نے تم سے نکاح کرنے کے لئے اسلام بھی قبول کر لیا ہے تو پھر تمہیں اب اسے چھوڑنا نہیں چاہئے''...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے کیتھرین کی طرف دیکھا جو سر جھکائے خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا۔

''ادھر دیکھو میری طرف''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو کیتھرین چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے اور وہ بے حد اداس اور پریشان دکھائی دے رہی تھی جیسے اسے واقعی عمران کی باتیں سن کر شدید دکھ ہو رہا ہو۔

''کون ہو تم اور یہ سب کیا چکر ہے''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''چکر۔ کون سا چکر۔ میں نے تو کوئی چکر نہیں چلایا۔ میں نے تو آپ سے شادی کی ہے بس''...... لڑکی نے ہچکیاں لے لے کر روتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ایک منٹ۔ رکو تم۔ میں خود سیٹھ عاصم سے بات کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ سیٹھ عاصم جھوٹ بولنے والے انسان نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ تم نے واقعی اس لڑکی سے شادی کی ہے اور انہوں نے تمہارے نکاح میں بطور گواہ دستخط کئے ہیں تو یاد رکھو۔ تمہارے لئے مجھ سے برا انسان اور کوئی نہیں ہو

گا''...... سر عبدالرحمٰن نے غراتے ہوئے کہا۔

''لیکن ڈیڈی۔ آپ میری بات کا یقین کیوں نہیں کر رہے ہیں۔ میں نے واقعی اس لڑکی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی میں اسے جانتا ہوں''...... عمران نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

''ابھی معلوم ہو جاتا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور انہوں نے جیب سے سیل فون نکال لیا۔

''مجھے سیٹھ عاصم کا نمبر بتائیں سر سلطان صاحب''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا تو سر سلطان نے انہیں نمبر بتا دیا۔ سر عبدالرحمٰن ان کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگے۔ پھر انہوں نے کالنگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف سے بیل بجنے کی آواز سن کر انہوں نے سیل فون کان سے ہٹایا اور پھر انہوں نے سیل فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

''سیٹھ عاصم بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''عبدالرحمٰن بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے''...... سر عبدالرحمٰن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عبدالرحمٰن۔ کون عبدالرحمٰن''...... سیٹھ عاصم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''ڈائریکٹر جنرل آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو''...... سر عبدالرحمٰن

نے کہا۔

''اوہ۔ آپ علی عمران کے والد بزرگوار ہیں نا''...... سیٹھ عاصم کی چونکتی ہوئی آواز آئی۔

''جی ہاں''...... سرعبدالرحمٰن نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔ معاف کریں آپ سے پہلے میری کبھی بات نہیں ہوئی تھی اس لئے میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا''...... سیٹھ عاصم نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ میں نے بھی غائبانہ طور پر آپ کا بہت نام سن رکھا ہے اور میں بھی آپ سے پہلی بار بات کر رہا ہوں۔ کیسے ہیں آپ''...... سرعبدالرحمٰن نے اخلاق بھرے لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ آپ سنائیں۔ آپ کیسے ہیں اور آپ کی فیملی اور خاص طور پر عمران کیسا ہے۔ ویسے بڑا ہی نیک اور شریف بچہ ہے وہ۔ میری تو اس سے جب بھی ملاقات ہوتی ہے طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ ماشاء اللہ آپ نے اسے ملنساری اور اخلاق کا بہترین درس دیا ہے''...... سیٹھ عاصم نے عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو سرعبدالرحمٰن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''جی۔ سب ٹھیک ہیں''...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''اور ہاں۔ میں نے عمران کی بیگم کو پاکیشیا بھیجا تھا۔ کیا آپ کی اس سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ بھی بے حد پیاری اور نیک بچی ہے۔ عمران سے شادی کے بعد وہ بے حد خوش تھی لیکن نجانے کیوں

عمران اسے یہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ میں نے اس سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن میرا اس سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا تھا اس لئے مجھے مجبوراً ان کے لئے سرسلطان اور سرداور سے بات کرنی پڑی تھی اور ان کے کہنے پر میں نے کیتھرین میرا مطلب ہے فوزیہ عمران کو پاکیشیا روانہ کر دیا تھا تاکہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اپنا گھر بسا سکے''...... اس سے پہلے کہ سرعبدالرحمٰن کچھ پوچھتے سیٹھ عاصم نے خود ہی بات کرنی شروع کر دی۔ سیٹھ عاصم کی بات سن کر عمران کے چہرے پر موجود حیرانی اور زیادہ بڑھ گئی۔

''جی ہاں۔ وہ یہاں پہنچ گئی ہے۔ میں نے اسی سلسلے میں بات کرنے کے لئے آپ سے رابطہ کیا ہے''...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''جی ضرور۔ فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''۔ سیٹھ عاصم نے خوش اخلاقی سے کہا۔

''عمران آپ سے کب ملا تھا''...... سرعبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''وہ یہاں اپنے کسی دوست کی تیمار داری کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس کے دوست کو بڑی عجیب وغریب بیماری تھی۔ اس بیماری کا علاج کافرستان میں ممکن نظر نہیں آ رہا تھا لیکن عمران نے نجانے ایسا کیا علاج کیا تھا کہ اس کے علاج سے اس کا دوست تندرست ہو گیا تھا۔ بہرحال اپنے دوست کے تندرست ہونے کے بعد عمران میرے بیٹے قاسم سے ملا تھا اور اس نے کیتھرین کے سلسلے میں اس نے بات کی تھی۔ عمران چاہتا تھا کہ قاسم مجھ سے بات کرے اور

میں ان دونوں کی مدد کروں اور کسی طرح ان دونوں کی شادی کرا دوں۔ میں نے عمران سے خصوصی ملاقات کی۔ جب عمران مجھ سے ملنے آیا تو اس کے ساتھ کیتھرین بھی تھی۔ کیتھرین کا کہنا تھا کہ وہ ایکریمیا کے ایک لارڈ کی بیٹی ہے اور وہ عمران کو بے حد پسند کرتی ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے لیکن اگر یہ بات اس کے باپ کو پتہ چلی تو وہ اس کی عمران سے کسی بھی صورت میں شادی نہیں ہونے دے گا اور عمران کا بھی یہی کہنا تھا کہ وہ کیتھرین کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کا خواہش مند ہے۔ معاف کیجئے گا مجھے کہنا تو نہیں چاہئے لیکن عمران نے مجھ سے کہا تھا کہ کیتھرین چونکہ غیر ملکی ہے اس لئے آپ اور عمران کی اماں بی اسے پسند نہیں کریں گے اور خاص کر عمران کی اماں بی اسے فرنگی کی بیٹی قرار دے کر ریجکٹ کر دیں گی اس لئے وہ آپ دونوں کو بتائے بغیر اس سے شادی کرنا چاہتا تھا حالانکہ کیتھرین نے میری موجودگی میں ہی مسجد کے ایک امام سے بیعت لے کر اسلام قبول کیا تھا۔ اس کے اسلام قبول کرنے پر مجھے بے حد خوشی ہوئی تھی اور اسی خوشی میں ان دونوں کی بات مان کر میں نے ان کی شادی کرانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ میں ان دونوں کی ارینج میرج کرانا چاہتا تھا لیکن عمران کا اصرار تھا کہ یہ شادی کورٹ میرج ہو اس لئے مجھے اس کی بات ماننی پڑی اور میں اپنے بیٹے قاسم کے ساتھ ان دونوں کی شادی کرانے کے لئے کورٹ پہنچ گیا اور ایک سینئر مجسٹریٹ کے سامنے

ان دونوں کا نکاح پڑھوایا اور میں نے اور میرے بیٹے کے ساتھ عمران کے دو دوستوں نے گواہوں کے طور پر دستخط کئے تھے"۔ سیٹھ عاصم نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ عمران کے الفاظ تھے کہ میری بیگم غیر ملکی لڑکی کو فرنگی قرار دے کر اس سے عمران کی شادی نہیں ہونے دیں گی"...... سر عبدالرحمٰن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اس نے ایسا ہی کہا تھا اس کے علاوہ اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ آپ نے اسے ناخلف قرار دے کر اپنے گھر سے بھی نکال رکھا ہے اور وہ کافی عرصہ سے کسی دوست کے فلیٹ میں رہ رہا ہے"...... سیٹھ عاصم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ سب بتانے کے لئے آپ کا بے حد شکریہ"۔ سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

"اس میں شکریہ والی کون سی بات ہے۔ آپ اگر کیتھرین سے مل چکے ہیں تو پھر یقیناً آپ کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہو گا کہ وہ ایک نیک اور انتہائی شریف لڑکی ہے۔ غیر ملکی ہونے کے باوجود اس میں مشرقی حیاء اور وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک مشرقی لڑکی کا خاصہ ہوتی ہیں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ اسے اپنی بہو کے روپ میں یقیناً قبول کر لیں گے اور عمران بیٹے کے ساتھ آپ اسے بھی اپنی رہائش گاہ میں واپس لے جائیں گے"...... سیٹھ عاصم نے کہا۔

"جی ضرور۔ کیوں نہیں"...... سر عبدالرحمٰن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرے لائق کوئی اور خدمت ہو تو بتائیں"...... سیٹھ عاصم نے کہا۔

"جی نہیں شکریہ۔ ضرورت ہوئی تو میں آپ سے پھر بات کروں گا"...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

"ضرور۔ میں آپ کی کال کا منتظر رہوں گا"...... سیٹھ عاصم نے کہا اور سر عبدالرحمٰن نے چند رسمی باتیں کرنے کے بعد رابطہ منقطع کر دیا۔

"اب تم کیا کہتے ہو"...... سر عبدالرحمٰن نے عمران کی جانب سرزنش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس وقت حالات میرے خلاف ہیں۔ میرا کچھ کہنا الٹا میرے ہی حق میں نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ میں اس معاملے کو خود ہینڈل کروں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں کہ یہ سارا چکر ہے کیا اور یہ لڑکی خواہ مخواہ کیوں میرے گلے پڑ رہی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں بلا وجہ آپ کے گلے پڑ رہی ہوں تو پھر میں آج ہی یہاں سے واپس ایکریمیا چلی جاتی ہوں۔ میں یہی سمجھوں گی کہ میری آپ سے کبھی ملاقات ہوئی ہی نہیں تھی اور نہ ہی ہماری شادی ہوئی تھی"...... کیتھرین نے روتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عمران کی اگر تم سے شادی ہوئی ہے تو میں اسے اس طرح پیچھے نہیں ہٹنے دوں گا۔ اسے ہر حال میں اب تمہیں اپنانا ہو گا اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ تمہیں کس طرح نہیں اپناتا"...... سر عبدالرحمٰن نے عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں انکل۔ اگر یہ مجھے اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے ہیں تو پھر میں کیوں خواہ مخواہ ان کے لئے اپنی جان ہلکان کروں۔ میں نے تو انہیں دل سے اپنا مجازی خدا مان لیا تھا مگر......" کیتھرین نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے عمران اس سے بے وفائی کر رہا ہو اور اس میں اتنی سکت نہ ہو کہ وہ عمران کی بے وفائی برداشت کر سکتی ہو۔

"عمران۔ میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ تم اس لڑکی کو اپنی بیوی مانتے ہو یا نہیں۔ مجھے دو ٹوک جواب چاہئے تمہارا"۔ سر عبدالرحمٰن نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اسے اپنی بہو مان سکتے ہیں"...... عمران نے الٹا ان سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ پہلے تم میری بات کا جواب دو"...... سر عبدالرحمٰن نے غرا کر کہا۔

"سوری۔ میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ میرا اس سے

نکاح ہوا تھا اور یہ میری بیوی ہے۔ اس نے جو بھی کہا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ صرف جھوٹ“...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدگی سے کہا تو اس کا جواب سن کر نہ صرف سر عبدالرحمٰن بلکہ سر داور اور سر سلطان کے چہرے بھی سرخ ہو گئے۔ کیتھرین بھی عمران کی جانب یوں دیکھنے لگی جیسے اس کا جواب سن کر اس کی جان ہی نکل گئی ہو۔

”یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے“...... سر عبدالرحمٰن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں“...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

”اوکے۔ اب اس معاملے کی میں خود تحقیقات کروں گا۔ یہ بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ یہ لڑکی جھوٹ نہیں بول رہی ہے لیکن اس کے باوجود میں مزید ثبوت حاصل کروں گا اور اگر مجھے اس بات کا پتہ چل گیا کہ تم نے واقعی اس لڑکی سے شادی کی ہے اور اسے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہو تو پھر میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا۔ اس لڑکی کو دھوکہ دینے کے جرم میں تمہیں میں گولی مار دوں گا“...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

”اگر اس کی بات جھوٹی نکلی تو“...... عمران نے بغیر کسی تردد کے کہا۔

”تو پھر میں اسے گولی مار دوں گا“...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں جواب دیا۔

”مجھے یقین ہے ڈیڈی کہ تحقیقات کے بعد آپ جس نتیجے پر پہنچیں گے اس سے آپ کے سامنے خود ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جلد ہی آپ کو علم ہو جائے گا کہ یہ لڑکی مکر و فریب سے کام لے رہی ہے اور میرا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”جب تک میری تحقیقات مکمل نہیں ہو جاتیں اس وقت تک مجھے تمہارے خلاف بھی چند سخت قدم اٹھانے پڑیں گے“...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

”سخت اقدام۔ کیا مطلب“...... عمران نے چونک کر کہا۔ سر داور اور سر سلطان بھی چونک کر سر عبدالرحمٰن کی طرف دیکھنے لگے۔

”تمہارے خلاف چونکہ ایک غیر ملکی لڑکی نے شادی کرنے اور پھر دھوکہ دہی کا الزام لگایا ہے۔ لہٰذا میری نظر میں تم ملزم ہو اور ملزم سے تحقیقات کرنے کے لئے اسے اپنی کسٹڈی میں لیا جانا ضروری ہوتا ہے اس لئے مجھے تمہارے خلاف قانونی کارروائی کرنی پڑے گی اور تمہیں مجھے اپنی کسٹڈی میں لینا پڑے گا“...... سر عبدالرحمٰن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”مطلب کہ آپ مجھے اس لڑکی کے بیان پر گرفتار کریں گے“۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جب تک تحقیقات پوری نہیں ہو جاتیں اس وقت تک تمہیں حوالات میں رہنا پڑے گا“...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر عبدالرحمٰن۔ یہ آپ کا بیٹا ہے اور آپ اسے حوالات میں رکھنا چاہتے ہیں"...... سر سلطان نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ کوئی ملزم میرا بیٹا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ میرا بیٹا ہے بھی تو میں کسی کو بھی قانون سے بالاتر نہیں سمجھتا۔ چاہے وہ میرے گھر کا کوئی بھی فرد یا پھر میں خود ہی کیوں نہ ہوں"...... سر عبدالرحمٰن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ کے جذبات اور اصول اپنی جگہ ہیں لیکن عمران کی گرفتاری میری سمجھ سے باہر ہے۔ آپ کے لئے اگر تحقیقات کرنا اتنا ہی ضروری ہے تو یہ کام آپ عمران کو گرفتار کئے بغیر بھی تو کر سکتے ہیں"...... سر داور نے کہا۔

"اس لڑکی کا بیان، میرج سرٹیفکیٹ اور سیٹھ عاصم سے ہونے والی بات چیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ یہ لڑکی مظلوم ہے اور اس کی کوئی بھی بات غلط نہیں ہے جبکہ عمران ان سب باتوں سے انکاری ہے۔ عمران کی گرفتاری کی بات میں نے قانون کے مطابق کی ہے۔ اس سے پوچھ گچھ کے لئے اور تفتیش کے لئے اس کا حراست میں لیا جانا ضروری ہے"...... سر عبدالرحمٰن نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو آپ اس سے پوچھ گچھ کریں اور جو تفتیش کرنی ہے ا بھی کریں لیکن اس کی گرفتاری ہمیں منظور نہیں ہے وہ بھی خاص طو

پر میری اور سر سلطان کی موجودگی میں"...... سر داور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے یہاں سے باہر جانے کے بعد گرفتار کرلوں گا"...... سر عبدالرحمٰن نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عمران آپ سے تعاون نہیں کرے گا یا یہ کہیں جا کر انڈر گراؤنڈ ہو جائے گا"...... سر داور نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بہرحال میں اس معاملے میں آپ سے بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن اگر آپ مجھے اس کی ضمانت دے دیں تو میں اسے گرفتار نہیں کروں گا لیکن مجھے جب بھی اس کی ضرورت ہو گی یہ فوراً میرے پاس آئے گا یہ بات آپ کو اسے سمجھانی ہو گی"۔ سر عبدالرحمٰن نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اس کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ کہیں نہیں جائے گا اور تفتیش کے لئے آپ اسے جب بھی بلائیں گے یہ آپ کے پاس پہنچ جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کی ضمانت کے لئے آپ کو مجھے تحریر لکھ کر دینی ہو گی اور عمران کے بھی اس تحریر پر دستخط ہونے ضروری ہیں"۔ سر عبدالرحمٰن نے خشک لہجے میں کہا تو سر سلطان اور سر داور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اس نے فی الحال اس معاملے کو الجھانے

اور طول دینے سے بچنے کے لئے خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

''اس لڑکی کا کیا کرنا ہے۔ کیا اسے ابھی ہوٹل میں ہی رکھنا ہے''...... سر سلطان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''ہاں۔ اگر ضرورت پڑی تو میں اسے ہوٹل سے اپنے گھر شفٹ کر لوں گا لیکن اسے اس وقت تک ہوٹل میں ہی رہنا ہو گا جب تک کہ سارا معاملہ صاف نہیں ہو جاتا''...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں بیٹی۔ اس پر تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے''...... سر داور نے کیتھرین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آپ کو میرے لئے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب عمران نے ہی مجھے پہچاننے سے انکار کر دیا ہے اور یہ مجھ سے شادی سے انکاری ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ بہتر یہی ہے کہ میں یہاں سے خاموشی سے واپس ایکریمیا چلی جاؤں اور سب کچھ بھول جاؤں''...... کیتھرین نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تم نے میرے بیٹے کے خلاف شکایت کی ہے اور جب تک تمہیں انصاف نہیں مل جاتا اس وقت تک تمہیں یہیں رہنا ہو گا''...... سر عبدالرحمٰن نے خشک لہجے میں کہا۔

''لیکن انکل......'' کیتھرین نے کچھ کہنا چاہا۔

''نو آرگومنٹس۔ اگر تم حق پر ہو تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ میں تمہیں تمہارا حق نہ دلا دوں۔ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ عمران میرا بیٹا ہے۔ اس نے اگر تم سے شادی کی ہے تو پھر اسے یہ شادی نبھانی ہو گی''...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں کہا۔

''یہ تو زبردستی والی بات ہو گئی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ تمہاری سوچ ہو سکتی ہے میری نہیں''...... سر عبدالرحمٰن نے اسے گھورتے ہوئے غرا کر کہا۔

''اگر آپ تینوں سر حضرات مجھے اجازت دیں تو میں جا سکتا ہوں''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم جاؤ۔ لیکن یاد رکھنا۔ جب میں تمہیں کال کروں تو تمہیں ہر کام چھوڑ کر فوراً میرے پاس پہنچنا ہو گا''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔ عمران نے سر سلطان اور سر داور کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں کیتھرین پر جم گئیں جو اس کی طرف حسرت و یاس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

عمران نے انہیں سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ قدرے الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو آفس کی طرز پر انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک جہازی سائز کی میز پڑی تھی جس کے پیچھے ایک بھاری بھرکم اور گنجے سر والا ادھیڑ عمر آدمی اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو انتہائی بے چین اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سوچ و بچار کے تاثرات نمایاں تھے جیسے کوئی بہت بڑا سانحہ رونما ہو گیا ہو اور اس سانحے نے اس کا چین اُڑا دیا ہو۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر سر اٹھایا اور انٹرکام کی طرف دیکھنے لگا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

"مکانزو آیا ہے چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ بھیج دو اسے اندر"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور

بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا اور وہ ایک بار پھر فائل پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور مکانزو اندر داخل ہوا۔

"میں اندر آ سکتا ہوں چیف"...... مکانزو نے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر اجازت طلب لہجے میں کہا۔

"آ جاؤ"...... ادھیڑ عمر چیف نے کہا تو مکانزو آگے بڑھا اور اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو مکانزو شکریہ کہہ کر اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کچھ پتہ چلا سپالٹو کا"...... چیف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی بے چینی سے مگر امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یس چیف"...... مکانزو نے کہا۔

"گڈ شو۔ کہاں ہے وہ۔ کیا وہ تمہارے ساتھ آیا ہے"۔ چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نو چیف۔ سپالٹو ہلاک ہو چکا ہے"...... مکانزو نے کہا تو چیف یکلخت چونک پڑا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ سپالٹو کیسے ہلاک ہو سکتا ہے۔ کس نے کیا ہے اسے ہلاک اور اس کے پاس جو ٹاپ شوٹ کا فارمولا تھا۔ وہ کہاں ہے"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"فارمولے کا مجھے علم نہیں ہے چیف۔ میں نے اس کے فلیٹ

کی تلاشی لی تھی لیکن مجھے وہاں کوئی فارمولا نہیں ملا ہے''۔ مکانزو نے کہا۔

''لیکن وہ ہلاک کیسے ہوا۔ کس نے کیا ہے اسے ہلاک''۔ چیف نے اسی انداز میں کہا۔

''اس کی لاش اس کے فلیٹ میں پڑی ہے چیف اور آپ کو یہ سن کر تعجب ہو گا کہ اسے چوبیس گھنٹے قبل اس کے فلیٹ میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا''...... مکانزو نے کہا تو چیف یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ گیا ہوا۔

''چوبیس گھنٹے پہلے۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ میری کل ہی اس سے بات ہوئی تھی اور میں نے اسے کرانس کے لارڈ گائزر کے پاس بھیجا تھا۔ آج صبح بھی اس سے میری فون پر بات ہوئی تھی۔ وہ لارڈ گائزر سے فارمولا لے کر سپانگو ایئر پورٹ پہنچا تھا یہاں واپس آنے کے لئے۔ پھر وہ چوبیس گھنٹے پہلے کیسے ہلاک ہو سکتا ہے''...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جس آدمی کو آپ نے کرانس بھیجا تھا وہ سپالٹو نہیں کوئی اور تھا چیف''...... مکانزو نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... چیف نے کہا۔

''ایسا ہی ہوا ہے چیف۔ مجھے سپالٹو کے فلیٹ سے اس کی جو لاش ملی ہے میں نے اس کا فوری طور پر پوسٹ مارٹم کرانے کے ساتھ ڈی این اے ٹیسٹ کرایا ہے اور ڈی این اے ٹیسٹ کی

رپورٹ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ اصلی سپالٹو تھا اور پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق اسے ہلاک ہوئے چوبیس گھنٹوں سے زیادہ وقت گزر چکا ہے۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی جس سپالٹو سے بات اور ملاقات ہوئی تھی وہ اصلی سپالٹو نہیں کوئی اور تھا جس کا مقصد شاید اسی فارمولے کا حصول تھا جسے آپ نے کرانس کے لارڈ گائزر سے حاصل کرنا تھا۔ وہ سپالٹو کے روپ میں کرانس پہنچا اور پھر اس نے لارڈ گائزر سے فارمولا کی ڈسک حاصل کی اور پھر وہ وہیں سے غائب ہو گیا''...... مکانزو نے کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی دوسرا انسان مجھے سپالٹو کے روپ میں کیسے دھوکہ دے سکتا ہے''...... چیف نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہوا ہے چیف۔ میں نے تحقیقات شروع کر دی ہیں اور میں نے اپنے چند آدمیوں کو بھی کرانس روانہ کر دیا ہے تاکہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ سپالٹو کی جگہ لینے والا کون تھا اور وہ ٹاپ شوٹ کا فارمولا حاصل کر کے کہاں غائب ہو گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے ساتھی جلد ہی اس آدمی کا پتہ چلا لیں گے اور وہ جلد ہی آپ کے سامنے آ جائے گا''...... مکانزو نے کہا۔

''جلد سے تمہاری کیا مراد ہے نانسنس۔ تمہیں میں ساری بات بتا چکا ہوں۔ ہمارے پاس اب صرف ایک گھنٹے کا وقت ہے۔ ایک گھنٹے کے بعد کرنل فرانک یہاں پہنچ جائے گا۔ اگر وہ آ گیا تو میں

اسے کیا جواب دوں گا''...... چیف نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اسے کسی نہ کسی طرح یہاں آنے سے روکنا پڑے گا چیف۔ ہمارے ساتھ انتہائی خطرناک اور گھناؤنا کھیل کھیلا گیا ہے۔ اس کھیل میں ہمارے کسی دشمن نے ہمارے ایک ساتھی سپالٹو کو نہ صرف ہلاک کیا ہے بلکہ اس کی جگہ لے کر وہ چوبیس گھنٹوں سے ہمارے ساتھ تھا۔ اس نے یقیناً سپالٹو کا میک اپ کر رکھا تھا۔ وہ آوازیں بدلنے میں ماہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان چوبیس گھنٹوں میں میری بھی اس سے ایک بار ملاقات ہوئی تھی لیکن اس نے مجھے ایسا کوئی شبہ نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ سپالٹو نہیں ہے۔ وہ جو کوئی بھی تھا انتہائی ذہین اور تربیت یافتہ تھا جسے آپ بھی پہچان نہیں سکے تھے۔ آپ کے کہنے پر وہ کرانس گیا اور لارڈ گائزر سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کی اور پھر وہ غائب ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے سپالٹو کی جگہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے لی تھی۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ نے یہ بات کس کس کو بتائی تھی کہ لارڈ گائزر سے ڈسک لینے کے لئے آپ سپالٹو کو بھیج رہے ہیں''...... مکانزو نے کہا۔

''میں نے یہ بات صرف کرنل فرانک کو بتائی تھی''...... چیف نے کہا۔

''پھر یہ بات لیک آؤٹ کیسے ہوئی کہ آپ نے ڈسک کے لئے سپالٹو کو کرانس بھیجنے کا پروگرام بنایا ہے''...... مکانزو نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... چیف نے جواب دیا۔

''آپ نے کرنل فرانک کو کب بتایا تھا کہ ڈسک کے لئے آپ سپالٹو کو لارڈ گائزر کے پاس بھیج رہے ہیں''...... مکانزو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''یہ بات میں نے اسے تین روز پہلے ہی بتا دی تھی کہ ڈسک لینے میں خود نہیں جاؤں گا بلکہ اپنے بااعتماد آدمی کو بھیجوں گا۔ میں نے کرنل فرانک کو تمہارا اور سپالٹو کا نام بتایا تھا''...... چیف نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ان تین روز میں ہی یہ بات کسی ایسے شخص کو معلوم ہوئی ہے جو ٹاپ شوٹ فارمولے کے پیچھے تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ آپ نے میری بجائے سپالٹو کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے تو اس نے فوری طور پر سپالٹو پر ہاتھ ڈال دیا اور اسے ٹھکانے لگا کر اس کی جگہ خود سپالٹو بن گیا اور آپ نے اسے کرانس بھیج کر اس کا کام اور آسان کر دیا۔ اس نے سپالٹو کے میک اپ میں لارڈ گائزر سے ڈسک لی اور پھر وہ ڈسک سمیت غائب ہو گیا''...... مکانزو نے تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ سپالٹو کو ہلاک کر کے فارمولا حاصل کرنے والا ہمارے گروہ میں شامل کیسے ہوا تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس فارمولے کے بارے میں سوائے

میرے، کرنل فرانک اور کرانس کے لارڈ کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ اگر سپالٹو کی جگہ کسی اور نے لے رکھی تھی تو پھر اسے ٹاپ شوٹ فارمولے کا علم کیسے ہوا اور اگر یہ مان لیا جائے کہ ہم تینوں میں سے کسی سے فارمولے کا راز لیک آؤٹ ہو گیا ہے تو پھر اس آدمی، کو اس بات کا یقین کیسے تھا کہ میں لارڈ سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے یقینی طور پر سپالٹو کو ہی کرانس بھیجوں گا''...... چیف نے غصے اور پریشانی کے عالم کہا۔

''سپالٹو کو آپ نے کب بتایا تھا کہ آپ اسے کرانس بھیج رہے ہیں''...... مکانزو نے کچھ سوچ کر کہا۔

''اسے بھی میں نے یہ بات کل بتائی تھی کہ وہ تیار رہے اسے میں ایک اہم کام کے لئے کرانس بھیجنا چاہتا ہوں۔ میں نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں اسے کرانس کس کام کے لئے بھیجنا چاہتا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''ہونہہ۔ ان سب باتوں نے مجھے بھی بری طرح سے الجھا دیا ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''اس فارمولے کے بارے میں تمہیں بھی میں نے سپالٹو کے غائب ہونے کے بعد ہی بتایا تھا۔ میری طرف سے تو یہ راز کسی صورت میں لیک آؤٹ نہیں ہو سکتا۔ کرنل فرانک اور لارڈ گائزر سے بھی ایسی امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ یہ راز کسی اور کو بتائیں۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے راز داری پہلی شرط تھی''۔ چیف

نے کہا۔

''کہیں سے تو یہ بات لیک آؤٹ ہوئی ہے چیف۔ ورنہ سپالٹو کی جگہ لینے والے کو فارمولے کا کیسے علم ہو سکتا ہے اور اس کا خصوصی طور پر سپالٹو کی جگہ لینا بھی سمجھ سے بالا تر ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''اب میں کرنل فرانک کو کیا جواب دوں گا۔ کیا وہ میری بات پر یقین کر لے گا''...... چیف نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامتے ہوئے کہا۔

''کرنل فرانک، بے رحم اور ظالم انسان ضرور ہے چیف لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایک خوبی بھی ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''کیسی خوبی''...... چیف نے چونک کر کہا۔

''وہ چہرہ شناس ہے۔ کسی کا بھی چہرہ دیکھ کر وہ اس بات کا اندازہ لگا لیتا ہے کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ۔ جب آپ اسے سب کچھ سچ سچ بتا دیں گے تو وہ یقیناً آپ کی بات پر یقین کر لے گا۔ آپ اس سے وقت لے لیں کہ ہم اس نقلی سپالٹو کو تلاش کر رہے ہیں اور جیسے ہی وہ ملے گا ہم اس کی آنتیں نکال کر اس سے فارمولا حاصل گے''...... مکانزو نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ میری باتوں کو سچ مان بھی لے تو کیا وہ میری اس غلطی کو معاف کر دے گا یہ سب باتیں سن کر وہ مجھے ایک لمحے میں گولی مار کر ہلاک کر دے گا''...... چیف نے کہا۔

"تب پھر اس کا ایک ہی حل ہے چیف"...... مکانزو نے کہا۔

"کیسا حل۔ جلدی بتاؤ"...... چیف نے کہا۔

"کیوں نہ ہم کرنل فرانک کو راستے سے ہٹا دیں۔ جب وہ یہاں آئے تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور اس کی لاش کسی ایسی جگہ پھینک دی جائے جہاں سے اس کا ملنا آسان نہ ہو"...... مکانزو نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر ہم نے اسے ہلاک کیا تو کیا اس سے زیرو ایجنسی ختم ہو جائے گی۔ زیرو ایجنسی دنیا کی تیز ترین اور انتہائی فعال ایجنسی ہے۔ اس ایجنسی کے ایجنٹس جلد ہی اس بات کا سراغ لگا لیں گے کہ کرنل فرانک کے ساتھ کیا ہوا ہے اور کس نے کیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کرنل فرانک یہاں آنے سے پہلے کسی کو اس بات کی اطلاع دے کر آئے کہ وہ مجھ سے ملنے جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں زیرو ایجنسی کو یہاں پہنچنے اور مجھے اٹھانے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگے گی اور مجھ میں اتنی سکت نہیں ہے کہ میں زیرو ایجنسی کے ہاتھوں تشدد برداشت کر سکوں۔ میری زبان کھل جائے گی اور پھر سب کچھ ختم سمجھو"...... چیف نے کہا۔

"اگر کرنل فرانک کو یہاں آنے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے تو"...... مکانزو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ اسے یہاں آنے سے پہلے ہلاک کر دیا جائے"...... چیف نے چونک کر کہا۔

"میں نے احتیاطاً اس کی پلاننگ کر لی ہے چیف اور اپنے چند مسلح افراد کو ان راستوں پر تعینات کر دیا ہے جہاں سے کرنل فرانک یہاں آ سکتا ہے۔ وہ جس راستے سے بھی گزرے گا ہمارے آدمی اس کی تاک میں رہیں گے۔ ان کے پاس ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے۔ وہ راستے میں ہی کرنل فرانک کو اس کی کار سمیت اڑا سکتے ہیں اور اگر کرنل فرانک کے ساتھ اس کا حفاظتی اسکوارڈ ہوا تو ان سب کا بھی خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ کرنل فرانک کو ہلاک کرتے ہی ہمارے ساتھی غائب ہو جائیں گے اور وہ اپنے پیچھے ایسا کوئی سراغ نہیں چھوڑیں گے کہ زیرو ایجنسی ان تک پہنچ سکے یا انہیں اس بات کا شک ہو سکے کہ کرنل فرانک کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ ہے"۔ مکانزو نے کہا۔

"ایسا کرنا بہت خطرناک ہو گا مکانزو۔ اگر زیرو ایجنسی کو اس بات کی معمولی سی بھی بھنک لگ گئی کہ کرنل فرانک کو ہلاک کرنے میں ہمارا ہاتھ ہے تو زیرو ایجنسی ہمیں تہس نہس کرنے میں دیر نہیں لگائے گی"...... چیف نے کہا۔

"میں پوری احتیاط اور ذمہ داری سے یہ کام کروں گا تاکہ زیرو ایجنسی کو ہمارے خلاف کوئی ثبوت نہ مل سکے اور یہ معاملہ یہیں ختم ہو جائے"...... مکانزو نے کہا۔

"تم زیرو ایجنسی کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے مکانزو۔ یہ دنیا کی انتہائی تیز اور خطرناک ایجنسیوں میں سے ایک ہے۔ ایک

بار یہ جس کے پیچھے لگ جائے تو پھر قبر تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی''...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تب پھر میں اپنے آدمیوں کی جگہ کچھ ایسے افراد کو اس کام پر لگا دیتا ہوں جن کا کوئی کرمنل ریکارڈ نہ ہو۔ وہ کرنل فرانک کو جیسے ہی ہلاک کریں گے میرے ساتھی ان کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔ زیرو ایجنسی کو ان افراد کا اگر کوئی سراغ مل بھی گیا تو ان کے لئے ان افراد کی شناخت ممکن نہیں ہو گی اور انہیں اس بات کا علم نہیں ہو سکے گا کہ ان افراد کو کس نے ہلاک کیا ہے۔ ہم ان کے لاشیں تک غائب کر دیں گے''...... مکانزو نے کہا۔

''تم بہت خطرناک باتیں کر رہے ہو مکانزو۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کرنل فرانک کو ہلاک کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ وہ اپنے سائے سے بھی بدکنے والا انسان ہے اور اس نے اپنی حفاظت کے لئے کئی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ بفرض محال اگر تم اسے ہلاک کر بھی دو تو اس کی ہلاکت سے ایکریمیا میں زلزلہ آ جائے گا۔ کرنل فرانک کی ایکریمیا میں بے حد قدر ہے۔ اس کی ہلاکت کا پتہ لگانے کے لئے زیرو ایجنسی کے ساتھ ساتھ دوسری بہت سی ایجنسیاں بھی حرکت میں آ جائیں گی۔ ہم کس کس سے بچنے کے لئے بھاگتے رہیں گے''...... چیف نے کہا۔

''یہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیں چیف۔ کرنل فرانک کی ہلاکت اس وقت ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے۔ فارمولا ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ کرنل فرانک کے لئے فارمولا اگر انتہائی اہمیت کا حامل ہوا تو وہ غصے میں آ جائے گا تب بھی اس کے ہاتھوں ہماری تباہی یقینی ہے۔ اس سے تو یہی بہتر ہو گا کہ ہم کرنل فرانک کو ہلاک کر کے وقتی طور پر ہی سہی بچ جائیں گے''...... مکانزو نے کہا تو چیف ہونٹ بھینچ کر سوچ میں پڑ گیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہماری تباہی دونوں صورتوں میں ہے۔ کرنل فرانک اگر زندہ رہا تو ہو سکتا ہے کہ ہم کل کا سورج نہ دیکھ سکیں لیکن اگر وہ ہلاک ہو گیا تو پھر ہمیں زندہ رہنے کے چند دن مل جائیں گے۔ ان چند دنوں میں ہم ایکریمین ایجنسیوں سے بچنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیں گے اور اگر تم نے واقعی ذہانت اور عقل سے کال لیتے ہوئے کرنل فرانک کو ہلاک کر دیا اور پیچھے کوئی نشان نہ چھوڑا تو پھر ہو سکتا ہے یہ معاملہ ایسے ہی ختم ہو جائے اور زیرو ایجنسی ہم تک پہنچ ہی نہ سکے''...... چیف نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

''یس چیف۔ میری پلاننگ ایسی ہے کہ زیرو ایجنسی تو کیا ایکریمیا کی کسی ایجنسی کو بھی اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ کرنل فرانک کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ تھا''...... مکانزو نے وثوق بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے بھی اس کے سوا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے کہ کرنل فرانک کو آف کر دیا جائے۔ اب تمہارے پاس

ایک گھنٹہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کام کرنل فرانک کے یہاں آنے سے پہلے ہو جائے۔ یہ کام کیسے کرنا ہے۔ اس کی پلاننگ تم خود کرو۔ میرا یہاں رکنا خطرناک ہوسکتا ہے اس لئے میں وقتی طور پر کسی خفیہ جگہ شفٹ ہو جاتا ہوں اور اگر ایکریمیا کی ایجنسیاں ہمارے پیچھے لگ گئیں تو پھر میں اس ملک سے نکل جاؤں گا۔ میں نے اپنے لئے پہلے سے ہی کئی ایمرجنسی وے پلان کر رکھے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ مناسب رہے گا۔ اپنی طرف سے میں پوری کوشش کروں گا کہ کرنل فرانک کی ہلاکت کے سلسلے میں زیرو ایجنسی سمیت ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں کو ایسی راہ پر ڈال دوں کہ وہ سوائے دیواروں سے سر ٹکرانے کے اور کچھ نہ کرسکیں۔ جب تک حالات ساز گار نہیں ہو جاتے آپ کا انڈر گراؤنڈ ہونا ہی مناسب ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ فارمولا جس راز داری سے حاصل کیا گیا ہے اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ کرنل فرانک نے اس بات کا ذکر کسی سے نہیں کیا ہو گا کہ اس نے فارمولا میرے ذریعے حاصل کیا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر واقعی مجھ تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... مکانزو نے کہا۔

''کرنل فرانک کے ساتھ ساتھ ہمیں لارڈ گائزر کو بھی ٹھکانے

لگانا پڑے گا۔ کرنل فرانک کے ساتھ ساتھ وہ بھی میرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ اگر وہ بھی ہلاک ہو جائے تو پھر مجھے یقین ہے کہ میں اور میرا سینڈیکیٹ ایکریمین ایجنسیوں کے خوفناک عتاب سے بچ سکتے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ کرنل فرانک کے بعد ہمارے لئے دوسرا بڑا خطرہ واقعی لارڈ گائزر ہی ہو گا۔ اسے بھی ہلاک کرنا ضروری ہے ورنہ اس کے ذریعے ایکریمین ایجنسیوں کو ہم تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی''...... مکانزو نے کہا۔

''ہمارا ایک ریڈ گروپ کرانس میں بھی موجود ہے۔ تم فوری طور پر ریڈ گروپ کے انچارج سے بات کرو اور اسے میری طرف سے حکم دو کہ وہ تیز ترین ایکشن کرتے ہوئے لارڈ ہاؤس پہنچے اور جیسے بھی ممکن ہو لارڈ گائزر کو ہلاک کر دے۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے چاہے گروپ کو اس کے پیلس کو ہی کیوں نہ اُڑانا پڑے۔ کرنل فرانک اور لارڈ گائزر کی فوری ہلاکت میں ہی ہماری نجات ہے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ریڈ گروپ لارڈ گائزر کے خلاف تیز ترین کارروائی کر سکتا ہے۔ اتفاق سے ریڈ گروپ سپانگو میں ہی موجود ہے۔ جو فوری اور تیز رفتار کارروائی کرتے ہوئے لارڈ گائزر کو آسانی سے ہلاک کرسکتا ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت کم

ہے‘‘...... چیف نے کہا۔ اس سے پہلے کہ مکانزو کوئی بات کرتا اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے چیف کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چیف نے سیل فون اٹھا کر سکرین دیکھی اور پھر سکرین پر کرنل فرانک کا نام ڈسپلے ہوتے دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

’’کرنل فرانک کی کال ہے‘‘...... چیف نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’آپ اس سے پورے اعتماد سے بات کریں اور کوشش کریں کہ اس سے مزید چند گھنٹے حاصل ہو جائیں۔ اس طرح ہم اس کی ہلاکت کا بہترین اور فول پروف پلان بنا سکتے ہیں‘‘...... مکانزو نے کہا تو چیف نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے سیل فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے لاؤڈر آن کر دیا۔

’’سٹیفن بول رہا ہوں‘‘...... چیف نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

’’کرنل بول رہا ہوں‘‘...... لاؤڈر سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ اس نے جان بوجھ کر اپنا نام نہیں لیا تھا۔

’’اوہ۔ یس سر۔ فرمائیں‘‘...... چیف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’میرا کام ہو گیا ہے‘‘...... کرنل فرانک نے اسی طرح انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں خونخوار بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

’’آپ کا پیکٹ میرے پاس پہنچ چکا ہے جناب۔ آپ تین

گھنٹوں کے بعد آ کر مجھ سے وصول کر سکتے ہیں‘‘...... سٹیفن نے مکانزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مکانزو نے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے چیف نے تین گھنٹوں کا کہہ کر اچھا کیا ہو۔

’’نہیں۔ مجھے ایک ضروری کام ہے۔ میں شہر سے باہر جا رہا ہوں۔ میں تم سے پیکٹ کل وصول کروں گا‘‘...... کرنل فرانک نے جواب دیا تو چیف کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی۔

’’کل کس وقت‘‘...... چیف نے پوچھا۔

’’کل شام چار بجے۔ میں آفس سے سیدھا تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا‘‘...... کرنل فرانک نے جواب دیا۔

’’اوکے۔ میں انتظار کروں گا‘‘...... چیف نے کہا۔

’’میرے آنے تک اس پیکٹ کی حفاظت تمہارے ذمہ ہے سٹیفن‘‘...... کرنل فرانک نے کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

’’آپ بے فکر رہیں جناب۔ آپ کا پیکٹ جس حالت میں ہے اسی حالت میں آپ کو ملے گا‘‘...... چیف نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا تو کرنل فرانک نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

’’یہ بہت اچھی بات ہے چیف کہ کرنل فرانک نے ہمیں خود ہی ایک دن کا وقت دے دیا ہے۔ اب ہم اس کے خلاف فول پروف پلاننگ کر سکتے ہیں‘‘...... مکانزو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ ہمیں اس وقت کا بھرپور فائدہ اٹھانا ہو گا۔ کرنل فرانک نے یہ بتا کر ہمارے لئے اور بھی آسانی پیدا کر دی ہے کہ وہ کل

شام چار بجے اپنے آفس سے نکل کر سیدھا یہاں آئے گا۔ اب تم ان تمام راستوں کی بخوبی چیکنگ کر سکتے ہو جہاں سے کرنل فرانک گزر کر یہاں آ سکتا ہے۔ اس بات کا بھی تمہیں خیال رکھنا ہے کہ کرنل فرانک کی ہلاکت ہمارے کلب سے دور کہیں ہونی چاہئے۔ اگر اس کی ہلاکت اس کے ہیڈ کوارٹر کے قریب ہو تو زیادہ اچھا ہو گا اس طرح زیرو ایجنسی کو کلیوز حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا''...... چیف نے کہا۔

''میں کوئی کلیو نہیں چھوڑوں گا چیف لیکن ایک کلیو ایسا ہے جس کا اگر زیرو ایجنسی کو علم ہو گیا تو پھر آپ ان سے نہیں بچ سکیں گے''...... مکانزو نے کہا۔

''کون سا کلیو''...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ جدید ٹریکنگ کا دور ہے چیف۔ کرنل فرانک آپ کو جس نمبر سے کال کر رہا تھا اگر اس سیل فون کی ڈیٹیلز نکلوا لی گئیں تو زیرو ایجنسی کو علم ہو سکتا ہے کہ ہلاکت سے پہلے کرنل فرانک نے کس کس سے رابطہ کیا تھا''...... مکانزو نے کہا۔

''اس بات کی تم فکر نہ کرو۔ کرنل فرانک چونکہ یہ سارا کام راز داری سے کر رہا ہے اس لئے اس کے کہنے پر میں نے ایک فیک سم کارڈ حاصل کر رکھا ہے۔ کرنل فرانک کال ہسٹری سے اگر میرے پاس موجود نمبر کا کسی کو علم ہو بھی جائے تو وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ کرنل فرانک کے ہلاک ہوتے ہی میں سم کارڈ

آف کر دوں گا پھر میرا نمبر کسی صورت میں ٹریس نہیں ہو سکے گا''...... چیف نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر خطرے والی کوئی بات نہیں ہے چیف۔ اب کرنل فرانک میرے ہاتھوں کسی صورت میں نہیں بچ سکتا۔ اس کی ہلاکت طے ہے اور بہت جلد آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر مل جائے گی۔ ہمارے سر پر لٹکتی ہوئی اس تلوار کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''...... مکانزو نے کہا۔

''کرنل فرانک کی ہلاکت کے ساتھ ہمیں سپالٹو کے معاملے کو بھی ہینڈل کرنا ہے۔ یہ جس کا بھی کام ہے اسے تلاش کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ اس نے میری ناک کے نیچے سے فارمولا اڑایا ہے اور پھر اس نے ہمارے ایک بہترین ساتھی سپالٹو کو بھی ہلاک کیا ہے۔ ہمیں اس سے سپالٹو کی ہلاکت کا بدلہ بھی لینا ہے اور اس سے ٹاپ شوٹ کا فارمولا بھی حاصل کرنا ہے۔ یہ فارمولا بعد میں ہمارے کام آ سکتا ہے۔ ہم عالمی منڈی میں اسے فروخت کر کے کروڑوں ڈالرز کما سکتے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں سپالٹو کے قاتل اور لارڈ گائزر سے فارمولا حاصل کرنے والے آدمی کو بھی ڈھونڈ نکالوں گا چاہے وہ زمین کی گہرائیوں میں ہی کیوں نہ چھپا ہوا ہو۔ اس نے ہمارے سینڈیکیٹ سے ٹکر لی ہے اور یہ ٹکر اسے بہت مہنگی پڑے گی''...... مکانزو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اب تم جاؤ اور اس ٹرائی اینگل مشن پر کام شروع کر دو۔ تمہیں تین مشنز پر ایک ساتھ کام کرنا ہے۔ کرنل فرانک اور لارڈ گائزر کی ہلاکت کا مشن اور نقلی سپالٹو کو تلاش کر کے اس سے ٹاپ شوٹ کا فارمولا حاصل کرنے کا مشن اور تمہیں ان تینوں مشنز پر ہر صورت کامیابی حاصل کرنی ہے“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ ان مشنز پر مکانزو کو کامیاب ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی“...... مکانزو نے غرور بھرے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے چیف کو مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”حیرت ہے۔ آپ نے اگر کیتھرین نامی لڑکی سے شادی کی ہی نہیں تو پھر اس کے پاس یہ تمام ثبوت کہاں سے آ گئے جن کی بناء پر اس نے سر سلطان، سر داور اور سر عبدالرحمٰن پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ نے اس سے واقعی شادی کی ہے۔ سرٹیفکیٹ پر آپ کے بھی دستخط ہیں اور کیتھرین کے بھی۔ کوئی آپ کے دستخطوں کی نقل کیسے کر سکتا ہے“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سلطان کے آفس سے نکل کر سیدھا دانش منزل پہنچا تھا۔ عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی، الجھن اور پریشانی نے بلیک زیرو پر عیاں کر دیا تھا کہ ضرور کوئی اہم بات ہے ورنہ عمران اس قدر سنجیدہ رہنے والا انسان نہیں تھا اور پھر اس کے پوچھنے پر عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی تھی۔

”ہاں۔ ڈیڈی نے کافرستان میں سر عاصم کو بھی فون کیا تھا اور

سر عاصم نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ میں نے واقعی کیتھرین نامی ایکریمین لڑکی سے شادی کی ہے جس نے میرے کہنے پر اسلام قبول کیا تھا اور اسلامی نام فوزیہ رکھ لیا ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''آپ پچھلے دنوں کافرستان گئے تھے۔ یہ میں جانتا ہوں لیکن یہ سب۔ اگر یہ کوئی چکر ہے تو پھر یہ چکر کون چلا رہا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اسی چکر نے تو میرا دماغ گھن چکر بنا دیا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''آپ کے خیال میں وہ لڑکی یہ سب جھوٹ کیوں بول رہی ہے اور اس کا اصل محرک کیا ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کا محرک جو بھی ہو مجھے اس سارے چکر کے پیچھے گہری سازش کی بو آ رہی ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جس نے میرے خلاف یہ پلاننگ کی ہے اور وہ مجھے اس چکر میں الجھا کر کسی اور معاملے سے دور رکھنے کی کوشش کر رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کسی اور معاملے سے۔ میں سمجھا نہیں''...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''سمجھنے کے لئے دماغ کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ تمہارے پاس دماغ تو ہے لیکن تم اس سے سوچتے نہیں ہو۔ اگر تم اپنے دماغ سے سوچنا شروع کر دو تو تمہیں بھی اس چکر کی سمجھ آ سکتی ہے''۔ عمران

نے کہا۔

''اس لڑکی نے اپنا تعلق ایکریمیا سے بتایا ہے اور اس نے کہا ہے کہ وہ ایکریمیا کے ایک لارڈ کی بیٹی ہے اور وہ کافرستان میں ٹورسٹ کی حیثیت سے آئی تھی۔ اتفاق سے وہ اسی ہوٹل میں مقیم تھی جہاں آپ ٹھہرے ہوئے تھے۔ کیا یہ سچ ہے کہ اس لڑکی پر غنڈوں نے حملہ کیا تھا اور آپ نے اسے بچایا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ایک لڑکی کو غنڈوں سے بچایا ضرور تھا لیکن وہ یہ لڑکی نہیں تھی''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہ یہ لڑکی نہیں تھی تو پھر کون تھی وہ اور اس لڑکی نے اس لڑکی کی جگہ کیسے لے لی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ میں چند روز قبل کافرستان گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ ناٹران کو ایک زہریلے مکڑے نے کاٹ لیا تھا۔ جس کے زہر سے اسے کالسووان کی بیماری لاحق ہو گئی تھی جس سے اس کے جسم پر بڑے بڑے آبلے پڑ گئے تھے اور اس کا جسم گلنے لگا تھا۔ یہ ایک نئی اور لاعلاج بیماری ہے جس پر اگر جلد قابو نہ پایا جائے تو انسانی ہڈیاں بھی گل جاتی ہیں اور انسان چند ہی روز میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کا صرف ایک ہی علاج تھا اور وہ علاج میں جانتا تھا اس لئے میں خاص طور پر ناٹران کی مدد کرنے

گیا تھا اور میں نے اس کا علاج کیا اور اسے بیماری سے نجات دلائی ورنہ اس کی ہلاکت طے تھی۔ اس کا علاج ایک خاص جڑی بوٹی تھی جو مجھے اس کے جسم پر مختلف طریقوں سے لگانی تھی اور اس میں کئی روز لگ گئے تھے اس لئے مجھے وہاں خصوصی طور پر رکنا پڑا تھا اور میں نے ایک ہوٹل میں قیام کیا تھا۔ میں واپس پاکیشیا آنے سے چند روز پہلے اپنے کمرے سے باہر نکل رہا تھا کہ میں نے سامنے والے کمرے میں دو غنڈہ ٹائپ آدمی گھستے دیکھے۔ ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے چاقو تھے۔ وہ جیسے ہی اندر گئے کمرے سے کسی لڑکی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ میں جانتا تھا کہ اس کمرے میں ایک غیر ملکی لڑکی رہتی ہے جسے میں آتے جاتے کئی بار دیکھ چکا تھا۔ مجھے اس لڑکی پر ترس آ گیا اور میں نے اس لڑکی کو بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ میرے پاس ماسٹر کی تھی۔ ماسٹر کی کی مدد سے میں نے اس کمرے کا دروازہ کھولا اور کمرے میں گھس گیا۔ غنڈوں نے لڑکی کو یرغمال بنا رکھا تھا اور اس کے زیور اور اس کی رقم لوٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ میری آمد پر انہوں نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے انہیں قابو کر لیا اور پھر موقع ملتے ہی میں نے ان میں سے ایک کی جیب سے پستول نکال کر ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں وہ دونوں ہلاک ہو گئے اور وہ لڑکی بچ گئی۔ اس لڑکی نے مجھے اپنا نام کیتھرین بتایا تھا اور کہا تھا کہ وہ ایکریمین ہے اور کافرستان میں سیر و سیاحت کے لئے آئی تھی۔ موقع پر متعلقہ

پولیس پہنچ گئی۔ لڑکی نے پولیس کو میرے حق میں ہی بیان دیا تھا۔ چونکہ غنڈے پہلے سے ہی پولیس کو مطلوب تھے اس لئے ہم سے زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی گئی تھی۔ اس کے بعد لڑکی نے فوری طور پر ہوٹل چھوڑ دیا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ واپس جا رہی ہے۔ اب وہ واپس چلی گئی تھی یا کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو گئی تھی میں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ اس کے جانے کے بعد میں تقریباً تین روز اسی ہوٹل میں رہا تھا۔ پولیس ہوٹل میں ہی آ کر مجھ سے بیان لیتی تھی اور چلی جاتی تھی۔ پھر یہ نئی کیتھرین کہاں سے آ گئی اور میں نے اس سے کب شادی کی اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا ہوں۔ میں اس بات پر حیران ہوں کہ میرج سرٹیفکیٹ پر جن گواہان کے نام ہیں وہ واقعی میرے جاننے والے ہیں۔ جن میں سیٹھ عاصم اور ان کا بیٹا قاسم۔ شیخ شاہد جلیل اور نفیس سلطان۔ شاہد جلال اس ہوٹل کا منیجر ہے جہاں میں اور کیتھرین نامی لڑکی رہائش پذیر تھے جبکہ نفیس سلطان کا تعلق حکمت سے ہے وہ دارالحکومت میں حکمت کرتے ہیں اور ان کا وہاں خاصا شہرہ ہے۔ قاسم کو چھوڑ کر باقی سب انتہائی جہاندیدہ اور اعلیٰ شخصیت کے مالک ہیں۔ جو کم از کم غلط بیانی نہیں کر سکتے ہیں۔ رہی دستخطوں والی بات تو دیکھنے میں وہ میرے ہی دستخط نظر آتے ہیں لیکن جب میں نے باریک بینی سے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ میرے دستخط جعلی ہیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو آپ خود ان سے بات کیوں نہیں کر لیتے''...... بلیک زیرو نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب یہی کرنا پڑے گا ورنہ یہ عجیب وغریب چکر مجھے واقعی گھن چکر بنا دے گا''......عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور فون انڈیکس کھول کر اس میں نمبر تلاش کرنے لگا پھر اس نے نفیس سلطان کا نمبر کلک کیا اور کال بٹن پریس کر دیا۔

''السلام علیم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ میں نفیس دواخانہ سے نفیس سلطان بات کر رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے انتہائی خوشگوار اور اخلاق سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں''......عمران نے ان کے مکمل سلام کا مکمل جواب دیتے ہوئے کہا۔عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ بلیک زیرو بھی ان کی باتیں سن سکے۔

''ارے عمران بیٹا تم۔ یہ تم ہی ہو جو سلام کا مکمل جواب دیتے ہو اور مکمل سلام اور سلام کا مکمل جواب سن کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے ...... دوسری طرف سے نفیس سلطان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ سلام مکمل کرنا اور مکمل انداز میں سلام کا جواب دینا میں نے آپ جیسے بزرگوں سے ہی سیکھا ہے''...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماشاء اللہ۔ جیتے رہو۔ اور ہاں آج کل تم ہو کہاں۔ شادی کے بعد تم یوں غائب ہو گئے ہو جیسے مجھے بھول ہی گئے ہو''۔ دوسری طرف سے نفیس سلطان کی شکایت بھری آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''میری شادی۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میری شادی ہو گئی ہے''......عمران نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری شادی کا مجھے علم نہیں ہو گا تو اور کس کو ہو گا۔ میں تمہاری شادی کا نہ صرف چشم دید گواہ ہوں بلکہ تمہارے نکاح میں بطور گواہ بھی شریک ہوا تھا''......نفیس سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ شاید بھول رہے ہیں۔ میرے نکاح کے گواہ آپ نہیں۔ میں آپ کے نکاح کا گواہ بنا تھا جناب۔ آپ کا نکاح سلطانہ بی بی بنت احمد علی خان سے ہوا تھا''......عمران نے کہا تو نفیس سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''مجھ بوڑھے کا کیوں مذاق اُڑا رہے ہو عمران بیٹے۔ سلطانہ بی بی سے جب میرا نکاح ہوا تھا اس وقت تو تم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ میں تمہاری بات کر رہا ہوں۔ اچھا مذاق چھوڑو اور بتاؤ کیسی ہے تمہاری بیگم۔ کیا نام تھا اس کا۔ ہاں فوزیہ۔ فوزیہ بی بی۔ تم اسے اپنے گھر لے گئے ہو یا نہیں یا تمہارے ماں باپ نے اسے اپنانے سے انکار کر دیا ہے''...... نفیس سلطان نے بغیر رکے

مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ۔ آپ کو تو میری بیوی کا نام بھی یاد ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابھی تم دونوں کی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں۔ اتنی جلدی میں اس کا نام کیسے بھول سکتا ہوں عمران بیٹا''...... نفیس سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ آپ سے ایک بات پوچھنی تھی''...... عمران نے کہا۔

''ضرور پوچھو''...... نفیس سلطان نے کہا۔

''جس لڑکی سے میری شادی ہوئی تھی۔ آپ اسے کب سے جانتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جب تم نے اسے مجھ سے لا کر ملایا تھا۔ تم اسے لے کر میرے گھر آئے تھے۔ میں نے اور میری بیگم نے تم دونوں کی خوب آؤ بھگت کی تھی اور تم نے ہمیں بتایا تھا کہ تمہارے ساتھ آنے والی لڑکی غیر ملکی ہے لیکن اس نے تمہارے کہنے پر اسلام قبول کر لیا ہے اور تم دونوں شادی کرنا چاہتے ہو۔ میں نے اور میری بیگم نے تمہیں مشورہ دیا تھا کہ ہم اپنے گھر میں اور اپنے عزیزوں کی موجودگی میں تمہاری شادی کرا دیتے ہیں لیکن تم نے انکار کر دیا تھا تم بضد تھے کہ تم مجسٹریٹ کے سامنے کورٹ میرج کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ ہو لیا تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو''...... نفیس سلطان نے حیرت

بھرے لہجے مین کہا۔

''میری یادداشت کمزور ہو گئی ہے اور مجھے یاد نہیں آ رہا ہے کہ میری کب اور کس سے شادی ہوئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تمہاری یادداشت کیسے کمزور ہو گئی۔ کیا تمہارے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا ہے''...... نفیس سلطان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لیں۔ اچھا یہ بتائیں کہ کیا آپ نے اس لڑکی کا چہرہ دیکھا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ظاہر ہے تم اسے ہمارے پاس لائے تھے تو ہم نے اسے دیکھا تھا''...... نفیس سلطان نے کہا۔

''اوکے۔ آپ مجھے اس لڑکی کا حلیہ بتائیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران بیٹا۔ آخر مسئلہ کیا ہے''...... نفیس سلطان نے کہا۔

''مسئلہ بہت گمبھیر ہے نفیس صاحب۔ جب سے میری یادداشت گئی ہے۔ میرے فلیٹ میں چار لڑکیاں آ گئی ہیں اور سب ہی اس بات کی دعوے دار ہیں کہ وہ میری بیویاں ہیں۔ اب آپ خود ہی سوچیں کہ جس دور میں ایک بیوی افورڈ نہیں ہوتی تو کوئی چار بیویوں کو ایک ساتھ کیسے رکھ سکتا ہے۔ مجھے بس یہ معلوم کرنا ہے کہ ان چاروں میں سے میری اصلی بیوی کون سی ہے۔ آپ اس کا حلیہ بتائیں گے تو میرے لئے آسانی ہو جائے گی''...... عمران نے

کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"چار بیویاں۔ کیا مطلب۔ یہ کہاں سے آ گئیں"۔ نفیس سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میں معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں"...... عمران نے معصومیت سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں فوزیہ کا حلیہ بتا دیتا ہوں"...... نفیس سلطان نے کہا اور پھر اس نے عمران کو کیتھرین کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ عمران نے نفیس سلطان سے چند مزید باتیں معلوم کیں اور رابطہ ختم کر دیا۔ پھر اس نے اپنے دوسرے دوست شاہد جلال سے بات کی۔ شاہد جلال نے بھی عمران کو ویسی ہی باتیں بتائیں جیسی نفیس سلطان نے بتائی تھیں۔ عمران کے پوچھنے پر شاہد جلال نے بھی لڑکی کا حلیہ بتا دیا اور پھر عمران نے فون بند کر دیا۔

"حیرت ہے۔ یہ دونوں تو ایک جیسا ہی راگ الاپ رہے ہیں۔ انہوں نے لڑکی کا حلیہ بھی وہی بتایا ہے جو میری بیوی ہونے کی دعوے دار لڑکی کا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خاصی سوچی سمجھی پلاننگ معلوم ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں گی۔ تب پتہ چلے گا کہ وہ کون ہے اور اس کا یہ سب کرنے کے پیچھے مقصد کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے بارے میں آپ ایکریمیا کے لارڈ سے کیوں نہیں پوچھ لیتے جو اس لڑکی کا باپ ہے۔ کیا نام ہے اس لارڈ کا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لارڈ گرافن بتایا تھا اس نے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ اس سے بات کریں یا پھر یہ معلوم کریں کہ کیا واقعی لارڈ گرافن کی کیتھرین نام کی کوئی بیٹی ہے جو ان دنوں کافرستان کی سیاحت کے لئے گئی ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ سارے کام ٹائیگر کرے گا۔ وہ ٹریسر ہے۔ ایسے معاملات ہینڈل کرنے کا ماہر ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران سیل فون سے ٹائیگر کو کال ملانے لگا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں ہوں باس"...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کون سا ٹائیگر۔ سرکس کا یا چڑیا گھر کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ جو سمجھ لیں"...... ٹائیگر نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں فرمانبرداری۔ فرمانبردار رہو گے تو پھلو پھولو گے اور تم پر قسمت کی دیوی بھی مہربان ہو گی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ مجھ پر مہربان رہیں میرے لئے یہی کافی ہے۔ مجھے کسی قسمت کی دیوی کے مہربان ہونے کی خواہش نہیں ہے"...... ٹائیگر

نے جواب دیا۔

”میں تو تم پر پہلے سے ہی مہربان ہوں۔ البتہ تم مجھ پر ایک مہربانی کر دو تو ہو سکتا ہے تمہاری وجہ سے قسمت کی کوئی دیوی مجھ پر مہربان ہو جائے۔ لیکن اس طرح کی مہربانی کی مجھے ضرورت نہیں ہے جیسی ایکریمین لارڈ گرافن کی بیٹی مجھ پر کرنے کی کوشش کر رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”ایکریمین لارڈ گرافن کی بیٹی۔ میں سمجھا نہیں باس“۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری بات بتا دی۔ اس کی باتیں سن کر ٹائیگر بھی حیران رہ گیا۔

”لیکن باس۔ یہ کیتھرین آپ کے ساتھ شادی کرنے کا دعویٰ کیوں کر رہی ہے۔ جب آپ نے اس سے شادی کی ہی نہیں تو پھر وہ سرٹیفکیٹ اور گواہ کہاں سے آ گئے اور آپ کے دستخط“۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں یہی تو پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس وقت میرے لئے حالات ساز گار نہیں ہیں۔ اس معاملے میں ڈیڈی کود پڑے ہیں اگر میں نے کچھ کیا تو وہ میرے آڑے آ جائیں گے۔ اس لئے میں یہ ذمہ داری تمہیں سونپ رہا ہوں۔ دستخط میرے نہیں ہیں۔ تم اس لڑکی کا حدود اربعہ معلوم کرو اور یہ معلوم کرو کہ یہ واقعی ایکریمین لارڈ گرافن کی بیٹی ہے یا نہیں۔ کافرستان میں شادی کا یہ ڈرامہ کس نے سٹیج کیا ہے اور وہ تمام افراد جو اس شادی میں موجو

تھے انہیں اس معاملے میں کیسے گھسیٹا گیا ہے۔ مجھے اس معاملے کی مفصل رپورٹ چاہئے۔ چاہے اس کے لئے تمہیں ایکریمیا اور کافرستان کیوں نہ جانا پڑے جاؤ لیکن ہر بات پوری تفصیل سے معلوم کرو“...... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ کیا آپ مجھے اس میرج سرٹیفکیٹ کی ایک کاپی دے سکتے ہیں“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”میں سر سلطان کو فون کر دیتا ہوں۔ تم جا کر ان سے کاپی لے لینا“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو چند مزید ہدایات دیں اور رابطہ ختم کر دیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا اسی لمحے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”ایکسٹو“...... بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔ اس نے فون کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ عمران بھی ان کی باتیں سن سکے۔

”ایکریمیا سے جارج بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔ جارج ایکریمیا میں بطور فارن ایجنٹ کام کر رہا تھا۔

”کیسے فون کیا ہے“...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

”ایک اہم اطلاع ہے چیف“...... جارج نے جواب دیا۔

”کیسی اطلاع“...... ایکسٹو نے کہا۔

”پاکیشیا سے ایک فارمولے کی ڈسک چوری کی گئی ہے جسے

ٹاپ شوٹ کہا جاتا ہے''...... جارج نے کہا تو بلیک زیرو کے ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

''ٹاپ شوٹ''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ فارمولا ایک منی کمپیوٹرائزڈ ڈسک میں موجود ہے۔ فارمولا کیا ہے اور کس نوعیت کا ہے اس کے بارے میں مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ اسے پاکیشیا سے ہی حاصل کیا گیا ہے''...... جارج نے کہا۔

''تمہیں فارمولا چوری ہونے کی اطلاع کیسے ملی ہے''...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''میں نے ایکریمین زیرو ایجنسی میں رسائی حاصل کر لی ہے چیف اور میں کوشش کرتا ہوں کہ زیرو ایجنسی کے چیف کرنل فرانک کے زیادہ سے زیادہ قریب رہ سکوں۔ یہ ایجنسی خاص طور پر یہودیوں کے مفاد اور مسلم قوتوں کے خلاف کام کرتی ہے۔ اس لئے میں نے انتہائی جدوجہد کے بعد اس ایجنسی میں اپنے لئے جگہ بنائی تھی اور میں کوشش کر کے اس مقام تک پہنچ گیا تھا کہ میں کرنل فرانک کا رائٹ ہینڈ بن سکوں۔ میں نے اپنی کوششوں سے کرنل فرانک پر یہ ثابت کر دیا تھا کہ میں ہی اس کا رائٹ ہینڈ بننے کے قابل ہوں۔ اس نے میری صلاحیتوں کی بناء پر دو روز قبل مجھے اپنا نمبر ٹو بنا لیا تھا۔ مجھ سے پہلے اس کا نمبر ٹو میجر ولسن تھا جو مجرموں کے ایک گروہ کا مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہو گیا ہے۔ کرنل فرانک

نے ولسن کی جگہ فوری طور پر مجھ دے دی تھی اس طرح مجھے اس کا نمبر ٹو بننے کا موقع مل گیا''...... دوسری طرف سے جارج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہید مت باندھو۔ مجھے اصل بات بتاؤ''...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ رائٹ ہینڈ بننے کے بعد کرنل فرانک مجھ سے تقریباً ہر بات شیئر کرنے لگا ہے۔ آج صبح اس نے مجھے اپنے آفس میں بلایا تھا اور مجھ بتایا کہ ٹاپ شوٹ کا فارمولا ہے جو کرانس کے لارڈ گائزر نے پاکیشیا سے چوری کیا ہے اور وہ فارمولا عالمی منڈی میں فروخت کرنا چاہتا ہے۔ یہ فارمولا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے کرنل فرانک یہ فارمولا ہر صورت میں ایکریمیا کے لئے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کرنل فرانک اور کرانس کے لارڈ گائزر کی ڈیل ہو گئی تھی۔ یہ ڈیل کرنل فرانک نے خود کرنے کی بجائے ایک سینڈیکیٹ کے تھرو کی تھی۔ کرنل فرانک فارمولا خفیہ طور پر ایکریمیا لانا چاہتا تھا اس لئے اس نے فارمولے کے حصول کے لئے ایکریمیا کے گریٹ سینڈیکیٹ کے چیف سٹیفن سے بات کی تھی۔ کرنل فرانک نے رقم سٹیفن کو دی تھی اور سٹیفن نے خود کرانس جا کر ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈیل کی تھی اور رقم لارڈ گائزر کو دے دی تھی۔ لارڈ گائزر نے فوری طور پر فارمولا سٹیفن کو نہیں دیا تھا۔ اس نے سٹیفن سے فارمولا چند روز بعد دینے کا وعدہ کیا تھا

اور پھر چند روز بعد سٹیفن نے لارڈ گائزر سے فارمولا مانگا تو لارڈ گائزر نے اسے فارمولے کی ڈلیوری کے لئے کرانس کے شہر سپانگو بلایا۔ سٹیفن نے اس بار خود جانے کی بجائے اپنے ایک آدمی سپالٹو کو سپانگو بھیج دیا۔ لارڈ گائزر نے سٹیفن سے اس آدمی کی تصدیق کے بعد فارمولے کی ڈسک اس کے حوالے کر دی۔ سپالٹو نے وہ فارمولا لا کر سٹیفن کو دینا تھا اور سٹیفن سے فارمولا لینے کے لئے کرنل فرانک اور میں نے جانا تھا لیکن کرنل فرانک کو کچھ ضروری کام پڑ گیا۔ وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اگلے دن کرنل فرانک مجھے ساتھ لئے بغیر اپنے آفس سے نکل گیا لیکن ابھی وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اس کی کار اور اس کے حفاظتی اسکوارڈ پر حملہ کر دیا گیا۔ حملہ آور نقاب پوش تھے۔ انہوں نے انتہائی جدید اسلحہ کا استعمال کیا تھا اور وہ کرنل فرانک اور اس کے اسکوارڈ کو ہلاک کر کے وہاں سے فرار ہو گئے‘‘...... جارج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران نے اشارہ کیا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

’’کس نے ہلاک کیا ہے کرنل فرانک کو اور کیوں‘‘...... اس بار عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

’’اس بات کی ابھی تحقیقات کی جا رہی ہیں چیف لیکن ایک اور اہم اطلاع یہ ہے کہ کرنل فرانک کے ساتھ کرانس میں لارڈ گائزر پر بھی ایک گروپ نے حملہ کیا تھا اور اس کے پیلس کو بموں اور

میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے۔ لارڈ گائزر اپنے پیلس میں ہی موجود تھا۔ وہ بھی ہلاک ہو گیا ہے‘‘...... جارج نے کہا۔

’’تمہارا مطلب ہے کہ لارڈ گائزر اور کرنل فرانک کو ایک ساتھ ہلاک کیا گیا ہے اور ان کی یہ ہلاکت ٹاپ شوٹ فارمولے کے لئے ہوئی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس چیف۔ مجھے اس سارے معاملے میں سٹیفن کا ہاتھ معلوم ہو رہا ہے۔ فارمولے کا راز تین افراد کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ ایک لارڈ گائزر، دوسرا سٹیفن اور تیسرے نمبر پر کرنل فرانک تھا جس نے مجھے نمبر ٹو کی حیثیت سے یہ راز بتا دیا تھا‘‘...... جارج نے کہا۔

’’تم نے تو کسی سے اس فارمولے کا ذکر نہیں کیا تھا‘‘۔ ایکسٹو نے پوچھا۔

’’نو چیف۔ کرنل فرانک نے ٹاپ شوٹ فارمولے کے سلسلے میں مجھے سختی سے خاموش رہنے کی ہدایات دی تھیں‘‘..... جارج نے کہا۔

’’کیا سٹیفن ابھی زندہ ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’یس چیف۔ اسی لئے تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ اگر یہ کسی اور کا کام ہوتا تو وہ کرنل فرانک اور لارڈ گائزر کو ہلاک کرانے کے ساتھ ساتھ سٹیفن پر بھی اٹیک کراتا کیونکہ فارمولا تو اسی کے پاس ہے‘‘..... جارج نے کہا۔

’’کیا تمہیں یقین ہے کہ فارمولا ابھی سٹیفن کے پاس ہی موجود

ہے''......عمران نے پوچھا۔

''یس چیف۔ کرنل فرانک نے ایک روز پہلے میرے سامنے سٹیفن کو کال کی تھی اور سٹیفن نے کہا تھا کہ فارمولا اس کے پاس محفوظ ہے''...... جارج نے کہا۔

''یہ صرف تمہارا آئیڈیا ہے کہ سٹیفن ہی کرنل فرانک اور لارڈ گائزر کی ہلاکت کے پیچھے ہے یا زیرو ایجنسی کے تمام افراد کو بھی اس پر شک ہے''......عمران نے پوچھا۔

''نو چیف۔ اس ڈیل کے بارے میں کرنل فرانک نے میرے علاوہ کسی کو نہیں بتایا تھا اس لئے ابھی تک کسی کو اس بات کا شک نہیں ہے کہ کرنل فرانک کی ہلاکت کے پیچھے گریٹ سینڈیکیٹ کا ہاتھ ہوسکتا ہے۔ کرنل فرانک اور اس کے اسکوارڈ کو جہاں ہلاک کیا گیا ہے وہاں سے انہیں کوئی کلیو نہیں ملا ہے۔ تمام افراد اسے بلائنڈ مرڈر قرار دے رہے ہیں کیونکہ قاتلوں نے اپنے پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑا ہے''...... جارج نے کہا۔

''تم جانتے ہو کہ گریٹ سینڈیکیٹ کا چیف سٹیفن کہاں مل سکتا ہے''......عمران نے پوچھا۔

''یس چیف۔ وہ بلیک کلب کا مالک ہے اور اس کا کلب ولنگٹن میں ہی موجود ہے''...... جارج نے کہا۔

''تم سٹیفن سے ملے ہو''......ایکسٹو نے پوچھا۔

''نو چیف۔ میری اس سے باضابطہ کبھی ملاقات نہیں ہوئی لیکن

مجھے اس کے بارے میں تفصیل کرنل فرانک نے بتائی تھی''۔ جارج نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم فوری طور پر سٹیفن سے ٹاپ شوٹ کا فارمولا حاصل کرو۔ فارمولا حاصل کرتے ہی مجھے رپورٹ کرنا پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے''......ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ کام میں ذاتی حیثیت سے ہی کروں گا۔ زیرو ایجنسی کو اگر ٹاپ شوٹ فارمولے کا علم ہو گیا تو میرے لئے اس فارمولے کا حصول ناممکن ہو جائے گا''...... جارج نے کہا۔

''تو میں نے تم سے کب کہا ہے کہ فارمولے کے حصول کے لئے تم زیرو ایجنسی کو درمیان میں لاؤ۔ تمہیں فارمولے کی ڈسک خاموشی سے حاصل کرنی ہے۔ ڈسک حاصل کرتے ہی سٹیفن کو ہلاک کر دینا اور ان تمام افراد کو بھی ہلاک کر دینا جو ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں کچھ بھی جانتے ہوں''......عمران نے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا۔ میں آج بلکہ ابھی سے اپنا کام شروع کر دیتا ہوں اور جلد ہی سٹیفن سے فارمولا حاصل کر لوں گا''...... جارج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں تمہیں ہر صورت میں فارمولا حاصل کرنا ہے جارج۔ اس معاملے میں کوئی کوتاہی کوئی عذر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ فارمولا ایک سینڈیکیٹ کے چیف کے پاس ہے جس کے بارے میں تم سب کچھ جانتے ہو۔ تمہارے لئے اس سے فارمولے کا حصول

مشکل نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔
''لیس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں سٹیفن سے ہر صورت فارمولا حاصل کر لوں گا''...... جارج نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔
''یہ ٹاپ شوٹ فارمولا ہے کیا اور پاکیشیا سے کب چوری ہوا ہے''...... عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''میرے لئے بھی یہ نیا نام ہے۔ پاکیشیا کی لیبارٹریوں کی تفصیلی لسٹ ہمارے پاس موجود ہے۔ ان میں سے کسی لیبارٹری میں ٹاپ شوٹ نامی فارمولے پر کام نہیں ہو رہا۔ اگر یہ فارمولا کسی لیبارٹری یا سٹرانگ روم سے چوری کیا گیا ہوتا تو اب تک ہمیں اس کی رپورٹ مل چکی ہوتی''...... عمران نے کہا۔
''ہو سکتا ہے فارمولے کا نام کوئی اور ہو اور اسے کوڈ کے طور پر ٹاپ شوٹ کہا جاتا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔
''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ہم نے تمام سٹرانگ رومز اور لیبارٹریوں پر پابندیاں عائد کر رکھی ہے کہ اگر کسی بھی لیبارٹری سے یا سٹرانگ روم سے کوئی فارمولا چوری ہو یا کوئی گڑ بڑ ہو تو اس کی اطلاع سب سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دی جائے۔ کیا تمہیں کسی ڈیپارٹمنٹ سے ایسی کوئی اطلاع دی گئی

ہے''...... عمران نے پوچھا۔
''نہیں۔ مجھے تو ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی''...... بلیک زیرو نے کہا۔
''پھر ٹاپ شوٹ فارمولا پاکیشیا میں کہاں سے چوری ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔
''آپ سر داور سے بات کریں وہ پاکیشیا کے تمام لیبارٹریوں کے انچارج بھی ہیں۔ ان کے پاس پاکیشیا کے تمام فارمولوں کی تفصیلات موجود ہیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کون سا فارمولا کس لیبارٹری یا کس سٹرانگ روم میں موجود ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔
''داور بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی لاؤڈر سے سر داور کی مخصوص آواز سنائی دی۔ عمران نے خصوصی نمبر سے سر داور کے سیل فون کا نمبر ملایا تھا اس لئے انہوں نے ڈائریکٹ اپنا نام بتایا تھا۔
''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔
''اوہ۔ لیس سر۔ فرمائیں''...... ایکسٹو کی آواز سن کر سر داور نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
''آپ پاکیشیا کے تمام لیبارٹریوں کے انچارج ہیں اور آپ کو پاکیشیا کے تمام فارمولوں کے نام اور تفصیلات کا علم ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف۔ میں تمام فارمولوں کے بارے میں جانتا ہوں" سرداور نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں کیا جانتے ہیں آپ" عمران نے کہا۔

"ٹاپ شوٹ۔ یہ کون سا فارمولا ہے"...... سرداور نے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ ٹاپ شوٹ کون فارمولا ہے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیا کی کسی لیبارٹری میں ٹاپ شوٹ نامی فارمو۔ پر کام نہیں ہو رہا"...... سرداور نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ پاکیشیا میں ایسا کوئی فارمولا نہیں ۔ جسے ٹاپ شوٹ کہا جاتا ہو یا ٹاپ شوٹ کسی فارمولے کا کوڈ ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا میں ٹاپ شوٹ نام ک اس کوڈ کا فارمولا نہیں ہے۔ میں آپ کو پاکیشیا کے تمام فارمولا کی تفصیلات بتا سکتا ہوں جن پر پاکیشیا کی لیبارٹریوں میں کام رہا ہے"...... سرداور نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں فارمولے ہوں گے۔ سب کے نام آپ کیسے یاد رکھ سکتے ہیں۔ آپ ریکارڈ چیک کر اور دیکھیں کہ ٹاپ شوٹ کس فارمولے کا نام ہے اور اس کا م

کون ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ مجھ سے تعاون کریں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم سے میں ریکارڈ چیک کر لیتا ہوں اور آپ سے تعاون کرنا میرا فرض ہے"...... سرداور نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی چیکنگ کرنی ہے کہ کسی لیبارٹری یا سٹرانگ روم سے کوئی فارمولا غائب یا کاپی تو نہیں کیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں مکمل چیکنگ کر کے آپ کو رپورٹ کرتا ہوں"...... سرداور نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"سرداور تو کہہ رہے ہیں کہ پاکیشیا میں ٹاپ شوٹ نام کا کوئی فارمولا ہے ہی نہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے سن لیا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر کرانس کے لارڈ گائزر کو وہ فارمولا کہاں سے مل گیا جو اس نے ایکریمین ایجنسی کے چیف کرنل فرانک کو فروخت کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ لارڈ گائزر یا پھر کرنل فرانک نے کسی اور

فارمولے کا کوڈ نام ٹاپ شوٹ رکھا ہو''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ممکن ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''فارمولا کمپیوٹرائزڈ ڈسک میں ہے جسے کرانس کے لارڈ گائزر نے حاصل کیا تھا۔ وہ فارمولا عالمی منڈی میں فروخت کرنا چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں کرنل فرانک سے اس کی ڈیل ہوگئی تھی۔ کرنل فرانک فارمولا لارڈ سے خود نہیں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے مڈل مین کے طور پر گریٹ سینڈیکیٹ کے چیف سٹیفن کو درمیان میں ڈالنا اور اس کے ذریعے کرانس کے لارڈ گائزر سے فارمولا منگوانا اور سٹیفن کا لارڈ گائزر سے فارمولے کے حصول کے لئے خود جانے کی بجائے اپنے خاص آدمی کو بھیجنا یہ سب نجانے کیوں مجھے عجیب سا لگ رہا ہے''...... عمران نے کچھ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا عجیب ہے اس میں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر فارمولا اس قدر اہمیت کا حامل ہے اور کرنل فرانک اس کا راز ٹاپ سیکرٹ رکھنا چاہتا تھا تو اس نے مڈل مین کی ضرورت کیوں محسوس کی اور وہ بھی ایکریمیا کے ایک کرمنل سینڈیکیٹ کی اور پھر سب سے حیران کن بات تو یہ ہے کہ گریٹ سینڈیکیٹ کے چیف سٹیفن نے جب کرانس جا کر لارڈ گائزر کو معاوضہ دیا تھا تو لارڈ گائزر نے اسے فوری طور پر فارمولے کی ڈسک کیوں نہیں دی۔ اس نے چند روز کی مہلت کیوں لی۔ اس کے علاوہ سٹیفن

فارمولا لینے خود بھی نہیں گیا بلکہ اس نے اپنے ایک آدمی کو لارڈ کے پاس بھیج دیا''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی حیران کن بات ہے کہ لارڈ گائزر نے معاوضہ وصول کرنے کے بعد فوراً فارمولا سٹیفن کو نہیں دیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ سٹیفن نے اسے پورا معاوضہ نہ دیا ہو یا پھر کوئی اور بھی وجہ ہو سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا وجہ ہو سکتی ہے''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اب اس بات کا جواب یا تو لارڈ گائزر دے سکتا ہے یا پھر سٹیفن اور لارڈ گائزر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کرنل فرانک بھی زندہ نہیں ہے۔ اب لے دے کر گریٹ سینڈیکیٹ کا چیف سٹیفن ہی زندہ ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سارا چکر اس سٹیفن کا ہی چلایا ہوا ہے''......عمران نے کہا۔

''چکر۔ کیسا چکر''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''لارڈ گائزر اور کرنل فرانک کی ہلاکت کا چکر''......عمران نے کہا۔

''ان دونوں کو ہلاک کر کے وہ کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''بہت فائدہ ہے۔ بلکہ یوں کہو ان دونوں کی ہلاکت کے بعد سارے فائدے سٹیفن کی جھولی میں ہی آ گرتے ہیں''......عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کی بات سمجھ نہ سکا ہو۔

"گریٹ سینڈیکیٹ کے چیف سٹیفن کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔ وہ بظاہر منشیات اور اسلحہ کی اسمگلنگ کرتا ہے لیکن وہ کٹر یہودی ہے اور یہودیوں کی لالچی طبیعت سے تو تم واقف ہی ہو۔ کرنل فرانک کو شاید اس بات کا علم نہیں تھا ورنہ وہ اس کے ذریعے ڈیل نہ کراتا۔ جب کرنل فرانک نے سٹیفن کے ذریعے فارمولے کا بڑا معاوضہ لارڈ گائزر کو بھجوایا ہو گا تو ایک فارمولے کے لئے اتنا بڑا معاوضہ اور خاص طور پر ایک فعال اور طاقتور ایکریمین ایجنسی کا اس فارمولے کے لئے انٹرسٹ دیکھ کر وہ چونک پڑا ہو گا اور اس کے دل میں یقیناً لالچ آ گیا ہو گا کہ اگر یہ فارمولا اسے مل جائے تو وہ اسے یہودیوں کو فروخت کر کے دوگنا تگنا معاوضہ وصول کر سکتا ہے اور چونکہ اس تکون میں کرنل فرانک اور گائزر کے درمیان سٹیفن تھا اس لئے فارمولا ملتے ہی اس نے دونوں سائیڈز کے افراد کو ہٹا دیا۔ اب وہ اس فارمولے کا بلا شرکت غیرے مالک ہے جسے وہ کہیں بھی فروخت کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں واقعی پھر تو وہ سب کچھ ہضم کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بات ہضم ہونے یا نہ ہونے کی نہیں ہے۔ مجھے صرف اس

بات کی پریشانی ہے کہ وہ یہودی ہے اور اگر ٹاپ شوٹ واقعی پاکیشیا کا اہم فارمولا ہے تو وہ سیدھا اسرائیل پہنچ جائے گا۔ فارمولا پاکیشیا کا ہے یا نہیں لیکن ایسا کوئی فارمولا یہودیوں کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے جس سے پاکیشیا یا مسلم ممالک کے مفادات کو کوئی بھی نقصان پہنچ سکتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ فارمولا اس سینڈیکیٹ سے واپس لانے کا سوچ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ضرورت پڑی تو میں ایسا ضرور کروں گا لیکن اس سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ فارمولا کس نوعیت کا ہے۔ اس کی ایسی کیا اہمیت ہے جس میں ایکریمین ایجنسی دلچسپی لے رہی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اس کے علاوہ یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ کرنل فرانک نے اگر یہ فارمولا ایکریمیا کے لئے حاصل کیا تھا تو پھر اسے اس طرح خفیہ طور پر یہ فارمولا حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ فارمولا خاموشی سے وہ اپنے کسی ایجنٹ کے ذریعے بھی تو حاصل کر سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی اہم پوائنٹ ہے۔ کرنل فرانک جیسے ذہین انسان نے اگر سٹیفن کو مڈل مین بنایا ہے تو اس کے پیچھے بھی ضرور اس کا کوئی مقصد ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیسے پتہ چلے گا کہ اس کا مقصد کیا تھا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جارج اس کے کافی نزدیک تھا۔ اس سے بات کرنی پڑے گی۔ اگر وہ کرنل فرانک کے آفس کی تلاشی لے تو ہو سکتا ہے کہ وہاں سے کام کی کوئی بات معلوم ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا میں جارج کو کال کروں تاکہ اس ایجنسی میں کسی نئے سربراہ کے مقرر ہونے سے پہلے ہی وہ کرنل فرانک کے آفس کی تلاشی لے لے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس معاملے میں تمہارا ذہن کافی تیز بھاگ رہا ہے۔ لگتا ہے تم نے دماغ کا گھوڑا دوڑانے کے لئے نئی زین کسی ہوئی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ سب آپ کی صحبت کا اثر ہے۔ آپ کی گہری باتیں سن کر میں بھی اب گہرائی میں سوچتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھ لینا۔ اتنی گہرائی میں نہ چلے جانا کہ وہاں سے تمہیں نکالنا ہی مشکل ہو جائے"...... عمران نے ہنس کر کہا۔

"آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ گہرائی سے تو کیا آپ مجھے موت کے منہ سے بھی کھینچ کر نکال سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے۔ تم جارج کو کال کرو اور اسے فوری طور پر کرنل فرانک کے آفس کی تلاشی لینے کا کہو۔ تب تک میں اپنی شادی والا معاملہ سنبھالتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے آپ نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگا تو دی ہے۔ پھر آپ کیا کریں گے اب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا ورنہ خواہ مخواہ ایک کٹکھنی بلی اسے سچ سمجھ کر میرا منہ نوچ لے گی اور اس سے بچنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا اشارہ شاید جولیا کی طرف ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے اسے چند ہدایات دیں اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اللہ حافظ کہتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

شاگل اپنے آفس میں میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ شاگل نے چونک کر سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

''دھنی رام بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''فون کیوں کیا ہے''...... شاگل نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا سے نمبر الیون کی رپورٹ آئی ہے جناب''۔ دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اوہ۔ کیا کہا ہے اس نے''...... شاگل نے نمبر الیون کا سن کر

چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے جناب اور ٹی ایس اس کے پاس ہے''...... دھنی رام نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب کہاں ہے وہ اور وہ واپسی کے لئے روانہ ہوا ہے یا نہیں''...... شاگل نے پوچھا۔

''اس کے لئے مجھے آپ کے پاس آ کر بات کرنی ہو گی۔ میں فون پر طویل بات نہیں کر سکتا''...... دھنی رام نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی آ جاؤ''...... شاگل نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے اس نے کوئی بڑا معرکہ مار لیا ہو۔ ابھی اس نے فون رکھا ہی تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ شاگل نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لارز آیا ہے جناب''...... دوسری طرف سے شاگل کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''لارز۔ اس وقت۔ ٹھیک ہے۔ بھیج دو اسے اندر''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''یس سر''...... پی اے نے کہا تو شاگل نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ نوجوان نے جینز اور سیاہ رنگ کی

جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ شکل وصورت سے وہ انگریزی فلموں کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا اور اس نے بال فوجی کٹ بنوا رکھے تھے۔

''آؤ لارز''...... شاگل نے اسے دیکھ کر کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا میز کے قریب آ گیا۔

''بیٹھو''...... شاگل نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو نوجوان شکریہ کہہ کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہمارا پلان کامیاب ہو گیا ہے چیف''...... لارز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پلان۔ کون سا پلان''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''کالپرا والا پلان چیف۔ وہ پاکیشیا پہنچ چکی ہے اور اس نے عمران کو اپنے جال میں مکمل طور پر جکڑ لیا ہے''...... لارز نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں کی چمک پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی۔

''گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ آج کا دن تو واقعی میرے لئے کی[illegible]ے ثابت ہو رہا ہے۔ پہلے مجھے نمبر الیون کی کامیابی کی خبر ملی ہے اور اب تم کالپرا کے بھی کامیاب ہونے کی خوشخبری سنا رہے ہو۔ گڈ شو''...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''الیون۔ کون الیون۔ اس نے کیا خوشخبری دی ہے آپ کو''...... لارز نے چونک کر کہا۔

''یہ ایک فارن ایجنٹ کا کوڈ ہے۔ تم اسے چھوڑو۔ تم مجھے کالپرا

کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے پاکیشیا میں عمران کو کیسے قابو کیا ہے اور کیا عمران نے مان لیا ہے کہ اس نے واقعی کالپرا سے شادی کی ہے''...... شاگل نے کہا۔

''کالپرا پاکیشیا میں کیتھرین کے نام سے گئی ہے چیف۔ اس نے پلاننگ کے تحت وہی سب کیا ہے جو اسے سمجھایا گیا تھا۔ وہ پاکیشیائی سائنس دان سر داور اور سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو فون کر کے ان کے کہنے پر پاکیشیا پہنچی تھی اور پھر اس نے ان دونوں کو میرج سرٹیفکیٹ دکھا کر اپنے اعتماد میں لے لیا کہ عمران نے اس سے واقعی شادی کی ہے۔ سر سلطان اور سر داور نے ان تمام افراد سے رابطے کئے اور ان سے کالپرا کی بتائی ہوئی ہر بات کی تصدیق کی اور پھر سر سلطان نے سر داور کے مشورے پر عمران اور اس کے والد سر عبدالرحمٰن کو اپنے آفس میں بلا لیا اور پھر انہوں نے سارا معاملہ سر عبدالرحمٰن کے سامنے رکھ دیا۔ کالپرا کا مجھے فون آیا تھا اس نے مجھے بتایا ہے کہ سر عبدالرحمٰن، عمران سے بے حد نالاں ہیں۔ عمران نے یہ ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کی ہے لیکن سر عبدالرحمٰن نے عمران کی کسی بات پر یقین نہیں کیا اور سر داور اور سر سلطان کے کہنے پر سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ سر عبدالرحمٰن نے پاکیشیا سے کافرستان میں موجود سیٹھ عاصم کو کال کر کے عمران اور کیتھرین کی شادی کی تصدیق کی تھی۔ انہوں نے فی الحال عمران کو کچھ نہیں کہا ہے لیکن اب وہ اس معاملے کی

خود تحقیقات کر رہے ہیں اور ہم نے چونکہ یہاں مکمل سیٹ اپ بنا رکھا ہے کہ عمران خود بھی تحقیقات کرنے یہاں آ جائے تو وہ اس بات کو جھٹلا نہیں سکے گا کہ اس کی کیتھرین سے شادی ہوئی تھی۔ کیتھرین کا کہنا ہے کہ سر عبدالرحمٰن کی باتوں سے اسے یقین ہے کہ وہ عمران کو اس کے ساتھ کان پکڑ کر اپنے گھر لے جائیں گے اور پھر جیسے ہی اسے موقع ملے گا وہ اپنا کام پورا کر گزرے گی اور پھر اسے وہاں سے نکلنے میں دیر نہیں لگے گی''...... لارز نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ دیکھتا ہوں اب وہ نانسنس میرے اس جال سے خود کو کیسے بچاتا ہے''...... شاگل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''کالپرا سے بچنا اس کے لئے ناممکن ہوگا چیف۔ وہ انتہائی تیز اور شاطر لڑکی ہے۔ عمران کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور کالپرا اسے خاموشی سے موت کے گھاٹ اتار دے گی''...... لارز نے کہا۔

''ایسا ہی ہونا چاہئے۔ عمران بے حد تیز اور خطرناک انسان ہے۔ وہ ہر خطرے کا مقابلہ کر سکتا ہے اور اپنی موت کو بھی چکر دے سکتا ہے۔ میں ہر بار اسے آسان ٹارگٹ سمجھ کر اس پر اٹیک کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن وہ ہر بار میرے ہاتھوں سے بچ کر نکل جاتا تھا۔ اس کی ہلاکت میرے لئے ایک چیلنج بنی ہوئی ہے اور میں ہر حال میں اسے ہلاک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج تک میں اس کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہوں اور اس کی وجہ سے مجھے

ہر بار انتہائی سبکی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کئی بار اس کی وجہ سے میرا کورٹ مارشل بھی کیا گیا ہے اور میں موت کی سزا سے بال بال بچا ہوں۔ یہ میری زندگی کا سب سے بڑا اور اہم ٹارگٹ ہے جسے ہٹ کرنا میرا مقصد ہے۔ اور میں اس کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''یس چیف۔ وہ واقعی بے حد کائیاں انسان ہے۔ ہمارے سامنے بھی ہو تو اسے ہلاک کرنا ناممکن ہے۔ بظاہر کھلنڈرا اور لاپرواہ نظر آنے والے عمران کی ہزاروں آنکھیں ہیں۔ وہ ہر طرف نظر رکھتا ہے اور اپنے اردگرد سے باخبر اور محتاط رہتا ہے۔ ایسے انسان کو ہلاک کرنا واقعی آسان نہیں ہے۔ عمران جس قدر ذہین، شاطر اور خطرناک انسان ہے اسے ہلاک کرنے کا طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کے بہت قریب رہے اور اس پر شدید ترین نفسیاتی اثر ڈالے اور پھر اسے اچانک اور انتہائی غیر متوقع انداز میں ہلاک کر دے۔ میں نے اور کالپرا نے عمران کو ہلاک کرنے کی ایسی ہی پلاننگ کی ہے۔ یہ سارا چکر عمران کو گھیرنے کے لئے چلایا گیا ہے تاکہ کالپرا زیادہ سے زیادہ عمران کے نزدیک رہ سکے اور پھر موقع ملتے ہی وہ عمران کو ہلاک کر دے۔ اس کام میں وقت تو ضرور لگے گا کیونکہ عمران اسے اتنی جلدی قریب آنے کا موقع نہیں دے گا لیکن آخرکار ہماری پلاننگ کے سامنے اسے ہتھیار ڈالنے ہی پڑیں گے۔ وہ کس کس کو جھٹلائے گا کہ اس نے کیتھرین کے ساتھ شادی

نہیں کی ہے جس کا اصلی نام کالپرا ہے اور وہ ایکریمین نژاد لڑکی کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہے''...... لارز نے کہا۔

''ہاں۔تمہاری اس پلاننگ سے میں بھی مطمئن ہوں۔ اسی لئے میں نے تمہیں یہ سب کرنے کی اجازت دے دی تھی ورنہ میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ عمران کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں لیکن یہ سب آسان نہیں ہے اور اب عمران میرے لئے ناقابل برداشت ہو گیا ہے اس لئے اس کا مر جانا ہی اچھا ہے چاہے وہ جیسے بھی ہلاک ہو''...... شاگل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ اس بار عمران کی ہلاکت طے ہے اور وہ کیسے ہلاک ہو گا اس کا شاید وہ خود بھی اندازہ نہیں لگا سکتا ہے''...... لارز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم بہرحال ہوشیار رہو اور کالپرا سے رابطہ مکمل طور پر ترک کر دو۔ عمران کو اس بات کی کسی بھی صورت میں خبر نہیں ملنی چاہئے کہ کالپرا کا تعلق کافرستان سے ہے اور وہ میرے لئے کام کر رہی ہے اگر اسے معمولی سی بھی بھنک مل گئی کہ یہ سارا پلان میرا ہی بنایا ہوا ہے تو وہ اس پلان کے تار و پود بکھیرنے میں دیر نہیں لگائے گا''۔ شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے کالپرا سے بات کر لی ہے۔ اب جب تک عمران کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک نہ میں کالپرا سے رابطہ کروں گا اور نہ ہی کالپرا مجھ سے رابطہ کرے گی۔ اب اس

سارے کھیل کا کنٹرول اسے خود ہی سنبھالنا ہے اور وہ یہ سب آسانی سے کر لے گی''...... لارز نے جواب دیا۔

''ایک بار عمران ہلاک ہو جائے تو مجھے سکون مل جائے گا پھر دنیا میں ایسا کوئی ایجنٹ نہیں ہو گا جس میں میرے مقابل آنے کی ہمت ہو اور میرے ہاتھوں سے بچ کر نکل سکتا ہو۔ عمران کی وجہ سے میں نے کافرستانی صدر اور پرائم منسٹر کی نظروں میں اپنا مقام بھی کھو دیا ہے میں اسے اب بحال کرنا چاہتا ہوں اور یہ مقام مجھے عمران کی موت سے ہی ملے گا جب صدر اور پرائم منسٹر کو یہ معلوم ہو گا کہ عمران کی ہلاکت میری پلاننگ سے ہے''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ کالپرا بہت جلد ہمیں خوشخبری دے گی''...... لارز نے کہا۔

''گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ مجھے تم سے اور کالپرا سے یہی امید ہے کہ تم جلد ہی مجھے اچھی خبر دو گے''...... شاگل نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم دونوں آپ کے اس بھروسے کو کسی بھی صورت میں ٹوٹنے نہیں دیں گے''...... لارز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے اب تم جاؤ اور اپنا کام کرو۔ مجھ سے دھنی رام ملنے کے لئے آ رہا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ تمہیں دیکھے۔ تم کالپرا کی طرح ایکریمین نژاد ہو اور میں نے سیکرٹ سروس میں غیر مقامی

افراد کا نیا فارن گروپ بنایا ہے جسے میں ابھی کسی کے سامنے اوپن نہیں کرنا چاہتا“...... شاگل نے کہا۔

”یس چیف“...... لارز نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”دھنی رام فرسٹ وے سے آ رہا ہے۔ تم سیکنڈ وے سے باہر جانا“...... شاگل نے کہا۔

”یس چیف“...... لارز نے کہا اور پھر وہ شاگل کو سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کاپرا اپنے مشن میں کامیاب ہو جائے تو مجھے اس عفریت سے نجات مل جائے گی اور میری لائف ہمیشہ کے لئے پرسکون ہو جائے گی“...... شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے چونک کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

”یس“...... شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”دھنی رام آیا ہے جناب“...... اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”اندر بھیج دو اسے“...... شاگل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک اور نوجوان دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ یہ نوجوان مقامی تھا لیکن یہ بھی لارز کی طرح خاصا خوش شکل تھا اور اس نے نیوی کلر کا ٹو پیس سوٹ پہن رکھا تھا جو اس پر بے حد جچ رہا تھا۔

”میں اندر آ سکتا ہوں جناب“...... نوجوان نے اجازت طلب لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ دھنی رام۔ آ جاؤ“...... شاگل نے کہا تو دھنی رام اندر آ گیا۔

”بیٹھو“...... شاگل نے کہا تو دھنی رام نے شکریہ کہا اور شاگل کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اب مجھے نمبر الیون کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں اسے کیسے پتہ چلا تھا اور اس نے فارمولا کیسے حاصل کیا ہے۔ ایک ایک بات کی تفصیل بتاؤ“۔ شاگل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نمبر الیون جس کا اصل نام امر ناتھ ہے وہ کرانس میں کافرستانی فارن ایجنٹ کے طور پر خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ کرانس میں سوپر ایجنسیوں سے زیادہ لارڈ گائزر گروپ کی اہمیت ہے جو ایک انتہائی باوسائل سینڈیکیٹ بھی ہے۔ اس سینڈیکیٹ کے ذریعے ہم کرانس کی کئی ایجنسیوں تک رسائی حاصل کر سکتے تھے اس لئے امر ناتھ کو خصوصی ہدایات دی گئی تھیں کہ وہ لارڈ سینڈیکیٹ کا حصہ بن جائے۔ اس کام میں اسے وقت تو لگا تھا لیکن بہرحال اس نے لارڈ سینڈیکیٹ میں اپنے لئے جگہ بنا لی تھی۔ امر ناتھ نے مزید کوشش کی اور پھر اس نے سوزے پیلس تک رسائی حاصل کر لی اور لارڈ گائزر کے نزدیک پہنچ گیا۔ سوزے پیلس میں چھ اہم ترین

افراد ہیں جو لارڈ گائزر کے رائٹ ہینڈز کے طور پر کام کرتے ہیں اور جنہیں سپیشل سکس کہا جاتا ہے۔ امر ناتھ نے اپنی کوششوں اور ذہانت سے کام لیتے ہوئے ان سکس افراد میں شمولیت اختیار کر لی اور لارڈ گائزر نے اس کی ذہانت اور اس کی طاقت کے ساتھ ساتھ لارڈ سینڈیکیٹ کے لئے وفاداری دیکھتے ہوئے اسے اپنے رائٹ ہنڈز میں ساتواں نمبر دے دیا۔ اب سوزے پیلس میں امر ناتھ سپیشل سیون کا حصہ بن چکا ہے۔ لارڈ گائزر ہر کام سے پہلے سپیشل سیون سے مشورہ لیتا ہے اور اس سے ہر بات شیئر کرتا ہے''۔ دھنی رام نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا جیسے بولتے بولتے تھک گیا ہو۔

''چپ کیوں ہو گئے ہو نانسنس۔ آگے بولو''...... شاگل نے اسے خاموش ہوتے دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

''لارڈ گائزر نے چند روز قبل سپیشل سیون کو ساتھ بٹھا کر میٹنگ کی تھی جناب۔ اس میٹنگ میں چار افراد کو چنا گیا تھا جنہیں یہ ٹاسک دیا گیا تھا کہ وہ پاکیشیا جا کر ٹاپ شوٹ فارمولا حاصل کرنے کا مشن مکمل کریں۔ لارڈ گائزر نے اس گروپ کو سپیشل فور کا نام دیا۔ اس گروپ میں امر ناتھ بھی شامل تھا۔ امر ناتھ اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کر کے اس سے اس کا ٹاپ شوٹ فارمولا جو ایک کمپیوٹرائزڈ ڈسک میں تھا حاصل کر کے باآسانی مشن مکمل کیا اور واپس کرانس پہنچ گئے۔ مشن

کے دوران امر ناتھ کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ فارمولے کی اہمیت کیا ہے لیکن جب ڈسک لے جا کر لارڈ گائزر کو دی گئی تو لارڈ گائزر نے اسے بتایا کہ ٹاپ شوٹ دنیا کے تمام میزائلوں سے زیادہ رینج اور طاقتور میزائل کا فارمولا ہے جسے پاکیشیا کا ایک سائنس دان اپنی نجی لیبارٹری میں خفیہ طور پر بنا رہا تھا۔ پاکیشیائی سائنس دان نے اس فارمولے کے بارے میں حکومت کو بھی نہیں بتایا تھا۔ اس کے فارمولے میں چونکہ کئی پیچیدگیاں تھیں اس لئے وہ خاموشی سے فارمولا مکمل کرنا چاہتا تھا۔ جب فارمولا مکمل ہو جاتا تو پھر وہ اسے پاکیشیائی حکومت کے حوالے کرنا چاہتا تھا اس لئے پاکیشیا کے کسی ریکارڈ میں اس فارمولے کا نام درج نہیں ہے۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کے تحت پاکیشیائی سائنس دان ایک ایسا میزائل بنانا چاہتا تھا جو دنیا کے تمام میزائلوں سے برق رفتار اور انتہائی تباہ کن ہو۔ صرف ایک میزائل سے ایکریمیا کی تمام ریاستوں کو تباہ کیا جا سکے۔ لارڈ گائزر کو اس بات کی بھنک مل گئی تھی کہ پاکیشیائی سائنس دان کا فارمولا مکمل ہو چکا ہے اور وہ اپنا فارمولا کسی بھی وقت پاکیشیائی حکومت کے حوالے کر سکتا ہے۔ لارڈ گائزر نے پہلے کرانس سے ایک گروپ کو اس سائنس دان کو ٹریس کرنے کے لئے بھیجا اور پھر جب اسے سائنس دان کا پتہ چل گیا تو اس نے اس گروپ کو واپس بلا لیا اور اس کی جگہ فوری طور پر سپیشل فور کو پاکیشیا بھیجا اور ان کے ذریعے وہ فارمولا حاصل کر لیا۔

لارڈ گائزر اس فارمولے کو عالمی منڈی میں فروخت کرنا چاہتا تھا تاکہ اس سے بے پناہ دولت کما سکے“...... دھنی رام نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

”ایک تو تم اپنی داستان طویل کرتے جا رہے ہو نانسنس اور بار بار درمیان میں رک جاتے ہو۔ تمہیں درمیان میں رکنے کی بیماری ہے کیا۔ نانسنس“...... اس رکتے دیکھ کر شاگل نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

”سس۔ سس۔ سوری جناب۔ میں سانس لینے کے لئے رکا تھا“...... دھنی رام نے خوف زدہ ہو کر کہا۔

”اب اگر تم رکے تو میں تمہارا سانس ہمیشہ کے لئے روک دوں گا۔ نانسنس۔ نجانے کافرستان سیکرٹ سروس میں کہاں کہاں سے احمق بھرتی ہونے آ جاتے ہیں اور پھر انہیں مجھے ہی بھگتنا پڑتا ہے“...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اب مجھے کیا دیکھ رہے ہو احمقوں کی طرح نانسنس۔ آگے بتاؤ“...... دھنی رام کو خاموش دیکھ کر شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ جب امر ناتھ کو اس فارمولے کی اہمیت کا علم ہوا تو اس نے یہ فارمولا کافرستان کے لئے حاصل کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ اس نے فارمولے کے بارے میں مجھے بتایا اور میں نے آ کر آپ کو بتایا۔ آپ نے بھی اس فارمولے میں دلچسپی لی تھی اور کہا

تھا کہ یہ فارمولا کافرستان کے شایان شان ہے اس لئے یہ فارمولا ہر صورت کافرستان پہنچنا چاہئے“...... دھنی رام نے کہا۔

”جانتا ہوں یہ سب۔ میں بھولا نہیں ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ امر ناتھ نے لارڈ گائزر سے فارمولا حاصل کیسے کیا ہے اور اب وہ خود کہاں ہے“...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لارڈ گائزر کی فارمولے کے سلسلے میں ایکریمین زیرو ایجنسی کے کرنل فرانک سے ڈیل ہو گئی تھی جناب۔ کرنل فرانک کو ایکریمین حکومت نے لارڈ گائزر سے ہر قیمت پر فارمولا حاصل کرنے کا ٹاسک دیا تھا اور اسے یہ بھی ہدایات دی گئی تھیں کہ فارمولا خفیہ طور پر ایکریمیا پہنچنا چاہئے اور کسی کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہئے کہ پاکیشیائی سائنس دان کا فارمولا ایکریمیا پہنچا ہے۔ کرنل فرانک نے لارڈ گائزر سے بات ضرور کی تھی لیکن لارڈ گائزر کو پے منٹ کرنے اور اس سے فارمولے کی ڈسک لینے کے لئے اس نے ایکریمین گریٹ سینڈیکیٹ کی خدمات حاصل کی تھیں۔ گریٹ سینڈیکیٹ جس کا سربراہ سٹیفن ہے۔ سٹیفن نے لارڈ گائزر کو پے منٹ کی اور لارڈ گائزر نے اسے ڈسک چند دن بعد دینے کا کہا۔ ان تمام باتوں کا امر ناتھ کو علم تھا۔ وہ لارڈ گائزر پر گہری نظر رکھ رہا تھا۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ سٹیفن نے لارڈ گائزر سے ڈسک کے حصوں کے لئے خود آنے کی بجائے اپنے بھروسے کے ایک آدمی کو کرانس بھیج دیا ہے۔ اس آدمی کا نام سپالٹو تھا۔ یہ اتفاق

ہی تھا کہ سپالٹو کو ایئر پورٹ سے لانے کی ذمہ داری امر ناتھ کو ہی دی گئی تھی۔ امر ناتھ اسے لے کر سوزے پیلس پہنچا اور لارڈ گائزر نے گریٹ سینڈیکیٹ کے چیف سٹیفن سے فون پر تصدیق کرنے کے بعد فارمولے کی ڈسک سپالٹو کے حوالے کر دی۔ سپالٹو کو واپس ایئر پورٹ پہنچانے کے لئے بھی لارڈ گائزر نے امر ناتھ کو ہی بھیجا تھا۔ امر ناتھ کو موقع مل گیا۔ اس نے راستے میں ہی سپالٹو کو ہلاک کیا اور اس کی لاش اپنے ایک خفیہ ٹھکانے پر لے گیا۔ وہاں اس نے سپالٹو سے فارمولے کی ڈسک حاصل کر کے اس کی لاش کو وہیں ٹھکانے لگا دیا۔ اسی دوران اسے سٹیفن کا فون آ گیا تو اس نے سپالٹو کی آواز میں سٹیفن کو یقین دلایا کہ وہ ایئر پورٹ پہنچ چکا ہے۔ اس کے بعد اس نے سپالٹو کا سیل فون توڑ کر پھینک دیا''...... دھنی رام نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب ڈسک اس کے پاس ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''یس چیف''...... دھنی رام نے کہا۔

''کیا وہ ڈسک لے کر ایکریمیا سے نکل آیا ہے''...... شاگل نے پوچھا۔

''نو چیف۔ ابھی نہیں''...... دھنی رام نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ کیا مطلب۔ اس نے فارمولے کی ڈسک حاصل کر لی ہے۔ وہ سوزے پیلس سے نکل آیا ہے پھر اسے واپس آنے

مین کیا دقت ہو رہی ہے۔ اسے تو ڈسک لے کر فوری طور پر کافرستان کے لئے روانہ ہو جانا چاہئے تھا۔ کیا مسئلہ ہے اس نانسنس کو''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے چیف''...... دھنی رام نے جھجکتے جھجکتے سے لہجے میں کہا۔

''مسئلہ۔ کیسا مسئلہ''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''سپالٹو کو جو کمپیوٹرائزڈ ڈسک دی گئی ہے۔ یہ بالکل ویسی ہی ڈسک ہے جو امر ناتھ نے سپیشل تھری کے ساتھ مل کر پاکیشیائی سائنس دان سے حاصل کی تھی اور لے جا کر لارڈ گائزر کے حوالے کر دی تھی۔ امر ناتھ نے اس ڈسک کو انتہائی باریک بینی سے چیک کرنے کے بعد مجھے بتایا ہے کہ یہ وہ ڈسک نہیں ہے جو اس نے لارڈ گائزر کو دی تھی''...... دھنی رام نے کہا تو شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ لارڈ گائزر نے سٹیفن اور کرنل فرانک کو نقلی ڈسک فراہم کی تھی''...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ امر ناتھ نے جو ڈسک لارڈ گائزر کو لے جا کر دی تھی اس ڈسک کے ایک کنارے پر ہلکی سی رگڑ کا نشان لگا ہوا تھا جو امر ناتھ نے پہچان کے لئے ایک دیوار سے رگڑ کر خود لگایا تھا۔

لارڈ گائزر نے سٹیفن کے آدمی کو جو ڈسک دی ہے اس میں اور اصل ڈسک میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن اس ڈسک پر رگڑ کا وہ نشان نہیں ہے جو اس نے لگایا تھا۔ اس کے مطابق لارڈ گائزر نے ڈسک بدل دی ہے“...... دھنی رام نے کہا۔

”ہونہہ۔ لارڈ گائزر، ایکریمین ایجنسی کے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کیسے کر سکتا ہے نانسنس۔ امر ناتھ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ اصل ڈسک ہی ہو گی۔ لارڈ گائزر کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ وہ سینڈیکیٹ کا چیف ضرور ہے لیکن وہ اصول پرست آدمی ہے۔ ایک بار جس کی اس سے ڈیل ہو جائے وہ اس سے کبھی دھوکہ نہیں کرتا اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ایکریمین زیرو ایجنسی دھوکہ دینا اس کے لئے کس قدر مہنگا پڑ سکتا ہے“...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”چیف یہ بھی تو ممکن ہے کہ لارڈ گائزر نے کسی دوسری ڈسک میں فارمولا کاپی کر کے دیا ہو“...... دھنی رام نے کہا۔

”نہیں۔ لارڈ گائزر ایسا انسان نہیں ہے۔ تم امر ناتھ سے کہو کہ وہ جلد سے جلد ڈسک لے کر یہاں پہنچ جائے۔ اگر ڈسک میں فارمولا کاپی کیا گیا ہو گا تو اس کا میں خود پتہ کرا لوں گا لیکن اسے فارمولے سمیت زیادہ دیر وہاں نہیں رکنا چاہئے۔ اسے میرا حکم پہنچاؤ کہ وہ جلد سے جلد یہاں پہنچے“...... شاگل نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں ابھی جا کر اسے کال کرتا ہوں اور اسے فوری

طور پر واپس بلاتا ہوں“...... دھنی رام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اس سے کہنا کہ وہ ڈسک لے کر سیدھا میرے پاس آئے۔ اسے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے“...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

”یس چیف“...... دھنی رام نے کہا۔

”اب تم جا سکتے ہو“...... شاگل نے مخصوص لہجے میں کہا تو دھنی رام سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اس نے شاگل کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور شاگل ایک بار پھر اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل پر جھک گیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصہ اور پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کچھ دیر فائل پڑھتا رہا لیکن فائل پر لکھے ہوئے الفاظ جیسے اسے سمجھ ہی نہیں آ رہے تھے۔ اس نے غصے سے فائل بند کی اور اسے اٹھا کر سائیڈ پر پڑی ہوئی باسکٹ میں ڈال دیا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر کے ریلیکس ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ سلیمان بازار سے سودا سلف لینے گیا ہوا تھا۔ دانش منزل سے نکل کر عمران نے پہلے اس ہوٹل میں جانے کا ارادہ کیا تھا جہاں اس کی نام نہاد بیوی موجود تھی لیکن پھر اس نے وہاں جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور سیدھا اپنے فلیٹ میں آ گیا۔ اس لڑکی کا معاملہ ایک تو خود اس کے ڈیڈی سر عبدالرحمٰن دیکھ رہے تھے اور پھر اس نے ٹائیگر کو بھی اس لڑکی کے بارے میں چھان بین کرنے کا کہہ دیا تھا۔ اس نے سوچا کہ جب تک ٹائیگر اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کا اس لڑکی سے دور رہنا ہی بہتر تھا ورنہ وہ اسے کسی اور معاملے میں بھی الجھا سکتی تھی۔

عمران صوفے پر بیٹھا اخبار دیکھ رہا تھا کہ کال بیل بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ سلیمان ابھی چند منٹ پہلے باہر گیا تھا۔ اسے سودا سلف لانا تھا۔ اس کی واپسی اتنی جلدی نہیں ہو سکتی تھی اور پھر کال

بیل بجانے کا انداز بھی سلیمان کا نہیں تھا۔ عمران نے اخبار سمیٹ کر میز پر رکھا اور پھر وہ اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کون ہے''...... دروازے کے قریب پہنچ کر عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔

''فوزیہ ہوں۔ دروازہ کھولو''...... باہر سے اسی لڑکی کی آواز سنائی دی جس نے سر سلطان، سر داور اور عبدالرحمٰن کے سامنے عمران کی بیوی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس لڑکی کی آواز سن کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے کچھ سوچا پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ باہر واقعی وہی لڑکی موجود تھی۔ اس کے ہاتھوں میں ایک سوٹ کیس تھا۔

''ہٹو پیچھے۔ مجھے اندر آنا ہے''...... فوزیہ نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔ اس نے سوٹ کیس نیچے رکھا اور پھر عمران کو دھکیل کر سائیڈ پر کرتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔

''ارے ارے۔ جان نہ پہچان۔ خواہ مخواہ کی مہمان۔ کون ہو اور اندر کیوں گھسی جا رہی ہو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''بکو مت۔ میں تمہاری بیوی ہوں۔ میرا سامان اندر لے آؤ۔ اب میں یہاں رہوں گی تمہارے ساتھ''...... فوزیہ نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''سس سس۔ سامان''...... عمران نے سر کھجایا پھر اس نے

دروازے کے پاس پڑے ہوئے سوٹ کیس کی طرف دیکھا اور پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے سوٹ کیس اٹھا لیا۔ سوٹ کیس خاصا وزنی تھا۔ وہ سوٹ کیس اٹھا کر اندر لے آیا۔ اس وقت تک فوزیہ سٹنگ روم میں داخل ہو چکی تھی اور سامنے پڑے ہوئے ایک صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ بڑی حقارت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہے تمہارا صابن دانی جتنا بڑا شاہی محل''......فوزیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''صابن دانی۔ کیا مطلب''......عمران نے چونک کر کہا۔

''تم نے شادی سے پہلے مجھے یہی بتایا تھا کہ تمہارے ڈیڈی کی بہت بڑی کوٹھی ہے مگر تم ان سے الگ ایک ایسے فلیٹ میں رہتے ہو جو شاہی فلیٹ ہے اور دنیا کا سب سے بڑا اور خوبصورت ترین لگژری فلیٹ ہے''......فوزیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو میں نے ایسا کہا تھا''......عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ تمہیں کیا ہوا۔ تم سینے پر کیوں ہاتھ رکھ رہے ہو۔ اوہ۔ کہیں تمہیں ہارٹ اٹیک تو نہیں ہوا ہے۔ فوری ڈاکٹر کو بلاؤ کہیں تم جیسا کلاؤن ڈیڈ باڈی میں نہ بدل جائے''......فوزیہ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھی جیسے وہ اسے سنبھالنا چاہتی ہو۔

''نہیں۔ کچھ نہیں ہوا ہے مجھے۔ اور تم نے کیا کہا مجھے۔ کلاؤن۔ میں تمہیں کلاؤن دکھائی دے رہا ہوں کیا''......عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم کلاؤن ہو۔ ایک دم کلاؤن''......فوزیہ نے کہا۔

''مطلب یہ کہ تم نے ایک کلاؤن سے شادی کی ہے''۔ عمران نے اسی طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم کلاؤن ہو لیکن چارمنگ کلاؤن۔ اسی لئے تو میں نے تم سے شادی کی تھی''......فوزیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واہ۔ کیا شان ہے۔ اب کلاؤن بھی چارمنگ ہونے لگے''۔ عمران نے کراہ کر کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو۔ تم میرے لئے کنگ چارمنگ ہو۔ آؤ ہم دونوں ڈانس کرتے ہیں''......فوزیہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا فوزیہ تیزی سے سائیڈ کارنس کی طرف بڑھی جہاں ای وی ڈی پلیئر پڑا ہوا تھا۔ اس نے ڈیک آن کیا اور پھر ساتھ ہی اس نے ڈی وی ڈی پلیئر آن کرتے ہی اس کا والیوم فل کھول دیا۔ ڈی وی ڈی پلیئر میں نجانے کون سی ڈی وی ڈی لگی ہوئی تھی کہ کمرہ یکلخت صحیح معنوں میں چڑیلوں اور بھوتوں کے شور سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے فوزیہ عمران پر اس طرح جھپٹی جیسے عقاب چڑیا پر جھپٹتا ہے اور پھر اس نے عمران کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر نہ صرف اپنے جسم کے قریب کر لیا بلکہ اس خوفناک انداز میں اچھلنے کودنے

لگی جیسے مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔

عمران نے فوراً آنکھیں بند کیں اور جسم ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اس نے شاید اس خوفناک اور جدید مخلوق کے مقابلے میں بے ہوش ہو جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔ لیکن فوزیہ نے عمران کی اس حالت پر کوئی توجہ نہ دی وہ عمران کو لئے اسی طرح مسلسل اچھلتی کودتی رہی لیکن جلد ہی اس کا سارا جوش ختم ہو گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر عمران کو صوفے پر اچھال دیا۔ عمران واقعی اس انداز میں صوفے کر پر گرا جیسے وہ بے ہوش ہو۔

"تم بہت چارمنگ ہو۔ کنگ چارمنگ۔ لیکن یہ تم نے کیا صدیوں پرانا لباس پہن رکھا ہے۔ اتار دو اسے۔ ابھی اتار دو"۔ فوزیہ نے ایک بار پھر عمران پر جھپٹتے ہوئے کہا اور اس نے عمران کو سیدھا کر کے اس کا کوٹ اتارنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ انتہائی تھرڈ کلاس لباس ہے تمہارا۔ اولڈ ڈریس"...... اس نے کہا اور اس نے عمران کی قمیض کے بٹنوں کی طرف ہاتھ بڑھائے۔ اب معاملہ واقعی عمران کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔ یہ مسز عمران تو واقعی کوئی خوفناک مخلوق ثابت ہو رہی تھی۔

"گھٹیا قمیض اور انتہائی پرانے زمانے کی پتلون"...... فوزیہ نے انتہائی برا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ عمران کی قمیض کے بٹن کھولنے کے لئے بڑھا تو عمران یوں اچھلا جیسے سپرنگ اچھلتا ہے۔

"ارے ارے۔ رکو۔ تم نے تو میرے ساتھ ڈانس کر لیا۔ اب میں تمہارے ساتھ ڈانس کرنا چاہتا ہوں۔ کیکڑا ڈانس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ بدلتا جا رہا تھا اور وہ واقعی موڈ میں آ گیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیکڑا ڈانس۔ یہ کیکڑا ڈانس کیا ہوتا ہے"۔ فوزیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیکڑا ڈانس تم نہیں جانتی۔ تم کس قدیم زمانے کی بدروح ہو۔ آؤ۔ میں تمہیں سکھاتا ہوں کیکڑا ڈانس"...... عمران نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے فوزیہ کے کیکڑا ڈانس نہ جاننے پر شدید مایوسی ہوئی ہو۔

"گڈ شو۔ ویری گڈ آئیڈیا مائی چارمنگ کلاؤن۔ تمہاری طرح کیکڑا ڈانس نام بھی بے حد چارمنگ ہے"...... فوزیہ نے انتہائی مسرت سے کندھے سکوڑتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نئے نام سے وہ واقعی بے حد لطف اندوز ہوئی ہو۔

عمران نے اسے پکڑ کر تیزی سے اٹھایا اور دوسرے لمحے کمرہ فوزیہ کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے اچھل کر اسے ہوا میں اٹھاتے ہوئے تیز چکر دیا تھا اور پھر اسے گھما کر یکلخت اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے لات جما دی اور فوزیہ کسی گیند کی طرح اُڑتی ہوئی صوفے سے ٹکرائی اور صوفے سمیت دوسری طرف الٹتی چلی گئی۔ اچانک لگنے والی لات کی ضرب نے اسے چیخنے پر مجبور کر

دیا تھا۔ وہ صوفے کے پیچھے سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ عمران نے لمبی چھلانگ لگائی اور پھر اس نے جھپٹا مار کر اسے پکڑا اور فوزیہ کا جسم فضا میں بلند ہو کر کسی لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے وہ سر کے بل فرش پر آنے ہی لگی تھی کہ عمران نے ایک بار پھر اچھل کر اسے لات مار دی اور فوزیہ کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اس بار گھومتی ہوئی پیچھے دیوار سے ٹکرائی۔

"یہ ہے کیکڑا ڈانس"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی فوزیہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور ایک بار پھر فوزیہ بری طرح سے ہاتھ پاؤں پٹختی ہوئی چھت کی طرف بلند ہوئی اور تیزی سے نیچے آئی ہی تھی کہ عمران نے ہاتھ کی تھپکی دی اور اس بار فوزیہ کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے اس کے جسم سے روح نکل رہی ہو اور وہ اُڑتی ہوئی سامنے راہداری میں جا گری۔

"یہ کیکڑا ڈانس کا پہلا سٹیپ ہے بے بی۔ آؤ اب میں تمہیں دوسرا سٹیپ سکھاتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جان بوجھ کر آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"اوہ۔ نو۔ نو۔ تم ظالم ہو۔ تم نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے"...... فوزیہ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھی اور بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔

"ارے ارے۔ رکو۔ کہاں جا رہی ہو۔ وہ کیکڑا ڈانس۔

ارے"...... اسے بھاگتے دیکھ کر عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن فوزیہ اب بھلا کہاں رکنے والی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور پھر زور سے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

"حیرت ہے۔ کیا یہ بھاگنے کے لئے ہی مسز بنی تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ زور سے دروازہ بند ہونے سے اس کا لاک خود لگ جاتا تھا اس لئے عمران دروازے کی طرف جانے کی بجائے واپس پلٹا اور پھر وہ الٹا ہوا صوفہ درست کرنے لگا۔ اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی۔ کال بیل کی مخصوص آواز سن کر عمران اچھل پڑا۔

"ارے باپ رے۔ یہ تو جولیا کے کال بیل بجانے کا انداز ہے۔ یہ اس وقت کہاں سے آ گئی"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھا۔

"کون ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"جولیا ہوں"...... باہر سے جولیا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ جولیا کے بولنے کے انداز سے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس نے کیتھرین عرف فوزیہ کو اس کے فلیٹ سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر لاک کھول کر دروازہ کھولا تو باہر جولیا اور صفدر دونوں موجود تھے۔ جولیا اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھی جبکہ صفدر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"ارے۔تم دونوں۔ اس وقت"...... عمران نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں۔ ہمارا اس وقت آنا تمہیں ناگوار کیوں گزرا ہے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں نے ایسا کب کہا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"کون تھی وہ لڑکی"...... جولیا نے عمران کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"لڑکی۔ کون لڑکی"...... عمران نے جان بوجھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہی۔ جو ابھی تمہارے فلیٹ سے نکل کر گئی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فلیٹ سے نکل کر گئی ہے۔ کون نکل کر گئی ہے۔ کہاں گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم سیڑھیاں چڑھ کر گیلری میں آئے تو ہم نے آپ کے فلیٹ کا دروازہ کھلتے اور ایک غیر ملکی لڑکی کو باہر جاتے دیکھا تھا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"غیر ملکی لڑکی۔ اوہ نہیں۔ وہ کسی اور کے فلیٹ سے نکلی ہو گی۔ میں تو فلیٹ میں صدیوں سے اکیلا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بکو مت۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے اسے تمہارے فلیٹ سے

نکلتے دیکھا ہے اور وہ بے حد گھبرائی ہوئی تھی۔ انتہائی خوفزدہ انداز میں بھاگتی ہوئی یہاں سے گئی ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ میں نے تو کسی کو یہاں سے بھاگتے ہوئے نہیں دیکھا"...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"سچ سچ بتاؤ کون تھی وہ۔ ورنہ......" اس بار جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔تم تو خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہی ہو۔ اور تم دونوں باہر کیوں کھڑے ہو۔ آؤ اندر آؤ۔ اندر چل کر بات کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھورتی ہوئی اندر آ گئی۔ صفدر بھی اس کے ساتھ اندر آ گیا اور عمران نے دل ہی دل میں جل تو جلال تو کا ورد کرنا شروع کر دیا۔ وہ دروازہ بند کر کے پلٹا اور پھر ڈھیلے قدموں سے چلتا ہوا سٹنگ روم کی طرف آ گیا۔

"ہونہہ۔ تو وہ یہاں اپنا سامان لے کر آئی تھی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"سس سس۔ سامان۔ کون سا سامان"...... عمران نے ہکلا کر کہا۔

"یہ سوٹ کیس اسی لڑکی کا ہے نا"...... جولیا نے سائیڈ پر پڑے سوٹ کیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔نہیں۔ ایک لڑکی یہاں بھلا سوٹ کیس کیوں لائے گی۔ یہ تو سلیمان کا ہے۔ وہ گاؤں جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس نے

اپنا سامان پیک کر کے سوٹ کیس یہاں رکھ دیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر میں وہ اپنا سامان لے کر یہاں سے روانہ ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کہاں ہے سلیمان۔ میں اس سے پوچھتی ہوں کہ یہ اس کا سوٹ کیس ہے یا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ۔ باہر گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باہر کہاں"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"ادھار سامان لینے تاکہ اس کے جانے کے بعد مجھے کسی سے ادھار لینے کی ضرورت نہ پڑے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ کب تک آئے گا وہ"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی گیا ہے۔ آنے میں دیر لگے گی اسے۔ ہو سکتا ہے کہ چار پانچ گھنٹے لگ جائیں یا پھر شام ہی ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اس کے آنے تک میں یہیں اس کا انتظار کروں گی"...... جولیا نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ دو چار دن یا پورا ہفتہ نہ آیا تو"...... عمران نے کہا۔

"جب تک وہ نہیں آ جاتا میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ سمجھے تم"۔ جولیا نے غرا کر کہا۔

"سس سس۔ سمجھ گیا"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"کیا سمجھ گئے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ ایک طرف گھر والی اور دوسری طرف باہر والی کا معاملہ شروع ہونے والا ہے"...... عمران نے کراہ کر کہا۔

"گھر والی۔ باہر والی۔ کیا مطلب"...... جولیا نے کہا۔

"یہ سب چھوڑو۔ تم بتاؤ۔ آج سورج کس طرف سے نکلا ہے جو تم میرے فلیٹ میں رونق افروز ہو گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہم آپ سے ایک اہم بات ڈسکس کرنے آئے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے کہا۔

"پہلے آپ اس لڑکی کے بارے میں بتائیں۔ کون تھی وہ اور آپ نے اسے ایسا کیا کہہ دیا ہے جو وہ اس طرح ڈرے ہوئے انداز میں چیختی ہوئی آپ کے فلیٹ سے نکل کر بھاگ گئی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"اگر تم دونوں سچ سنے بغیر نہیں رہ سکتے تو سنو۔ میں اسے کیکڑا ڈانس سکھا رہا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ وہ سمجھدار ہے جلد ہی کیکڑا ڈانس سیکھ جائے گی لیکن وہ پہلے ہی اسٹیپ سے ڈر کر بھاگ گئی"...... عمران نے کہا۔

"کیکڑا ڈانس۔ یہ کون سا ڈانس ہے اور تم اسے ڈانس کیوں سکھا رہے تھے کیا تم نے ڈانس اکیڈمی کھول لی ہے یا تم ڈانس انسٹرکٹر ہو۔ بولو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیکڑا ڈانس کیا ہے۔ یہ تو میں تمہیں سکھاتے ہوئے سمجھا سکتا ہوں جس طرح میں نے مسز عمران کو سکھانے کی کوشش کی تھی لیکن

یہ سوچ لو کہ تم نے بھی پہلے اسٹیپ پر بھاگ جانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نہیں بھاگتی۔ اور یہ کیا کہا تم نے۔ مسز عمران۔ کون مسز عمران۔ مطلب کیا ہے تمہارا مسز عمران کہنے سے''...... جولیا نے پہلے منہ بنا کر اور پھر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کا دعویٰ ہے کہ میں نے اس سے کورٹ میرج کی ہے اور وہ میری قانونی بیوی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''بیوی۔ کب کی ہے تم نے اس سے شادی۔ کیوں کی ہے تم نے اس سے شادی۔ جواب دو مجھے۔ بولو''...... جولیا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ تم تو لٹھ لے کر میرے سر پر سوار ہو گئی ہو۔ میں نے نہیں اس نے مجھ سے شادی کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس نے کی ہے یا تم نے کی ہے۔ اس میں کون سی دو باتیں ہیں''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''دو نہیں۔ تین بلکہ چار پانچ باتیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''چار پانچ باتیں۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ مجھے سیدھے سیدھے بتاؤ کہ تم نے اس سے کب اور کیوں شادی کی ہے۔ کہاں سے ملی تھی تمہیں وہ حرافہ''...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ یوں مٹھیاں بھینچ رہی تھی جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ اس لڑکی کا منہ ہی نوچ لے۔

''پہلے تم آرام سے بیٹھ جاؤ''...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم مجھے پر غرا رہے ہو۔ اس حرافہ کے لئے بولو''...... جولیا نے کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں بیٹھ جاؤ''...... عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا تو جولیا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کا رنگ بدل گیا۔ دوسرے لمحے وہ صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھ گئی لیکن اس کے چہرے پر بدستور پریشانی اور یاس کے تاثرات تھے اور اس کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔

''یہ کیا چکر ہے عمران صاحب''...... صفدر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''گھن چکر ہے پیارے۔ بلکہ اسے تم گھن چکری کہو تو بے جا نہ ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''گھن چکری۔ میں سمجھا نہیں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گھن چکر مذکر ہوتا ہے تو ظاہر ہے اس کی مؤنث گھن چکری ہی ہو گی''...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”تم مجھے سیدھے سیدھے بتاؤ۔ ورنہ میں چلی جاتی ہوں اور پھر میں کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گی“...... جولیا نے ایک بار پھر بھڑکتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا“...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”جب تک تم مجھے سب کچھ اور سچ سچ نہیں بتاؤ گے میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ سمجھے تم“...... جولیا نے غرا کر کہا۔

”تو پھر چپ چاپ بیٹھ جاؤ اور میری بات غور سے سنو“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اسے واقعی جولیا کے انداز پر غصہ آ رہا تھا جو بار بار بھڑک رہی تھی۔ جولیا کو کول ڈاؤن کرنے کا یہی آسان نسخہ تھا کہ اس سے ایسے ہی لہجے میں بات کی جائے ورنہ اسے کنٹرول کرنا واقعی مشکل تھا۔

”اس نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے کافرستان میں اس سے شادی کی ہے۔ اس کے پاس میرج سرٹیفکیٹ بھی ہے“۔ عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ ایک بار پھر بدلنے لگا۔

”میرج سرٹیفکیٹ۔ اگر اس نے آپ پر محض الزام لگایا ہے تو پھر اس کے پاس میرج سرٹیفکیٹ کہاں سے آ گیا۔ کیا وہ دستاویز نقلی ہے“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ اس کے پاس اصلی سرٹیفکیٹ ہے اور اس سرٹیفکیٹ پر

جن گواہان کے نام درج ہیں وہ بھی میرے جاننے والے ہیں۔ ان سب کا بھی یہی کہنا ہے کہ میری واقعی اس لڑکی سے شادی ہوئی ہے“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں ساری باتیں تفصیل سے بتانی شروع کر دیں۔ اس کی باتیں سن کر جولیا کا غصہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ عمران نے انہیں یہ بھی بتا دیا کہ وہ لڑکی یہاں آئی تھی اور اس نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور وہ یہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

”آخر یہ لڑکی ہے کون اور اگر تم نے اس سے شادی نہیں کی تو پھر وہ یہ دعویٰ کیوں کر رہی ہے اور وہ میرج سرٹیفکیٹ اور گواہان۔ کیا وہ سب جھوٹے ہیں“...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ان میں سے کوئی جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ ہی میرج سرٹیفکیٹ غلط ہے لیکن یہ سب پری پلانڈ منصوبہ ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”آپ کا مطلب ہے سوچی سمجھی سازش“...... صفدر نے چونک کر کہا۔

”ہاں“...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”لیکن ایسا کون کر سکتا ہے اور یہ سب کیسے ممکن ہو سکتا ہے“...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”کیا تم یقین سے کہہ سکتی ہو کہ تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا صفدر اصلی صفدر ہے“...... عمران نے کہا۔

"صفدر۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا تو صفدر بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ صفدر نہیں۔ اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے"...... عمران نے کہا تو نہ صرف جولیا بلکہ صفدر بھی اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ میں ہی صفدر ہوں"...... صفدر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ جولیا اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

"لیکن سوچو۔ اگر تمہارے میک اپ میں کوئی اور ہوتا تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے کسی نے آپ کا میک اپ کیا اور پھر اس نے اس کیتھرین سے شادی کر لی اور آپ کے میک اپ کی وجہ سے ان گواہان کو آپ کا ساتھ دینا پڑا جو آپ کو بخوبی جانتے ہیں"۔ صفدر نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اب تمہاری عقل کی بیٹری چارج ہوئی ہے ورنہ پہلے شاید ڈاؤن ہو گئی تھی"...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا کون انسان ہو سکتا ہے جس نے آپ کا میک اپ

کیا ہو اور وہ آپ کے ان جاننے والوں سے ملا ہو۔ کیا انہیں اس عمران پر شک نہ ہوا ہو گا کہ وہ آپ نہیں کوئی اور ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شک ہوا ہوتا تو میرج سرٹیفکیٹ نہ بنتا اور گواہان اس بات کی تصدیق نہ کرتے کہ میری اس لڑکی سے شادی ہوئی ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ تو واقعی بے حد خطرناک بات ہے۔ کسی نے تمہارا میک اپ کیا اور پھر تمہارے روپ میں اس نے تمہارا نام ہی استعمال کرتے ہوئے ایک غیر ملکی لڑکی سے شادی کر لی۔ تمہارے میک اپ میں رہ کر تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اگر اس نے تمہارا میک اپ کیا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہاری آواز کی نقل کرنا بھی بخوبی جانتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ شکل سے زیادہ میری آواز ہی میری پہچان ہے۔ جس نے بھی میرا میک اپ کیا ہے اس نے سب سے زیادہ میری آواز اور میرے بولنے کے انداز پر ہی ورک کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن دنیا میں ایسا کون سا انسان ہو سکتا ہے جو آپ کو اس قدر نزدیک سے جانتا ہو کہ اس نے آپ کے میک اپ میں سب کو احمق بنا دیا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا جواب فوزیہ عرف کیتھرین ہی دے سکتی ہے۔ وہ اس

کھیل کا حصہ ہے اور وہ یقیناً سب کچھ جانتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم نے اسے بھگایا کیوں۔ اسے روکتے اور اس کی گردن پکڑ کر اس سے سب کچھ اگلوا لیتے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ کام میں نے ٹائیگر پر چھوڑ دیا ہے۔ وہ جلد ہی اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لے گا اور پھر اس کا سارا کچا چٹھا ہمارے سامنے آ جائے گا کہ وہ یہ سب کیوں اور کس کے کہنے پر کر رہی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر وہ بھی اس دھوکے میں ہوئی کہ اس نے تم سے شادی کی ہے تو پھر تم کیا کرو گے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تو پھر صبر شکر کر کے اسے اپنا کر یہاں لے آؤں گا۔ تم تو حامی بھرتی نہیں۔ کم از کم شہیدوں کی لسٹ میں تو میرا نام آ ہی جائے گا چاہے عارضی ہی سہی''...... عمران نے کہا تو صفدر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی جبکہ جولیا کے چہرے پر ایک بار پھر غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''تم اسے یہاں لا کر تو دیکھو۔ اسے چیر کر نہ رکھ دیا تو میرا نام جولیا نا نہیں''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''تو کیا نام رکھو گی پھر اپنا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا سر''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''نہیں۔ یہ اچھا نام نہیں ہے۔ کوئی اور نام سوچو''...... عمران نے کہا اس سے پہلے کہ ان میں مزید بات ہوتی اسی لمحے سامنے میز پر پڑے ہوئے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور سیل فون اٹھا لیا۔ سیل فون کی سکرین پر ٹائیگر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''ٹائیگر کی کال ہے۔ شاید اسے کوئی کلیو ملا ہے''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''عمران بول رہا ہوں ٹائیگر''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''باس۔ میں نے اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ کیا نام ہے اس کا اور اس کا تعلق کہاں سے ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اس کا اصل نام کالپرا ہے باس اور یہ ایکریمین نژاد کافرستانی لڑکی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو جولیا اور صفدر بھی چونک پڑے جو لاؤڈر سے ٹائیگر کی آواز بخوبی سن رہے تھے۔

''ایکریمین نژاد کافرستانی لڑکی۔ اوہ۔ کہیں یہ وہ کالپرا تو نہیں ہے جو کافرستان سیکرٹ سروس کے نئے سپیشل فارن گروپ کے لئے کام کرتی ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ یہ وہی لڑکی ہے اور اسے شاگل نے خصوصی طور پر آپ کو ہلاک کرنے کے لئے پلاننگ کے تحت یہاں بھیجا ہے''۔

ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ جولیا اور صفدر نے ٹائیگر کی باتیں سن کر غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"شاگل نے اسے میری ہلاکت کے لئے بھیجا ہے۔ میں سمجھا نہیں۔ تفصیل بتاؤ۔ تمہیں یہ ساری انفارمیشن کہاں سے ملی ہے اور تم یہ کیسے کہہ رہے ہو کہ کیتھرین، شاگل کے کہنے پر یہاں مجھے ہلاک کرنے کے لئے آئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تفصیل طویل ہے باس۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کے پاس آ جاؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آ جاؤ۔ میں فلیٹ میں ہی ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یس باس۔ میں آدھے گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

"مجھے تو یہ سن کر انتہائی حیرت ہو رہی ہے کہ یہ سارا چکر شاگل کا چلایا ہوا ہے لیکن اس نے ایسا کیوں کیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اس کے پیچھے ضرور اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہو گا ورنہ اتنا لمبا اور گہرا چکر چلانا اس کے لئے بھی اتنا آسان نہیں ہے اس نے یہ چکر چلانے کے لئے باقاعدہ ورک کیا ہو گا اور پھر ہر

ل سے اطمینان کرنے کے بعد ہی اس نے اس لڑکی کو یہاں ہا ہو گا تا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے"...... عمران لے کہا۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ لڑکی یہاں تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آئی ہے تو میں اسے یہاں سے نہ جانے دیتی۔ فوراً گولی مار یتی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ابھی وہ یہیں ہے۔ جب چاہے مار دینا اسے گولی لیکن ڈیڈی کی نظروں سے بچ کر۔ اگر انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی بہو کو تم نے گولی ماری ہے تو وہ تمہیں فوراً گرفتار کر لیں گے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"دیکھا جائے گا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اچھا تم کہہ رہے تھے کہ تم مجھ سے کسی اہم سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہو۔ کہیں میرے چکر میں وہ اہم بات بھول تو نہیں گئے"۔ عمران نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ ایشیا کے سائنس دان ڈاکٹر شہریار کو جانتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ڈاکٹر شہریار۔ یہ تو پاکیشیا کے معروف سائنس دان ہیں جنہوں نے پاکیشیا کے مفادات کے لئے بہت کچھ کیا ہے لیکن چند سال پہلے ان کی بیوی اور دو بیٹے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے

تھے جس سے وہ اس قدر دل گرفتہ ہوئے کہ انہوں نے نہ صرف لیبارٹری سے استعفیٰ دے دیا بلکہ سائنسی میدان سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کش ہو گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اسی ڈاکٹر شہریار کی بات کر رہا ہوں۔ ان کی ایک بیٹی زندہ ہے جو ان کے ساتھ رہتی تھی اور ان کے پاس چونکہ خاصی زمین جائیداد تھی اس لئے ان کا گزر بسر بخوبی ہو رہا تھا''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ لیکن تم ان کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں قتل کر دیا گیا ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''قتل کر دیا گیا ہے۔ کب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں قتل ہوئے آج دسواں روز ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن تم دونوں ڈاکٹر شہر یار کو کیسے جانتے ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر شہر یار کو قتل کیا گیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اور مس جولیا چند روز پہلے چیف سے اجازت لے کر آؤٹنگ کے لئے شمالی علاقے میں گئے تھے۔ ہمارے ساتھ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی تھے۔ واپسی پر ہم ایک ویران سڑک سے گزر رہے تھے تو ہمیں بیچ سڑک پر ایک لڑکی پڑی ہوئی دکھائی دی تھی۔ وہ زخمی اور بے ہوش پڑی ہوئی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ کون تھی وہ''...... عمران نے اسی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

''ہم اسے نہیں جانتے تھے۔ کار روک کر جب ہم اس کے پاس گئے تو وہ تقریباً مردہ حالت میں پڑی ہوئی تھی۔ اسے گولیاں ماری گئی تھیں۔ میں نے اس کی نبض چیک کی تو معلوم ہوا کہ ابھی وہ زندہ ہے چنانچہ ہم نے اسے فوری طور پر اٹھایا اور اپنی کار میں ڈال کر شہر لے آئے۔ اس کی حالت چونکہ انتہائی خراب تھی اس لئے میں نے اسے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں ایڈمٹ کرا دیا۔ ڈاکٹر اس لڑکی کی حالت دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔ وہ اس کا علاج کرنے سے انکار کر رہے تھے کہ یہ پولیس کیس ہے لیکن جب صفدر نے انہیں سپیشل فورس کا بتایا تو وہ فوراً اس لڑکی کا علاج کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ لڑکی کا کئی گھنٹوں تک آپریشن کیا گیا۔ اس کے جسم سے چار گولیاں نکلیں۔ جو اس کے کاندھوں اور ٹانگوں میں لگی تھیں۔ اس کا چونکہ بہت خون ضائع ہو گیا تھا اس لئے اس کے بچنے کی امید بے حد کم تھی لیکن اللہ نے کرم کیا اور اس کی جان بچ گئی اور آج چار روز بعد اسے ہوش بھی آ گیا ہے ورنہ ہم اس کی طرف سے تقریباً مایوس ہی ہو گئے تھے۔ متعلقہ ڈاکٹر نے جب اس لڑکی کے ہوش میں آنے کی اطلاع دی تو میں اور صفدر اس ہسپتال پہنچ گئے اور اس لڑکی سے ملے۔

لڑکی بے حد ڈری اور سہمی ہوئی تھی۔ وہ کھل کر بات نہیں کر رہی تھی لیکن جب ہم نے اسے بھی سپیشل فورس کا بتایا تو اس کی ڈھارس بندھ گئی اور پھر وہ آہستہ آہستہ ہم سے باتیں کرنے لگی، اس نے ہمیں جو کچھ بتایا وہ ہمارے رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے کافی تھا''...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا بتایا ہے اس نے''...... عمران نے کہا جو خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

''اس نے بتایا کہ اس کا نام شمرین ہے اور وہ ڈاکٹر شہریار کی بیٹی ہے۔ وہ دونوں دارالحکومت کے پوش علاقے میں رہتے ہیں، ڈاکٹر شہریار نے اپنے لئے ماسقند کی پہاڑیوں جسے جھیلوں کا علاقہ بھی کہا جاتا ہے کے پاس ایک اور گھر بنا رکھا ہے اور وہ شمرین کے ساتھ دارالحکومت کی بجائے زیادہ تر اسی گھر میں رہنا پسند کرتے ہیں جہاں ہر طرف خاموشی ہے۔ ان کے ساتھ چار ملازم بھی وہیں رہتے ہیں۔ جس روز ہمیں شمرین زخمی حالت میں سڑک پر پڑی ہوئی ملی تھی۔ اس سے پچھلی رات ان کی رہائش گاہ پر چند نامعلوم افراد نے حملہ کیا تھا۔ انہوں نے ملازموں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان افراد نے ڈاکٹر شہر یار کو پکڑ کر اس پر بہیمانہ انداز میں تشدد کرنا شروع کر دیا تھا۔ ڈاکٹر شہر یار کے ساتھ انہوں نے شمرین کو بھی پکڑ کر باندھا تھا اور اس پر بھی بے پناہ تشدد کیا تھا۔ وہ ڈاکٹر شہر یار سے ان کا نیا ایجاد شدہ فارمولا مانگ رہے تھے۔ شمرین کے بیان کے مطابق قومی لیبارٹری چھوڑنے کے بعد بھی ڈاکٹر شہر یار نے اپنا کام نہیں چھوڑا تھا۔ انہوں نے اپنی محنت اور دولت سے جھیلوں کے پاس جو رہائش گاہ بنائی تھی اس کے نیچے تہہ خانے میں ایک جدید اور بڑی ریسرچ گاہ بھی بنا لی تھی جہاں وہ دن رات کام کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ اس ریسرچ گاہ میں وہ سرکاری اجازت کے بغیر خاموشی سے کام کر رہے تھے اور ملک وقوم کے لئے بڑی اور اہم ایجاد میں مصروف تھے جس میں وہ کامیاب ہو گئے تھے۔

حملہ آور ان کا وہی فارمولا ان سے حاصل کرنا چاہتے تھے جسے ڈاکٹر شہر یار انہیں دینے سے انکار کر رہے تھے اور انہیں ان افراد سے شدید تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ان افراد نے ڈاکٹر شہر یار کو دہشت زدہ اور مجبور کرنے کے لئے شمرین کو ان کی آنکھوں کے سامنے گولیاں مار دی۔ اپنی بیٹی کو گولیاں لگتے دیکھ کر ڈاکٹر شہر یار کے ہوش اُڑ گئے تھے۔ ان افراد نے شمرین کو گولیاں مار کر یہ سمجھ لیا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکی ہے۔ اس لئے انہوں نے شمرین کی لاش باہر پھنکوا دی۔ شمرین زندہ تھی اور چار گولیاں لگنے کے باوجود اس نے ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور وہاں سے بھاگ کر پہاڑی علاقے میں آ گئی اور پھر وہ پہاڑی راستوں سے گزرتی ہوئی سڑک پر آ گئی تا کہ کسی کی مدد حاصل کر سکے لیکن اس وقت تک اس کا بہت زیادہ خون نکل چکا تھا اور اس پر شدید نقاہت طاری ہو گئی تھی

اس لئے وہ سڑک پر گر گئی اور پھر وہیں کسی کے آنے کا انتظار کرتے کرتے بے ہوش ہو گئی''...... جولیا نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر شہر یار کی رہائش گاہ اور اس سڑک کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جہاں سے تمہیں شمرین زخمی حالت میں ملی تھی''۔ عمران نے پوچھا۔

''تقریباً چار کلو میٹر۔ نجانے اس حالت میں وہ اتنی دور تک کیسے پہنچ گئی تھی''...... صفدر نے کہا۔

''یہ اس کی بہادری ہے کہ اس نے اتنی دور زخمی حالت میں سفر کیا۔ بہرحال شمرین نے یہ نہیں بتایا کہ اس کے والد نے کون سا فارمولا بنایا تھا جس کے لئے وہ نامعلوم افراد نے ان کے گھر دھاوا بولا تھا''...... عمران نے کہا۔

''شمرین کے کہنے کے مطابق وہ کسی تیز رفتار اور انتہائی طاقتور میزائل کا فارمولا ہے جو اب تک کے بنائے گئے دنیا کے تمام میزائلوں سے کہیں زیادہ تیز رفتار اور جدید ہے۔ ڈاکٹر شہریار نے اس میزائل کا نام ٹاپ شوٹ تجویز کیا تھا''...... جولیا نے کہا تو ٹاپ شوٹ کا نام سن کر عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ٹاپ شوٹ۔ شمرین نے ٹاپ شوٹ نام ہی بتایا تھا نا''۔ عمران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس نے یہی نام بتایا تھا اور کہا تھا کہ چونکہ اس کے

والد نے فارمولا مکمل کر لیا تھا اس لئے وہ جلد ہی یہ فارمولا حکومت کے حوالے کرنے والے تھے تاکہ اس ایجاد کے لئے تاریخ میں ان کا نام سنہرے حرف میں لکھا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کرانس پہنچنے والا فارمولا وہی ٹاپ شوٹ فارمولا ہے جس کے بارے میں ایکریمین فارن ایجنٹ جارج نے بتایا تھا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو جولیا اور صفدر چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ ڈاکٹر شہریار کا ٹاپ شوٹ فارمولا کرانس پہنچ چکا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم دونوں کے آنے سے پہلے چیف کی کال آئی تھی۔ چیف نے مجھے تفصیل بتائی تھی کہ ایکریمین فارن ایجنٹ جارج نے انہیں اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سے ایک فارمولا حاصل کیا گیا ہے جو کرانس کے لارڈ گائزر سینڈیکیٹ نے حاصل کیا ہے اور وہ یہ فارمولا عالمی منڈی میں انتہائی مہنگی قیمت پر فروخت کر رہا ہے جسے ایکریمیا کی زیرو ایجنسی کا چیف کرنل فرانک خرید رہا ہے اور اس سلسلے میں اس کی کرانس کے لارڈ گائزر سے ڈیل بھی ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں جارج سے ہونے والی تمام باتوں سے آگاہ کر دیا۔

''چیف نے سرداور سے بات کی تھی جو پاکیشیا کے تمام سائنس دانوں کے انچارج ہیں اور پاکیشیا کے تمام فارمولوں کے خصوصی

انچارج بھی۔ لیکن سرداور ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ چیف نے مجھ سے بھی پوچھا تھا تو میں نے انکار کر دیا تھا کیونکہ میرے پاس بھی ایسے کسی فارمولے کی کوئی اطلاع نہیں تھی‘‘...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

’’اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر شہر یار کی رہائش گاہ پر لارڈ گائزر کے آدمیوں نے حملہ کیا تھا‘‘...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

’’حالات تو یہی بتا رہے ہیں لیکن یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ ڈاکٹر شہریار نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا اور خاموشی سے اس فارمولے پر کام کر رہے تھے تو پھر اس فارمولے کی خبر اتنی دور کرانس تک کیسے پہنچ گئی کہ لارڈ گائزر سینڈیکیٹ نے فارمولے کے حصول کے لئے وہاں آدمی بھیج دیئے‘‘...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

’’شمرین نے بتایا ہے کہ اس کے والد کے ساتھ ان کا ایک اسسٹنٹ بھی تھا جس کا نام مقصود یامی ہے۔ اس کا کسی غیر ملکی کمپنی میں ویزا لگ گیا تو اس نے ڈاکٹر شہریار کو چھوڑ دیا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ اس نے ہی ڈاکٹر شہریار اور اس کے فارمولے کے بارے میں کسی کو بتایا ہو اور یہ بات لیک آؤٹ ہوتے ہوئے لارڈ گائزر تک پہنچ گئی ہو‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’یہی ہوا ہو گا۔ بہرحال اب پتہ چلا ہے کہ ٹاپ شوٹ فارمولا ہے کیا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’شمرین چار گولیاں لگنے کے باوجود زندہ بچ جانے میں کامیاب ہوگئی ہے ورنہ وہ بھی اس پہاڑی رہائش گاہ میں ہلاک ہو جاتی تو شاید ہی کسی کو پتہ چلتا کہ وہاں کیا ہوا ہے اور پاکیشیا کا کس قدر قیمتی اور اہم فارمولا اُڑا لیا گیا ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’اب شمرین کی حالت کیسی ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’اب وہ خطرے سے باہر ہے لیکن جو کچھ اس کے سامنے ہوا تھا اس کی وجہ سے وہ ابھی تک صدمے میں ہے‘‘...... جولیا نے جواب دیا۔

’’مجھے اس سے ملنا ہو گا اور ہمیں اس رہائش گاہ میں بھی جانا ہو گا جہاں یہ سارے واقعات پیش آئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس رہائش گاہ سے ہمیں مجرموں کے خلاف ایسے ثبوت مل جائیں جن سے پتہ چل سکے کہ ان کا تعلق کس سے تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ لارڈ گائزر نے یہاں کسی مقامی گروپ سے یہ کام کرایا ہو۔ ہمیں ان تمام ذرائع کا پتہ لگانا ہے جن سے فارمولا پاکیشیا سے نکل کر کرانس پہنچا تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’چونکہ شمرین نے کہا تھا کہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے اور ڈاکٹر شہریار اس پر ذاتی طور پر کام کر رہے تھے اس لئے ہم نے یہ سب کچھ چیف کو بتانے سے پہلے تمہیں بتانا مناسب سمجھا تھا۔ اسی لئے ہم یہاں آئے تھے۔ تم نے بتایا ہے کہ چیف پہلے سے ہی ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں

جانتے ہیں اس لئے اب انہیں ان تمام باتوں سے آگاہ کرنا بے حد ضروری ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ تم چیف کو کال کر کے ساری صورتحال سے آگاہ کر دو۔ یہ انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے۔ چیف یقیناً اس کے لئے ایکشن لے گا۔ اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ فارمولے کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کرانس یا ایکریمیا بھیجتا ہے یا پھر فارن ایجنٹس کو متحرک کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں چیف کو ساری تفصیل بتا دیتی ہوں لیکن یہ سب میں ٹائیگر کی آمد کے بعد کروں گی تاکہ مجھے بھی پتہ چل سکے کہ شاگل نے تمہارے خلاف سازش کا جال کیوں بنا ہے اور وہ تمہیں ایک لڑکی کے ہاتھوں کیوں ہلاک کرانا چاہتا ہے''...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی۔

''ٹائیگر نے شاید دور سے ہی تمہاری آواز سن لی ہے اس لئے وہ فوراً پہنچ گیا ہے حالانکہ ابھی صرف بیس منٹ ہوئے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ نے شاید بیل بجانے کی انداز سے اندازہ لگایا ہے کہ یہ بیل ٹائیگر نے ہی بجائی ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں کیپٹن شکیل کی طرح چہرہ شناس تو نہیں بن سکا جو خاص طور پر میرا چہرہ دیکھ کر میرے دل کی بات کا پتہ لگا لیتا ہے لیکن میں کال بیل شناس ضرور ہو گیا ہوں۔ کوئی بھی بیل بجائے

مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ بیل کا بٹن کس نے پریس کیا ہے''۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ جولیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

''آپ بیٹھیں۔ میں دیکھتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے جھپٹ کر یوں فون اٹھا لیا جیسے وہ فون کی گھنٹی کے بجنے کا ہی انتظار کر رہا ہو کہ کب فون کی گھنٹی بجے اور وہ رسیور اٹھائے۔

''شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے مخصوص کرخت اور رعب دار لہجے میں کہا۔

''لارز بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے لارز کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ تم۔ میں تو دھنی رام کی کال کا انتظار کر رہا تھا اور تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو نانسنس۔ کیا تمہیں کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''غضب ہو گیا ہے چیف۔ پاکیشیا میں کالپرا کا راز کھل گیا ہے اور عمران کو پتہ چل گیا ہے کہ کالپرا کو اس کے خلاف آپ نے استعمال کیا تھا''...... لارز نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا تو

شاگل بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کالپرا کا راز کھل ہے۔ کیسے کھل گیا اس کا راز اور عمران کو کیسے معلوم ہوا کہ کالپرا کو میں نے اس کے خلاف استعمال کیا تھا''...... شاگل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ سب مانگی کی وجہ سے ہوا ہے چیف۔ مانگی نے عمران کے شاگرد ٹائیگر کے سامنے منہ کھول دیا ہے''...... لارز نے کہا۔

''مانگی۔ کیا مطلب۔ مانگی نے منہ کیسے کھول دیا اور عمران کا شاگرد اس تک کیسے پہنچ گیا۔ کیا وہ یہاں کافرستان آیا تھا''۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ مانگی کو میں نے کالپرا کی حفاظت کے لئے پاکیشیا بھیجا تھا''...... لارز نے کہا تو شاگل کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

''تم نے مانگی کو پاکیشیا بھیجا تھا نانسنس۔ تم نے مجھ سے پوچھے بغیر پاکیشیا کیوں بھیج دیا۔ کیا تم اتنے بااختیار ہو گئے ہو جو تم مجھ سے پوچھے بغیر کوئی بھی کام اپنی مرضی سے کرتے رہو۔ بولو۔ جواب دو مجھے۔ نانسنس''...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''سس۔ سس۔ سوری چیف۔ میں نے مانگی کو احتیاطاً بھیجا تھا تاکہ وہ کالپرا کی نگرانی کر سکے اور مشکل وقت مین وہ اس کی مدد کر سکے''...... شاگل کا غصہ دیکھ کر لارز نے لرزتے ہوئے کہا۔

''یو نانسنس۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ تم نے اسے میری

اجازت کے بغیر بھیجا کیوں۔ کس اتھارٹی کے تحت تم نے ایسا کیا ہے۔ مجھے اس بات کا جواب دو“...... شاگل نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

”چچ۔ چچ۔ چیف۔ وہ۔ وہ“...... لارز نے بری طرح سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اسے شاگل کی بات کا جواب نہیں مل رہا تھا کہ وہ اسے کیا جواب دے۔

”وہ وہ مت کرو۔ مجھے جواب دو۔ اگر تم نے مجھے جواب نہ دیا تو میں تمہارا کورٹ مارشل کر دوں گا اور تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا نانسنس“...... شاگل نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

”سس۔ سس۔ سوری چیف۔ غلطی ہو گئی“...... لارز سے کچھ نہ بن پڑا تو اس نے اپنی غلطی تسلیم کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔

”غلطی۔ یہ تمہاری غلطی نہیں بہت بڑا جرم ہے لارز۔ تم نے میرے دیئے ہوئے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور یہ بہت بڑا جرم ہے اور شاگل کسی مجرم کو معاف نہیں کرتا۔ میں ابھی تمہارے خلاف چارج شیٹ تیار کرتا ہوں اور تمہارا کورٹ مارشل کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ تمہیں اس جرم کی سخت سے سخت سزا دی جائے گی اور میری کوشش ہو گی کہ یہ سزا موت سے کم نہ ہو“۔ شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

”نن نن۔ نہیں نہیں۔ چیف۔ مجھے اتنی بڑی سزا نہ دیں۔ مجھ

سے غلطی ہو گئی۔ بہت بڑی غلطی۔ میں اپنی اس غلطی کی آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ مجھے معاف کر دیں چیف۔ پلیز مجھے معاف کر دیں“...... لارز نے رو دینے والے انداز میں کہا۔

”مجھے تفصیل بتاؤ۔ عمران کا شاگرد مانگی تک کیسے پہنچا“۔ شاگل نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”مانگی نے پاکیشیا پہنچ کر میک اپ کر لیا تھا چیف۔ وہ ایک عام مقامی آدمی کے روپ میں تھا۔ جس ہوٹل میں کالپرا ٹھہری ہوئی تھی۔ مانگی نے بھی اسی ہوٹل میں کالپرا کے سامنے والا روم بک کرایا ہوا تھا تاکہ وہ کالپرا کی آسانی سے نگرانی کر سکے۔ آج دوپہر کے وقت کالپرا کسی کام سے باہر گئی تھی۔ مانگی اس کے پیچھے جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے وہاں ایک آدمی کو چیک کیا جسے وہ عمران کے ساتھی ٹائیگر کی حیثیت سے جانتا تھا۔ ٹائیگر کو وہاں دیکھ کر مانگی کا ماتھا ٹھنکا اور اس نے کالپرا کے پیچھے جانے کی بجائے ٹائیگر کی نگرانی شروع کر دی۔ ٹائیگر وہاں شاید عمران کی ہدایات پر کالپرا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آیا تھا۔ کالپرا کے وہاں سے جاتے ہی ٹائیگر اس فلور پر پہنچ گیا جہاں کالپرا کا روم تھا۔ مانگی واپس اپنے روم میں آ گیا۔ اس نے جب ماسٹر کی، کی مدد سے ٹائیگر کو کالپرا کے روم میں جاتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ ٹائیگر ضرور کالپرا کے سامان کی تلاشی لینا چاہتا ہے۔ اسے خطرہ ہوا کہ کہیں ٹائیگر کو کالپرا کے روم سے ایسا کچھ نہ مل جائے جس سے

کالپرا کسی خطرے میں آ جائے اس لئے اس نے ٹائیگر کو روکنے اور اسے گولی مارنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر وہ اپنے کمرے سے نکل کر ماسٹر کی سے کالپرا کے روم کا دروازہ کھول کر اس کے پیچھے اندر چلا گیا۔ اس نے ٹائیگر کو کور کرنا چاہا لیکن ٹائیگر کو اس کی آمد کا پتہ چل گیا تھا۔ دونوں میں زبردست فائٹ ہوئی۔ ٹائیگر کے مقابلے میں مانگی کمزور پڑ گیا اور اس سے مار کھا گیا۔ ٹائیگر نے اسے قابو کیا اور پھر وہ مانگی کو بے ہوش کر کے اپنے کسی نامعلوم ٹھکانے پر لے گیا۔ پھر ٹائیگر نے مانگی پر انتہائی خوفناک تشدد کیا تو مانگی اسے سب کچھ بتانے پر مجبور ہو گیا''...... لارز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے شاگل کا چہرہ انتہائی بھیانک ہو گیا تھا جیسے وہ اس طرح سے دانت کچکچا رہا تھا کہ اگر لارز اس کے سامنے ہوتا تو وہ سچ مچ اس کی بوٹیاں نوچ لیتا۔

''تمہیں ان سب باتوں کا علم کیسے ہوا ہے''...... شاگل نے خونخوار بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے پوچھا۔

''مانگی کو جہاں قید کیا گیا تھا۔ ٹائیگر اسے وہاں بے ہوش کر کے چھوڑ گیا تھا۔ ٹائیگر کے جانے کے بعد مانگی کو ہوش آیا تو اس نے خود کو رسیوں سے آزاد کرا لیا۔ ٹائیگر نے اس کی تلاشی لی تھی لیکن اس نے مانگی کے جوتے چیک نہیں کئے تھے جس کی ایک ایڑی میں مائیکرو ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ مانگی نے رسیوں سے آزاد ہوتے ہی اپنے بوٹ کی ایڑی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس نے مجھ

سے رابطہ کر کے مجھے ساری تفصیل بتا دی''...... لارز نے کہا۔

''کیا اب بھی وہ وہیں قید ہے یا وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا ہے''...... شاگل نے اسی انداز میں پوچھا۔

''نو باس۔ وہ ابھی قید میں ہی ہے۔ جس روم میں اسے قید کیا گیا ہے وہاں سے نکلنے کا اسے راستہ نہیں مل رہا۔ وہ ٹائیگر کی واپسی کا انتظار کر رہا ہے کہ جیسے ہی ٹائیگر وہاں آئے گا وہ اس پر حملہ کر دے گا اور پھر اسے ہلاک کر کے ہی وہاں سے نکلنے کا موقع مل جائے گا''...... لارز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے میرے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے لارز۔ عمران کو جب پتہ چلے گا کہ اس کے خلاف سارا جال میرا پھیلایا ہوا ہے تو وہ آندھی اور طوفان کی طرح یہاں پہنچ جائے گا اور ہر ممکن طریقے سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ میں نے اس کے خلاف یہ ساری گیم کیوں کھیلی تھی۔ یہ سب تمہاری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے لارز۔ تمہاری وجہ سے اب نجانے مجھے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑے لیکن تم یہ بات کان کھول کر سن لو۔ تمہارے اس جرم کی سزا تمہیں ضرور ملے گی۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے شوٹ کروں گا۔ دیکھتا ہوں اب تمہیں میرے ہاتھوں سے کون بچاتا ہے نانسنس''...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

”ناسس۔ یہ خود کو نجانے کیا کیا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے افراد کو تو چن چن کر ہلاک کر دینا چاہئے۔ عقل ہے نہیں اور خود کو چیف شاگل سے برتر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے عمران کے خلاف زبردست پلاننگ کی تھی اور اس نانسنس نے ایک جھٹکے میں میرے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا“...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے اسے یہ سب کچھ خود تک محدود رکھنے کے لئے کہا تھا پھر اس نانسنس نے یہ باتیں مانگی کو کیوں بتا دیں اور اس نانسنس نے بھی منہ کھولنے میں دیر نہ لگائی“...... شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے کھا جانے والی نظروں سے فون سیٹ کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”شاگل بول رہا ہوں“...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”دھنی رام بول رہا ہوں جناب“...... دوسری طرف سے دھنی رام کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

”تم۔ تم نے اتنی دیر سے فون کیوں کیا ہے نانسنس۔ میں کب سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا تھا۔ کہاں تھے تم۔ کیا کر رہے تھے“...... شاگل نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میں کافی دیر سے آپ کا نمبر ملا رہا تھا چیف۔ لیکن

آپ کا نمبر بزی تھا“...... دھنی رام نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ نمبر بزی تھا تو کیا تم خود یہاں نہیں آ سکتے تھے۔ تمہارے پاؤں میں چھالے پڑے ہوئے تھے یا کسی نے تمہاری ٹانگیں توڑ دی ہیں جو تم چل نہیں سکتے تھے“...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

”سس۔ سس۔ سوری چیف“...... دھنی رام نے کہا۔

”شٹ اپ یو نانسنس۔ تم لوگوں کے پاس جب کوئی جواب نہیں ہوتا تو سوری چیف کا راگ الاپنا شروع ہو جاتے ہو۔ بولو کیا ہوا ہے امر ناتھ کا وہ کافرستان واپسی کے لئے روانہ ہوا ہے یا نہیں“...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”ایک بری خبر ہے چیف“...... دھنی رام نے ڈرتے ڈرتے کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تم جیسے نانسنس سے اور امید بھی کیا کی جا سکتی ہے۔ بکو کون سی بری خبر ہے“...... شاگل نے کہا۔

”امر ناتھ کو جو ڈسک ملی ہے اس میں فارمولا نہیں ہے چیف“۔ دھنی رام نے کہا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ایسا کیسے ممکن ہے۔ لارڈ گائزر ایکریمین ایجنسی کو اتنا بڑا دھوکہ کیسے دے سکتا ہے“...... شاگل نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میں نہیں جانتا چیف۔ لیکن امر ناتھ نے اس ڈسک کو چیک کیا

ہے۔ ڈسک بلینک ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک اور بھی خبر دی ہے چیف‘‘...... دھنی رام نے کہا۔

’’کیا ہے وہ خبر۔ کیا کیا ہے اس نانسنس نے‘‘...... شاگل نے اسی انداز میں کہا۔

’’کرانس میں لارڈ گائزر اور ایکریمیا میں کرنل فرانک کو ہلاک کر دیا گیا ہے‘‘...... دھنی رام نے کہا تو شاگل ایسے اچھلا جیسے دھنی رام نے رسیور سے نکل کر اس کے سر پر چپت مار دی ہو۔

’’کیا۔ کیا مطلب۔ کس نے ہلاک کیا ہے ان دونوں کو اور کیوں‘‘...... شاگل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

’’اس کے بارے میں ابھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا چیف۔ وہ چاہتا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو وہ ایک بار پھر سپیشل فور کے روپ میں سوزے پیلس جا سکتا ہے تاکہ اس بات کا پتہ چلا سکے کہ لارڈ گائزر کو کس نے ہلاک کیا ہے اور لارڈ گائزر نے سپالٹو کو بلینک ڈسک کیوں دی تھی‘‘...... دھنی رام نے کہا۔

’’ہونہہ۔ اگر وہ ایسا کر سکتا ہے تو کرنے دو اسے۔ مجھے ہر حال میں فارمولا چاہئے۔ ہر حال کا مطلب ہر حال میں ہوتا ہے۔ سمجھے تم‘‘...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’لیس چیف۔ میں کال کر کے ابھی اسے بتا دیتا ہوں کہ وہ کچھ بھی کرے لیکن اسے ہر صورت میں فارمولے کی ڈسک حاصل کرنی ہے۔ چاہے اس کے لئے اسے سوزے پیلس کی ایک ایک اینٹ ہی

کیوں نہ اکھاڑنی پڑے‘‘...... دھنی رام نے کہا۔

’’اس سے کہنا کہ اب وہ اس وقت تک تم سے رابطہ نہ کرے جب تک کہ وہ فارمولے کی ڈسک حاصل نہ کر لے۔ اگر کسی کو معلوم ہو گیا کہ وہ ہمارا ایجنٹ ہے تو کرانس میں طوفان آ جائے گا اور لارڈ گائزر کی ہلاکت میں ہمارا ہی ہاتھ سمجھا جائے گا‘‘۔ شاگل نے کہا۔

’’لیس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں اسے آپ کا حکم پہنچا دوں گا اور وہ آپ کے حکم پر عمل بھی کرے گا‘‘...... دھنی رام نے کہا اور شاگل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

’’ہونہہ۔ کل جتنا اچھا خوشخبریوں کا دن تھا آج اتنی ہی بری خبریں مل رہی ہیں۔ پہلے کالپرا کا راز اوپن ہونا اور اب یہ کہ امر ناتھ کو بھی فارمولا نہیں ملا ہے۔ یہ سب ہیں ہی احمق۔ نانسنس‘‘...... شاگل نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سائیڈ باسکٹ میں پڑی ہوئی ایک فائل اٹھائی اور اسے کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ تو انتہائی حیرت انگیز اور عجیب بات ہے کہ آپ کو ہلاک کرنے کے لئے شاگل نے یہ سب کیا تھا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے دانش منزل پہنچا تھا اور اس نے بلیک زیرو کو جولیا، صفدر اور ٹائیگر سے ہونے والی تمام باتوں سے آگاہ کر دیا تھا۔

عمران نے بلیک زیرو کو بتایا تھا کہ کیتھرین کا اصل نام کالپرا ہے جو کافرستان سیکرٹ سروس کے سپیشل فارن گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ ٹائیگر کے ہاتھ اس کا ساتھی مانگی لگ گیا تھا جس پر اس نے تشدد کر کے اس سے سب کچھ اگلوا لیا تھا۔ مانگی نے ٹائیگر کو بتایا تھا کہ شاگل نے اپنے سپیشل فارن گروپ کے ایک ایجنٹ لارز اور کالپرا کے ساتھ مل کر پلاننگ کی تھی کہ کالپرا کو اگر کسی طرح سے عمران کے پاس بھیج دیا جائے تو وہ عمران کے ساتھ رہ کر اسے ہلاک کر سکتی ہے۔ وہ عمران کو چائے یا کھانے میں زہر ملا کر بھی

دے سکتی ہے اور اسے نیند کی حالت میں گولی بھی مار سکتی ہے۔ اس کے لئے کالپرا کا عمران کے نزدیک رہنا ضروری تھا اور عمران کے نزدیک جانے کا ایک ہی راستہ تھا کہ اسے پاکیشیا عمران کی بیوی بنا کر بھیج دیا جائے۔ پیچھے ایسا سیٹ اپ بنایا جائے کہ عمران لاکھ تصدیق کر لے تو اسے یقین کرنا پڑے کہ واقعی اس نے کالپرا سے شادی کی تھی۔ ٹائیگر نے بتایا کہ مانگی کے مطابق شاگل نے ان چار افراد کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں جو عمران کو بخوبی جانتے تھے اور عمران بھی ان پر بے حد بھروسہ کرتا تھا۔ شاگل کو یہ بھی پتہ چل چکا تھا کہ عمران ان دنوں کافرستان میں ایک ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ چونکہ کسی سرکاری مشن پر نہیں تھا اس لئے شاگل اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ عمران کے خلاف حرکت میں آیا تو عمران کو اس بات کی خبر ہو جاتی ہے اور عمران نے اس کے ہاتھوں سے چکنی مچھلی کی طرح پھسل جانا ہے۔ اس لئے اس نے عمران کے خلاف یہ منصوبہ بنایا تھا کہ کالپرا کے ہاتھوں اسے پاکیشیا میں ہی ہلاک کرا دیا جائے۔ اس ڈرامے کے لئے کالپرا کے بوائے فرینڈ لارز نے عمران کا میک اپ کیا تھا۔ وہ عمران کے قد کاٹھ کا تھا اور اس میں بھی ایسی خوبیاں موجود تھیں کہ وہ عمران کی آواز کی بھی بخوبی نقل کر سکتا ہے۔ شاگل نے عمران پر گہری نظر رکھی ہوئی تھی کہ وہ کب کافرستان سے واپس پاکیشیا جاتا ہے اور پھر جیسے ہی شاگل کو اطلاع ملی کہ عمران واپس پاکیشیا کے

لئے روانہ ہو گیا ہے تو شاگل نے فوراً لارز کو میک اپ کرایا اور اسے عمران کے روپ میں کالپرا کے ساتھ سیٹھ عاصم کے پاس بھیج دیا۔ اس کے بعد عمران باقی افراد سے ملا اور پھر لارز نے عمران کے روپ میں ان چاروں افراد کو اپنے گواہ بنا کر کورٹ میرج کر لی جس کے نتیجے میں اصلی میرج سرٹیفکیٹ جاری کر دیا گیا۔ اس سر ٹیفکیٹ پر لارز نے عمران کے اصل دستخط بھی کئے تھے جس کے لئے شاید اس نے انتہائی پریکٹس کی تھی اور وہ ہو بہو عمران جیسے دستخط کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے عمران کو یہ بھی بتایا کہ مانگی، لارز کا بہترین دوست ہے اس لئے اس نے اسے یہ ساری باتیں بتا دی ہیں ورنہ چیف شاگل نے لارز کو سختی سے منع کر رکھا ہے کہ یہ راز وہ کسی کو نہ بتائے۔ لارز نے اپنے طور پر مانگی کو پاکیشیا میں کالپرا کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا لیکن یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ وہ ٹائیگر کے ہاتھ لگ گیا اور ٹائیگر کے لئے اس کی زبان کھلوانا مشکل ثابت نہ ہوا تھا۔

''ہاں حیرت تو مجھے بھی ہو رہی ہے۔ شاگل میرے ساتھ ایسی حرکت کرے گا مجھے اس کی کوئی توقع نہ تھی''...... عمران نے کہا۔

''کیا مانگی نے ٹائیگر کو یہ نہیں بتایا کہ شاگل نے یہ سب کیوں کیا تھا۔ اس سارے کھیل کے پیچھے اس کا اصل مقصد کیا تھا''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ مانگی کے مطابق شاگل صرف میری ہلاکت چاہتا

ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کے خیال میں شاگل آپ کو ہلاک کرنے کے لئے ایسا عجیب کھیل کھیل سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ شاگل اس قدر احمق نہیں ہے کہ وہ ایسا حماقت بھرا کام صرف میری ہلاکت کے لئے کرے۔ اس سارے کھیل کے پیچھے ضرور اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔ وہ مقصد کیا ہے اس کا مجھے ابھی کوئی اندازہ نہیں ہے لیکن میں یہ بات ضرور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ شاگل کی یہ پلاننگ کسی اہم وجہ سے ہے۔ شاید وہ جان بوجھ کر مجھے شادی کے اس معاملے میں پھنسانا چاہتا ہے تاکہ میں یہاں الجھا رہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو اس طرح الجھا کر وہ کیا حاصل کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔

''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ ورنہ شاگل اتنا پاگل نہیں ہے کہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے وہ یہ سب کچھ کرے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے اندازے کے مطابق پردہ داری کیا ہو سکتی ہے''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تو جب پردہ ہٹے گا تو پتہ چلے گا''...... عمران نے جواباً مسکرا کر کہا۔

''اور یہ پردہ ہٹائے گا کون''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''شاگل''......عمران نے کہا۔

''شاگل۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ کہیں آپ اسے کال کرنے کا تو نہیں سوچ رہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''صرف سوچ نہیں رہا۔ میں اسے کال کرنے لگا ہوں۔ ابھی پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کے گھونسلے میں بیٹھا انڈے سینچ رہا ہے اور ان انڈوں سے کون سا جانور نکلنے والا ہے''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''ان انڈوں سے مگر مچھ کے بچے نکل آئے تو''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو مجھے کیا۔ مگر مچھ بڑے ہو کر خود ہی شاگل جیسے پاگل کو نگل جائیں گے''......عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے اشارہ کیا تو بلیک زیرو نے ٹیلی فون اس کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور پھر وہ نمبر پریس کرنے لگا۔

''شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس''۔ رابطہ ملتے ہی شاگل کی پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی کیونکہ عمران نے اس کا ڈائریکٹ نمبر ملایا تھا۔

''ارے۔ میں نے تو پاگل خانے کا نمبر ملایا تھا جہاں کا ایک بڑا پاگل مگر مچھ کے انڈوں پر بیٹھا انڈے سینچ رہا ہے''......عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ عمران نے رابطہ ملتے ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

''اوہ تم''...... دوسری طرف سے شاگل کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی جس نے عمران کی آواز پہچان لی تھی۔

''ہاں۔ ایک پاگل کو میرے سوا اور کون فون کر سکتا ہے''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ تم مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتے''......شاگل کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تو کیسے بات کر سکتا ہوں۔ کیا میں آ کر تمہارے کان پکڑوں یا تمہیں ٹانگوں سے پکڑ کر الٹا لٹکا کر بات کروں''......عمران نے اسی انداز میں کہا تو دوسری طرف سے شاگل کی غرانے کی آواز سنائی دی۔

''میں جانتا ہوں کہ تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے''...... چند لمحوں بعد شاگل نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

''عقل مندوں کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے لیکن تم تو......'' عمران نے کہا۔

''میری بات دھیان سے سنو عمران۔ اب جب سب کچھ تمہارے سامنے آ گیا ہے تو میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ یہ سارا چکر میرا ہی چلایا ہوا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ تم کسی طرح سے ہلاک ہو جاؤ لیکن تم نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔

میری ہر کوشش ناکام ہو جاتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر بار ایسا ہو۔ کسی دن تو مجھے ایسا موقع مل ہی جائے گا جب تمہاری لاش میرے قدموں میں پڑی ہو گی اور میں تمہاری لاش پر پاؤں رکھ کر قہقہے لگا رہا ہوں گا''...... شاگل نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''خواب دیکھنا اچھی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس خواب کو میں ایک روز حقیقت میں بھی بدلوں گا دیکھ لینا تم''...... شاگل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''اس گھٹیا اور احمقانہ حرکت کا مقصد نہیں بتاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''سوائے اس کے میرا اور کوئی مقصد نہیں تھا کہ تم ہلاک ہو جاؤ''...... شاگل نے کہا۔

''تم شاید سمجھ رہے ہو کہ میں تمہاری طرح پاگل ہوں کہ تم جو کہو گے میں تمہاری بات آسانی سے مان جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''مت مانو۔ مجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے''...... شاگل نے غرا کر کہا۔

''میں نے تمہاری دم پر اس بار کب پاؤں رکھا تھا جو تم اس حد تک مجھ سے تنگ آ گئے کہ تم نے میری ہلاکت کا پلان بنا لیا اور وہ بھی اس قدر گھٹیا پلان''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تم میرے ازلی دشمن ہو اور مجھے جب بھی موقع ملے گا میں تمہیں ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا چاہے مجھے اس سے بھی گھٹیا طریقے کیوں نہ استعمال کرنے پڑیں۔ سمجھے تم۔ ناؤ گڈ بائی''...... شاگل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے زور سے فون کا رسیور رکھ دیا۔

''بڑی جلدی رکھ دیا اس نے رسیور۔ میں تو اسے دیپک راگ اور بھیرویں سنانے کا پروگرام بنا رہا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اس نے جو بھرویں سنائی ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''انتہائی فضول بھیرویں تھی۔ جس کے نہ تال مل رہے تھے اور نہ سُر''...... عمران نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ آپ کو یہ لگتا ہے کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''کچھ نہیں۔ وہ بہت کچھ چھپا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو اندازہ ہے کہ ایسی کیا بات ہو سکتی ہے جو وہ آپ سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ میں ابھی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں نہیں مارنا چاہتا۔ مجھے اس سے زیادہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی فکر ہے۔ میں اسی پر اب پوری توجہ دینا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ابھی تک تو یہی پتہ چل رہا ہے کہ فارمولے کی ڈسک ایکریمیا کے گریٹ سینڈیکیٹ کے چیف سٹیفن کے پاس ہے۔ کیا آپ اس سے فارمولا حاصل کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نجانے میرا دل کیوں نہیں مان رہا ہے کہ فارمولا سٹیفن کے پاس ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''اس میں ماننے یا نہ ماننے والی کون سی بات ہے۔ اب تک کے حالات تو یہی بتا رہے ہیں کہ فارمولا اس مڈل مین کے پاس ہی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب اتنا آسان نہیں ہے بلیک زیرو۔ لارڈ گائزر اور کرنل فرانک دو بڑی طاقتوں کے نام ہیں جن کے خلاف اس قدر جارحانہ کھیل آسان نہیں ہے اور وہ بھی سٹیفن کے لئے۔ اگر بفرض محال یہ سب سٹیفن نے کرایا بھی ہو تو پھر اسے فوری طور پر کہیں روپوش ہونا پڑے گا۔ جس طرح کرنل فرانک اپنے مخصوص آدمیوں سے راز نہیں چھپاتا تھا اسی طرح لارڈ گائزر کا بھی کوئی ہمراز ہو گا۔ اگر ایسا ہوا تو ان کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل نہیں ہو گا کہ یہ چکر کس کا چلایا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں سٹیفن کو ایکریمیا میں تو کیا اسرائیل میں بھی پناہ نہیں ملے گی''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے خیال میں اگر یہ کام سٹیفن نے نہیں کیا ہے تو پھر ان دو بڑی طاقتوں سے کون ٹکرانے کی ہمت کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہر بات کا پتہ دانش منزل میں بیٹھ کر نہیں چلتا۔ اس کے لئے عملی قدم اٹھانے پڑتے ہیں۔ سچ کہوں تو جوتے گھسانے پڑتے ہیں اور لیلیٰ کو پانے کے لئے جنگلوں اور صحراؤں کی خاک چھاننی پڑتی ہے۔ پاؤں میں چھالے پڑ جاتے ہیں پھر بھی لیلیٰ ہاتھ نہیں آتی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا سمجھ گئے''...... عمران نے ہونقوں کے انداز میں کہا۔

''یہی کہ آپ لیلیٰ کی تلاش میں صحراؤں اور جنگلوں میں جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بڑا اور تگڑا چیک دینے کا وعدہ کرو تو ابھی چلا جاتا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''ابھی صرف وعدہ ہی کر سکتا ہوں۔ چیک آپ کو واپسی پر ہی ملے گا''...... بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔

''گڈ شو۔ تو میں چلا جاؤں گا۔ کرنا بھی کیا ہے جا کر ایک لیلیٰ کی تلاش کرنی ہے وہ بھی اپنے لئے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''ٹرانسمیٹر کال ہے۔ میں دیکھتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا

ایجنٹ سے معلومات حاصل کرائی ہیں جو اسرائیل میں زیرو ایجنسی کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ اوور“...... جارج نے کہا۔

”کیا پتہ چلا ہے اس کے بارے میں۔ اوور“...... ایکسٹو نے پوچھا۔

”سپیشل ایجنٹ کو علم ہوا تھا کہ لارڈ پیلس سے سپیشل سیون میں سے سپیشل فور سپالٹو کو ایئر پورٹ چھوڑنے گیا تھا۔ اور سپالٹو نے اپنے سیل فون کے جس نمبر سے ایکریمیا میں سٹیفن کو جو کال کی تھی وہ ایئر پورٹ سے نہیں بلکہ ایک خاص مقام سے کی گئی تھی۔ سپیشل ایجنٹ نے اس جگہ کو ٹریس کیا اور پھر وہاں پہنچ کر اس نے تحقیقات کیں تو اسے وہاں سے سپالٹو کی لاش مل گئی۔ اسے اس ٹھکانے سے ایسے بہت سے شواہد ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ سپیشل فور جس کا نام میگر تھا وہ ہلاک ہو چکا ہے اور اس کی جگہ کافرستان کے ایک ایجنٹ امرناتھ نے لے لی ہے اور وہی میگر کی جگہ سپیشل فور کے روپ میں لارڈ پیلس جاتا تھا۔ اس کے علاوہ سپیشل ایجنٹ کو وہاں سپالٹو کی جو لاش ملی ہے وہ بھی میک اپ میں تھی۔ سپیشل ایجنٹ نے اس کا چہرہ صاف کیا تو پتہ چلا کہ ہلاک ہونے والے سپالٹو کی بجائے زیرو ایجنسی کا ایجنٹ ہارلٹ تھا جس نے سپالٹو کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے لی تھی اور سپالٹو بن کر کرانس گیا تھا۔ اوور“...... جارج نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیا مطلب۔ زیرو ایجنسی کے ایجنٹ نے سپالٹو کی جگہ کیوں لی

تھی۔ اوور“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”جب مجھے ہارلٹ کا پتہ چلا تو میں نے کرنل فرانک کے آفس کی تلاشی لی۔ اس کے آفس سے مجھے ایک ڈائری ملی ہے جس میں اس نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ اس نے تحریر کیا ہے کہ وہ فارمولا ذاتی طور پر حاصل کر کے ایکریمیا کو فروخت کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ ایکریمیا سے منہ مانگی قیمت وصول کر سکے۔ اس نے ڈبل گیم کھیلی تھی۔ ایک طرف اس نے گریٹ سینڈیکیٹ کو ہائر کر کے اس کے ذریعے لارڈ گائزر سے فارمولے کا سودا کرایا تھا اور پھر اس نے گریٹ سینڈیکیٹ کا بھی خاتمہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس لئے اسے جب معلوم ہوا کہ سٹیفن اپنی جگہ اپنے کسی آدمی کو لارڈ گائزر کے پاس بھیجنا چاہتا ہے تو اس نے ہارلٹ سے کہہ کر سپالٹو کو ٹریس کرایا اور اسے اس کے فلیٹ میں ہلاک کرا دیا اور پھر ہارلٹ، سپالٹو کے میک اپ میں سٹیفن کے پاس پہنچ گیا۔ کرنل فرانک کو سٹیفن نے بتایا تھا کہ وہ فارمولے کے لئے اپنے دو خاص آدمیوں میں سے کسی ایک کو بھیجے گا جن میں ایک سپالٹو اور دوسرا مکانزو تھا۔ ہارلٹ نے سپالٹو کی جگہ لی تھی۔ اگر اس کی جگہ مکانزو کو کرانس بھیجا جاتا تو ہارلٹ اسے ہلاک کر دیتا اور اس کی جگہ خود مکانزو بن جاتا۔ فارمولا کرنل فرانک تک پہنچ جاتا اور کرنل فرانک کو گریٹ سینڈیکیٹ کو ختم کرنے کا موقع مل جاتا۔ اوور“...... جارج نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کرنل فرانک ڈبل گیم کھیل رہا تھا تاکہ

وہ ہاتھ بھی چھپے رہیں جن کے ذریعے اس تک فارمولا پہنچنا تھا۔ اوور“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یس چیف۔ جارج نے کہا۔

”اب کرنل فرانک کے ساتھ ہارلٹ بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اسے ہلاک کرنے والا امر ناتھ ہے جو کافرستانی ایجنٹ ہے اور فارمولا اس کے ہاتھ بھی نہیں آیا ہے۔ اوور“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یس چیف۔ اوور“...... جارج نے جواب دیا۔

”کیا اس بات کا پتہ چلا ہے کہ امر ناتھ کافرستان میں کس کے لئے کام کرتا ہے۔ اوور“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”یس چیف۔ سپیشل ایجنٹ کو ملنے والے دستاویزات کے مطابق اس ایجنٹ کا تعلق کافرستان سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل یا پھر اس سروس کے سپیشل گروپ کے انچارج دھنی رام کو جواب دہ ہے۔ اوور“...... جارج نے کہا۔

”تو کیا سپالٹو میرا مطلب ہے کہ کرنل فرانک کے ایجنٹ ہارلٹ کو اسی کافرستانی ایجنٹ نے ہلاک کیا ہے اور وہ بلینک ڈسک اس کے پاس ہے جو لارڈ گائزر نے سپالٹو کو دی تھی۔ اوور“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”یس چیف۔ ہمارے ایجنٹ کو بلینک ڈسک وہیں سے ملی تھی جو کافرستانی ایجنٹ نے چیک کرنے کے بعد توڑ کر وہیں پھینک دی

تھی۔ اوور“...... جارج نے کہا۔

”اوکے۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ لارڈ گائزر زندہ ہے اور اس نے اپنی ہلاکت کا صرف ڈرامہ رچایا ہے۔ اوور“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”میں نے زیرو ایجنسی میں موجود سیکنڈ فارن ایجنٹ کو سوزے پیلس کے اندرونی حالات معلوم کرنے کا حکم دیا تو اس نے سوزے پیلس میں جا کر معلومات حاصل کی ہیں۔ سیکنڈ ایجنٹ کو لارڈ گائزر کی ایک گرل فرینڈ کا پتہ چلا تھا جو ہر روز اس سے ملنے آتی تھی۔ سیکنڈ ایجنٹ نے اس کا پتہ لگایا۔ لڑکی کا نام مارسیا ہے۔ سیکنڈ ایجنٹ نے اسے بے ہوش کیا اور پھر اس کا مائنڈ اسکین کیا تو اسے ان تمام باتوں کوعلم ہو گیا تھا۔ اوور“...... جارج نے کہا۔

”کیا لارڈ گائزر، لارڈ ڈیکوسٹا کے روپ میں ابھی تک اسی پیلس میں رہتا ہے۔ اوور“...... ایکسٹو نے پوچھا۔

”یس چیف۔ اب وہ یہاں لارڈ ڈیکوسٹا کے روپ میں ہر چیز کا بلا شرکت غیرے کا مالک بن چکا ہے۔ اوور“...... جارج نے کہا۔

”تمہاری ان سب باتوں کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ لارڈ گائزر بھی ٹاپ شوٹ فارمولا کرنل فرانک کو نہیں دینا چاہتا تھا اسی لئے اس نے یہ سارا چکر چلایا ہے اور اس نے کرنل فرانک کی دیا ہوا معاوضہ بھی ہڑپ لیا ہے۔ اوور“...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ اوور"...... جارج نے کہا۔

"کیا وہ یہ فارمولا کسی اور کو دینا چاہتا ہے۔ اوور"...... ایکس نے پوچھا۔

"یہ ابھی پتہ نہیں چلا ہے چیف۔ سپیشل ایجنٹ اور سیکنڈ ایجنٹ سوزے پیلس میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب تک لارڈ گائزر خود کچھ نہیں بتائے گا اس وقت تک یہ بات سامنے نہیں آئے گی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اوور"...... جارج نے کہا۔

"کافرستانی ایجنٹ امر ناتھ کہاں ہے۔ اوور"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہ بدستور ایس فور کے روپ میں کام کر رہا ہے اور وہ سوزے پیلس واپس پہنچ چکا ہے۔ شاید وہ بھی اسی فارمولے کو حاصل کرنے کے چکر میں ہے۔ اوور"...... جارج نے جواب دیا۔

"کیا تم لارڈ گائزر کے خلاف کارروائی کر کے اس سے ڈسک حاصل کر سکتے ہو۔ اوور"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یس چیف۔ لیکن مجھے اس میں کافی وقت لگ جائے گا۔ مجھے یہاں زیرو ایجنسی کو بھی سنبھالنا ہے۔ کرنل فرانک کی ہلاکت کا اعلیٰ حکام نے سخت نوٹس لیا ہے اور اس کی ہلاکت کی تحقیقات کے لئے کئی ایجنسیوں کو متحرک کر دیا ہے۔ اس لئے مجھے کچھ روز انڈر گراؤنڈ رہنا پڑے گا۔ اوور"...... جارج نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ٹیم کرانس بھیج رہا ہوں وہ خود ہی سوزے

پیلس میں جا کر اس سے فارمولا حاصل کر لے گی اور یہ بھی پتہ کر لے گی کہ لارڈ گائزر نے یہ سب کیوں کیا ہے۔ ٹیم کے آنے تک تم سپیشل ایجنٹ یا سیکنڈ ایجنٹ سے کہو کہ وہ ہر ممکن طریقے سے سوزے پیلس میں جگہ بنائیں تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ میری ٹیم کی مدد کر سکیں۔ اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... جارج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"کیا سمجھے"...... بلیک زیرو نے مشین آف کی اور واپس اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھا تو عمران نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ساری باتیں صاف ہو گئی ہیں۔ یہ بات بھی سمجھ آ گئی ہے کہ شاگل نے آپ کے ساتھ جو گیم کھیلی تھی وہ کس مقصد کے لئے تھی۔ وہ آپ کو اس چکر میں الجھا کر فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ شاگل اب چالاک ہوتا جا رہا ہے۔ اگر ہمارے فارن ایجنٹ نے زیرو ایجنسی میں شمولیت اختیار نہ کی ہوتی تو یہ ساری باتیں ہمارے سامنے نہ آتیں اور ٹاپ شوٹ فارمولے کا چکر گھن چکر بن کر رہ جاتا"...... عمران نے کہا۔

"اگر جارج ہمیں ٹاپ شوٹ فارمولے کا نہ بھی بتاتا تو جولیا

اور صفدر کو جو معلومات ملی تھیں اس سے ہمیں یہ تو پتہ چل ہی جاتا کہ فارمولا کے حصول کے لئے کرانس کے لارڈ گائزر سینڈیکیٹ نے یہاں کیا کارروائی کی تھی ہم اپنی ساری توجہ اسی پر مبذول کرتے اور پھر ساری حقیقت ہمارے سامنے عیاں ہو جاتی''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر اللہ حافظ کہتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

فون کی گھنٹی بجی تو سٹیفن نے چونک کر سامنے پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھا پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ اس فون سیٹ پر لگا ہوا ایک بلب جل بجھ رہا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ اسی فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔

''سٹیفن بول رہا ہوں''...... سٹیفن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مکانزو بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے مکانزو کی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ کیسے فون کیا ہے''...... سٹیفن نے اسی انداز میں کہا۔

''چیف۔ میں آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ آپ کو ایک اہم بات سے آگاہ کرنا ہے''...... مکانزو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آ جاؤ''...... سٹیفن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے

رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور مکانزو اندر داخل ہوا۔

''آؤ۔ بیٹھو''...... سٹیفن نے اسے دیکھ کر کہا تو مکانزو سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا ہوا۔ کس بات سے الجھے ہوئے ہو''...... سٹیفن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ کرنل فرانک کو ہم نے پلاننگ سے ہلاک کر دیا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کرنل فرانک کے ساتھ ساتھ ہم کرانس کے لارڈ گائزر کو بھی ہلاک کر دیں گے''...... مکانزو نے کہا۔

''ہاں۔ تو کیا ہوا۔ مجھے تو خبر ملی ہے کہ ایکریمیا میں زیرو ایجنسی کا چیف کرنل فرانک اور کرانس میں لارڈ گائزر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ خبر غلط ہے''...... سٹیفن نے چونک کر پوچھا۔

''نو چیف۔ دونوں خبریں درست ہیں لیکن لارڈ گائزر کو ہمارے آدمیوں نے ہلاک نہیں کیا ہے''...... مکانزو نے کہا تو سٹیفن بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ اگر لارڈ گائزر کو ہمارے آدمیوں نے ہلاک نہیں کیا ہے تو پھر کس نے ہلاک کیا ہے اسے''...... سٹیفن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی بات پر تو میں الجھا ہوا ہوں چیف۔ میں نے کرانس میں ریڈ گروپ کو الرٹ کیا تھا اور انہیں لارڈ گائزر پر اٹیک کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوزے پیلس پہنچتے انہیں اطلاع ملی کہ سوزے پیلس پر پہلے ہی کسی گروپ نے حملہ کر دیا ہے۔ اس گروپ نے سوزے پیلس کو بری طرح سے تباہ کیا ہے اور وہ پیلس میں فائرنگ اور بم برساتے ہوئے گھس گئے تھے اور پھر انہوں نے لارڈ گائزر کے آفس میں داخل ہو کر اسے گولیاں مار دیں۔ لارڈ گائزر موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تھا''...... مکانزو نے کہا تو سٹیفن کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

''حیرت ہے۔ اس کا اور بھی کوئی دشمن تھا جس نے اس پر حملہ کیا اور اسے ہلاک کر دیا ہے''...... سٹیفن نے کہا۔

''بظاہر تو یہی معلوم ہو رہا ہے چیف''...... مکانزو نے کہا۔

''بظاہر۔ کیا مطلب۔ یہ بظاہر سے تمہاری کیا مراد ہے''۔ سٹیفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اپنے ذرائع سے سوزے پیلس کے اندر سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق سوزے پیلس پر حملہ کرنے والے گروپ نے اپنا نام ڈائیو گروپ بتایا تھا''۔ مکانزو نے جواب دیا۔

''ہاں تو پھر''...... سٹیفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف ڈائنو نام کا گروپ کرانس میں تو کیا پوری دنیا میں کہیں

بھی موجود نہیں ہے''...... مکانزو نے کہا تو سٹیفن بری طرح سے چونک پڑا۔

''ڈائنو نام کا کوئی گروپ نہیں ہے۔ کیا مطلب''...... سٹیفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ جس آدمی سے میں نے یہ معلومات حاصل کی ہیں اس نے حملہ آور گروپ کے ایک آدمی کو پہچان لیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ان افراد میں لارڈ کے سپیشل سیون شامل تھے۔ ان میں سے ایک ایس فور پہلے ہی کہیں غائب ہو گیا تھا جبکہ باقی چھ کو لارڈ نے کسی اہم کام کے سلسلے میں ایک ساتھ کہیں بھیج دیا تھا۔ ان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد ہی چھ افراد کا ایک گروپ آیا جو نقاب پوش تھے اور انہوں نے جدید اسلحے سے سوزے پیلس پر حملہ کر دیا اور وہ سوزے پیلس میں یوں دوڑتے بھاگتے پھر رہے تھے جیسے وہ سوزے پیلس کے ایک ایک حصے سے واقف ہوں۔ ان میں سے ایک کا نقاب اتر گیا تو میرے آدمی نے اس کا چہرہ دیکھ لیا اور اس نے پہچان لیا کہ وہ لارڈ گائزر کے سپیشل سیون میں سے ہی ایک تھا''...... مکانزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ حملہ لارڈ گائزر کے سپیشل سیون نے خود کیا تھا لیکن کیوں۔ وہ تو لارڈ گائزر کے ساتھی تھے جو لارڈ گائزر کی حفاظت کرتے تھے پھر انہوں نے ایک ساتھ مل کر سوزے پیلس پر حملہ کیوں کیا اور لارڈ گائزر کو کیوں ہلاک کیا''...... سٹیفن نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک بات اور بھی ہے چیف''...... مکانزو نے کہا۔

''وہ کیا''...... سٹیفن نے پوچھا۔

''لارڈ گائزر جس روم میں رہتا ہے۔ اس کا کمرہ پینل لاک سے کھلتا ہے۔ پینل کوڈز کے بارے میں لارڈ گائزر اور سپیشل سیون کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ حملہ آوروں میں سے ایک لارڈ روم میں پینل کوڈ لگا کر داخل ہوا تھا اور وہ اکیلا نہیں تھا۔ اس نے کاندھے پر کسی کی لاش اٹھا رکھی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو وہ روم سے اکیلا نہیں آیا تھا۔ اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا اور پھر وہ دونوں سوزے پیلس کے سیکنڈ سیکرٹ روم کی طرف چلے گئے۔ جاتے ہوئے انہوں نے جان بوجھ کر لارڈ گائزر کو روم اوپن چھوڑ دیا تھا تاکہ سب کو لارڈ گائزر کی لاش آسانی سے دستیاب ہو جائے''...... مکانزو نے کہا تو اس بار سٹیفن بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سوزے پیلس پر حملہ اصلی نہیں تھا۔ یہ حملہ خود لارڈ گائزر نے کرایا تھا تاکہ ایسی سچوئیشن کریئٹ کی جا سکے کہ کسی حملہ آور گروپ نے سوزے پیلس پر حملہ کر کے لارڈ گائزر کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ وہ خود اپنی جگہ کسی اور کی لاش رکھ کر روپوش ہو گیا ہے''...... سٹیفن نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ جس لاش کو لارڈ روم میں لے

جایا گیا تھا اس پر یقیناً لارڈ گائزر کا میک اپ کیا گیا ہے تاکہ و
لارڈ گائزر کی حیثیت سے شناخت ہو سکے‘‘...... مکانزو نے کہا۔

’’حیرت ہے۔ لیکن لارڈ گائزر کو یہ سب کرانے کی کیا ضرورت
تھی۔ اگر اسے روپوش ہونا تھا تو وہ ویسے بھی ہو سکتا تھا۔ پھر یہ حملہ
اور لاش۔ یہ سب باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں‘‘...... سٹیفن
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یس چیف۔ انہی سب باتوں نے مجھے بھی الجھا رکھا ہے اور
ہمارے لئے اصل پریشانی کی بات یہ ہے کہ اگر واقعی لارڈ گائزر
زندہ ہے تو پھر ہم کسی بھی وقت اس کے نشانے پر آ سکتے ہیں کیونکہ
اسے جب معلوم ہو گا کہ ایکریمیا میں کرنل فرانک کو ہلاک کر دیا
گیا ہے تو وہ یہی سمجھے گا کہ یہ کام ہمارا ہے اور ہم نے فارمولے کی
جو ڈسک اسے فراہم کرنی تھی وہ خود ہم نے رکھ لی ہے‘‘...... مکانزو
نے کہا۔

’’نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا‘‘...... سٹیفن نے کہا۔

’’وہ کیسے چیف‘‘...... مکانزو نے چونک کر کہا۔

’’اگر لارڈ گائزر واقعی زندہ ہے اور وہ کوئی کھیل کھیل رہا ہے تو
اس کا یہ کھیل اس کے اپنے کسی مفاد کے لئے ہی ہو گا۔ لیکن اسے
اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ کرنل فرانک کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ
ہے۔ اگر وہ اس سلسلے میں ہم سے بات بھی کرے تو ہم اس سے
کہہ سکتے ہیں کہ ڈسک کرنل فرانک کو دے دی گئی تھی۔ کرنل

فرانک نے ہمیں ڈسک لینے کا خود وقت دیا تھا جو اب ہمارے کام
آ سکتا ہے۔ اس لئے مجھے اب خطرے والی کوئی بات محسوس نہیں ہو
رہی ہے‘‘...... سٹیفن نے کہا۔

’’یس باس۔ لیکن لارڈ گائزر کا یہ کھیل آخر ہے کس مقصد کے
لئے اور وہ اپنی موت کا ڈرامہ کیوں کر رہا ہے‘‘...... مکانزو نے
کہا۔

’’اس بات کا تجسس مجھے بھی ہو رہا ہے۔ وقت آنے پر سب
کچھ سامنے آ جائے گا۔ تم اس کا خیال اب ذہن سے نکال دو اور
یہ معلوم کرو کہ نقلی سپالٹو آخر گیا کہاں اور ٹاپ شوٹ فارمولے کی
ڈسک کہاں ہے۔ ہمارے لئے اس سے اہم اور کچھ نہیں ہونا
چاہئے‘‘...... سٹیفن نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

’’یس چیف۔ اوکے چیف۔ میں اسی پر ورک کر رہا ہوں۔ جلد
ہی نقلی سپالٹو کا پتہ چل جائے گا‘‘...... مکانزو نے کہا۔

’’صرف نقلی سپالٹو نہیں، مجھے ٹاپ شوٹ فارمولا بھی چاہئے۔ ہر
قیمت پر‘‘...... سٹیفن نے کہا۔

’’یس چیف‘‘...... مکانزو نے کہا۔

’’اب تم جا سکتے ہو‘‘...... سٹیفن نے کرخت لہجے میں کہا اور
مکانزو سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں
سٹیفن کو سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی سٹیفن نے میز کی دراز کھولی اور

اس میں سے ایک فائل نکال کر اپنے سامنے رکھ لی۔ اس سے پہلے کہ وہ فائل کھولتا اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''سٹیفن بول رہا ہوں''...... سٹیفن نے کرخت لہجے میں کہا۔

''نِک بول رہا ہوں باس بلیو گروپ کا انچارج''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس نِک۔ کیوں فون کیا ہے۔ بولو''...... سٹیفن نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''مارٹ ہیٹن ہمارے کلب میں موجود ہے باس اور وہ یہاں آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے''...... نِک نے کہا۔

''مارٹ ہیٹن۔ کون مارٹ ہیٹن اور وہ میرے بارے میں کیوں معلومات حاصل کر رہا ہے''...... سٹیفن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کا تعلق کرانس سے ہے باس اور وہ کرانس کی ٹائم ایجنسی کا چیف ہے''...... نِک نے جواب دیا تو ٹائم ایجنسی کے چیف کا سن کر سٹیفن بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ٹائم ایجنسی کا چیف یہاں ایکریمیا میں کیا کر رہا ہے اور وہ میرے بارے میں کیا معلومات حاصل کر رہا ہے''...... سٹیفن نے

بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں کس لئے آیا ہے باس میں یہ تو نہیں جانتا لیکن وہ آپ کے کلب آنے جانے اور آپ کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے۔ اس کے عزائم جارحانہ معلوم ہوتے ہیں''...... نِک نے جواب دیا۔

''لیکن کیوں۔ میرا اس سے کیا تعلق''...... ابھی سٹیفن نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان اچھل کر اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا۔ اندر آتے ہی اس نے سٹیفن کی طرف دیکھا اور پھر اچانک اس کے ریوالور سے ایک شعلہ نکلا اور دوسرے لمحے سٹیفن کے سامنے رکھے ہوئے فون کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ یہ وہی فون سیٹ تھا جس پر سٹیفن، نِک سے بات کر رہا تھا۔ دھماکے سے فون سیٹ تباہ ہوتے ہی سٹیفن اچھلنے والے انداز میں پیچھے ہٹا تھا اور بمشکل کرسی سمیت گرتے گرتے بچا۔ ٹیلی فون کا رسیور بدستور اس کے ہاتھ میں تھا جو اب ظاہر ہے بے جان ہو گیا تھا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور تمہیں اس طرح میرے آفس میں آنے کی جرأت کیسے ہوئی ہے''...... سٹیفن نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے نوجوان کی طرف انتہائی غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"میرا نام مارٹ ہیٹن ہے"...... نوجوان نے غراتے ہوئے کہا اور ریوالور لئے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"مم مم مارٹ ہیٹن۔ کرانس کی ٹائم ایجنسی کا چیف"...... سٹیفن نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تو تم میرے بارے میں جانتے ہو"...... مارٹ ہیٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز میں کسی خونخوار بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

"ہاں۔ مجھے تمہاری آمد کی خبر مل گئی تھی لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ تم اس طرح میرے آفس میں گھس آؤ گے"...... سٹیفن نے غصے سے کہا۔

"مارٹ ہیٹن ایک طوفان کا نام ہے جو جہاں پہنچنا چاہتا ہے پہنچ جاتا ہے۔ اسے روکا نہیں جا سکتا"...... مارٹ ہیٹن نے کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں سٹیفن کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ریوالور سامنے میز پر رکھ دیا البتہ اس کی نظریں بدستور سٹیفن کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھیں جیسے وہ اس کی فیس ریڈنگ کر رہا ہو۔

"لیکن تم یہاں کیوں آئے ہو۔ میرا تم سے کیا تعلق ہے۔ کیا چاہتے ہو تم مجھ سے"...... سٹیفن نے کہا۔

"آرام سے بیٹھ جاؤ پھر بتاتا ہوں کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔ ڈرو نہیں۔ اگر تم میری باتوں کا سچ جواب دو گے تو میں

تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اور تمہیں نقصان پہنچائے بغیر خاموشی سے یہاں سے چلا جاؤں گا اور اگر تم نے جھوٹ بولا یا میرے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے انکار کیا تو پھر میں تمہارا کیا حشر کروں گا اس کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے"...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

"کک کک۔ کیا چاہتے ہو تم"...... سٹیفن نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"چند سوالوں کے صحیح صحیح جواب"...... مارٹ ہیٹن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے سوال"...... سٹیفن نے کہا۔

"پہلے اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ"...... مارٹ ہیٹن نے کہا تو سٹیفن اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب بولو"...... سٹیفن نے اسے چند لمحے گھورتے رہنے کے بعد قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کرانس میں تمہارا ریڈ گروپ موجود ہے"...... مارٹ ہیٹن نے کہا تو سٹیفن بری طرح سے چونک پڑا۔

"ریڈ گروپ۔ کیا مطلب"...... سٹیفن نے کہا۔

"ہاں۔ ریڈ گروپ۔ بولو۔ ریڈ گروپ تمہارا ہے یا نہیں"۔ مارٹ ہیٹن نے اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ہاں ہے۔ پھر"...... سٹیفن نے کہا۔ وہ مارٹ ہیٹن کے بارے میں بخوبی جانتا تھا۔ مارٹ ہیٹن کرانس کی ٹائم ایجنسی کا

چیف تھا جو انتہائی بے رحم اور انتہائی سفاک انسانوں میں شمار ہوتا
تھا۔ اس کی ظالمانہ فطرت پتھروں کو بھی بول پڑنے پر مجبور کر دیتی
تھی۔ اس کی بربریت کی داستانیں کرانس کے ساتھ ساتھ ایکریمیا
اور یورپی ممالک تک پھیلی ہوئی تھیں اور جو بھی مارٹ ہیٹن کا نام
سنتا تھا خوفزدہ ہو جاتا تھا۔ اس لئے سٹیفن بھی اسے سامنے دیکھ کر
خوفزدہ ہو گیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اگر واقعی اس نے مارٹ ہیٹن
کے سامنے غلط بیانی کی تو وہ اس کا حشر کر دے گا۔ یہی وجہ تھی کہ
اس نے کرانس میں ریڈ گروپ کی موجودگی کا اقرار کر لیا تھا۔

"گڈ شو۔ تمہارا یہ گروپ کرانس سے ایکریمیا اور ایکریمیا سے
کرانس سمگلنگ کرتا ہے جس میں اسلحہ اور منشیات کے ساتھ ساتھ
انسانی اسمگلنگ بھی شامل ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"۔ مارٹ
ہیٹن نے اسی انداز میں کہا۔

"نہیں۔ میں اسلحہ اور منشیات کا دھندہ نہیں کرتا اور نہ ہی میرا
ہاتھ انسانی سمگلنگ میں ہوتا ہے۔ میری بلیک بیری شراب بنانے کی
فیکٹری ہے۔ یہ شراب ایکریمیا کے ساتھ کرانس اور یورپی ممالک
میں بھی بے حد پسند کی جاتی ہے۔ میرے گروپس ان ممالک میں
شراب سپلائی کرتے ہیں اور وہ بھی قانونی طریقے سے۔ غیر قانونی
اور ناجائز طریقے سے نہیں"...... اس بار سٹیفن نے سنبھلے ہوئے
لہجے میں کہا۔ وہ بھلا ایک ایجنسی کے چیف کے سامنے اپنی کرمنل
ایکٹیوٹیز کی حامی کیسے بھر سکتا تھا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں لیکن یہ بتاؤ کہ
تم نے ریڈ گروپ کے ذریعے سپانگو میں سوزے پیلس پر کیوں حملہ
کرایا تھا"...... مارٹ ہٹین نے کہا تو سٹیفن بری طرح سے اچھل
پڑا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے سوزے پیلس پر حملہ کرانے کی کیا
ضرورت ہے۔ یہ سب غلط ہے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا
ہے"...... سٹیفن نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری طرف سے ریڈ گروپ کے انچارج کلائے کو احکامات
ملے تھے۔ وہ اپنے بیس افراد کے گروپ کے ساتھ مسلح ہو کر
سوزے پیلس پر حملہ کرنے جا رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے
ساتھیوں کے ساتھ سوزے پیلس پر حملہ کرتا اسے اطلاع مل گئی کہ
سوزے پیلس پر پہلے ہی اٹیک ہو چکا ہے۔

اس لئے وہ رک گیا لیکن یہ طے ہے کہ اگر سوزے پیلس پر کسی
اور گروپ نے حملہ نہ کیا ہوتا تو تمہارا ریڈ گروپ وہاں پہنچ جاتا اور
وہ بھی وہی کرتا جو دوسرے گروپ نے سوزے پیلس میں کیا تھا۔
اب بتاؤ کہ تم نے ریڈ گروپ کو سوزے پیلس پر اٹیک کا حکم کیوں
دیا تھا اور یہ سن لو تمہارے ریڈ گروپ کا انچارج کلائے میرے قبضے
میں ہے اور اس نے زبان کھول دی ہے۔ اگر تم نے مجھے سچ نہ بتایا
تو پھر میں اپنے طریقے سے تمہاری زبان کھلواؤں گا اور میں نے تم
پر اپنا کوئی بھی طریقہ استعمال کیا تو تم اسے برداشت نہیں کر سکو

گے''...... مارٹ ہیٹن نے کہا تو یہ سن کر سٹیفن کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی کہ کرانس میں اس کے گروپ کا انچارج مارٹ ہیٹن کے ہاتھ لگ چکا ہے اور اس نے زبان بھی کھول دی ہے۔

''مم مم۔ میں کسی کلائے کو نہیں جانتا۔ اس نے تم سے جو بھی کہا ہے جھوٹ کہا ہے۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے''...... سٹیفن نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر تم کلائے کو نہیں جانتے تو پھر تم ہکلا کیوں رہے ہو''۔ مارٹ ہیٹن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا مگر اس کی آواز میں سانپ کی سی کاٹ تھی۔

''تمہارے اچانک اور اس انداز میں آمد نے مجھے الجھا دیا ہے اور کوئی بات نہیں ہے''...... سٹیفن نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تو مارٹ ہیٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم خواہ مخواہ میرا اور اپنا وقت برباد کر رہے ہو سٹیفن۔ جو سچ ہے وہ مجھے بتا دو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ ٹائم ایجنسی اتنی باوسائل اور پاور فل ہے کہ کرانسی ایجنسی ہونے کے باوجود ایکریمیا میں موجود تمہارے اس سارے سیٹ اپ کو تہس نہس کر سکتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ریڈ گروپ نے سوزے پیلس پر حملہ نہیں کیا تھا لیکن وہ اسی مقصد کے لئے جا رہے تھے۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ تم نے سوزے پیلس پر حملہ کرنے کا پلان کیوں بنایا تھا

اور تم لارڈ گائزر کو کیوں ہلاک کرانا چاہتے تھے''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تو پھر تم مجھ پر کسی ایک آدمی کے کہنے پر یہ الزام کیسے لگا سکتے ہو''۔ اس بار سٹیفن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نہیں بتاؤ گے''...... مارٹ ہیٹن نے بھی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سائیلنسر لگا ریوالور اٹھا لیا۔

''جب مجھے کچھ معلوم ہی نہیں تو میں تمہیں کیا بتاؤں''۔ سٹیفن نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے وہ بری طرح سے چیخ اٹھا اور اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے دائیں کان کی طرف اٹھ گیا۔ مارٹ ہیٹن کے ریوالور سے گولی نکلی تھی اور سٹیفن کے دائیں کان کی لو اُڑاتی ہوئی پیچھے دیوار میں جا گھسی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ تم جانتے نہیں کہ تم اس وقت کہاں ہو۔ مجھے نقصان پہنچا کر تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے''...... سٹیفن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دوسری گولی چلی اور سٹیفن چیختا ہوا اپنی کرسی سمیت پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ مارٹ ہیٹن نے کوئی جواب دیئے بغیر اس پر ایک اور گولی چلا دی تھی اور اس بار گولی سٹیفن کے سر کو چھوتی ہوئی گزر گئی۔ اس کے سر پر گولی کی رگڑ کا نشان ابھر آیا۔

اس سے پہلے کہ سٹیفن اٹھتا۔ مارٹ ہیٹن اٹھا اور میز کے پیچھے سے گھومتا ہوا تیزی سے سٹیفن کے پاس آ گیا۔ اس کے ریوالور نے شعلے اگلے اور کمرہ یکلخت سٹیفن کی ہولناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ مارٹ ہیٹن نے باری باری اس کی دونوں ٹانگوں میں گولیاں اتار دی تھیں۔

’’تمہاری چیخ و پکار بے کار ہے سٹیفن۔ تم اپنے ساؤنڈ پروف آفس میں موجود ہو۔ تمہاری چیخوں کی آواز یہاں سے باہر نہیں جا سکتی۔ میں نے کمرے کا دروازہ لاک کر دیا ہے۔ جب تک یہ دروازہ نہیں کھلے گا اس وقت تک تمہاری مدد کرنے کوئی اندر نہیں آ سکتا‘‘...... مارٹ ہیٹن نے زخمی بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

’’تم تم۔ بھیڑیئے۔ درندے، نانسنس۔ تم انتہائی بے رحم اور درندہ صفت انسان ہو۔ مم۔ میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گا‘‘۔ سٹیفن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

’’میری نہیں اپنی فکر کرو سٹیفن۔ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے پاؤں اٹھا کر سٹیفن کی گردن پر رکھ دیا۔ اس نے پاؤں کے اگلے حصے کو مخصوص انداز میں موڑا تو سٹیفن اس کے پیر کے نیچے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا اور اس کی دلخراش چیخوں سے کمرے میں طوفان سا آ گیا۔

’’بولو۔ ورنہ میں ایک ہی جھٹکے میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔ جلدی بولو۔ ورنہ......‘‘ مارٹ ہیٹن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’رر رر۔ رکو۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ‘‘...... سٹیفن نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو مارٹ ہیٹن نے اپنا مڑا ہوا پیر قدرے سیدھا کر لیا۔

’’اب بولو۔ اب اگر تمہارے منہ سے ایک بھی غلط بات نکلی تو تمہارا اس سے بھی بھیانک حشر کروں گا‘‘...... مارٹ ہیٹن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

’’تم۔ تم انتہائی بے رحم ہو۔ مم مم۔ میں میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ فار گاڈ سیک مجھ پر ایسا ظلم مت کرو‘‘...... سٹیفن نے چیختے ہوئے کہا۔

’’تو بتاؤ جلدی۔ لیکن میں صرف سچ سننا چاہتا ہوں ورنہ اپنا عبرتناک انجام طے سمجھو‘‘...... مارٹ ہیٹن نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ سٹیفن اس کا لہجہ سن کر کانپ کر رہ گیا۔

’’بب بب۔ بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں‘‘...... سٹیفن نے کہا تو مارٹ ہیٹن نے اس کی گردن سے پاؤں ہٹا لیا۔ اس نے جھک کر سٹیفن کی گردن جھپٹ کر پکڑی اور پھر وہ اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے پاؤں سے سٹیفن کی الٹی ہوئی کرسی سیدھی کی اور سٹیفن کو اس کی کرسی پر ڈال دیا۔

سٹیفن کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑا

ہوا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن پکڑ رکھی تھی جیسے وہ اپنی گردن مارٹ ہیٹن کے خوفناک عذاب سے بچانا چاہتا ہو۔ مارٹ ہیٹن اس کی سائیڈ پر کھڑا تھا اس نے ریوالور کی نال سٹیفن کی کنپٹی پر رکھ دی۔

''بولو جلدی۔ اور اس بار تمہارے منہ سے جھوٹ نکلا تو میں گولی تمہاری کھوپڑی میں اتار دوں گا''...... مارٹ ہیٹن نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں ساری بات بتا دوں گا۔ کچھ نہیں چھپاؤں گا میں تم سے۔ فار گاڈ سیک میری جان بخش دو''...... سٹیفن نے لرزتے ہوئے کہا۔

''جان بچانی ہے تو سانس لئے بغیر بولتے چلے جاؤ''..... مارٹ ہیٹن نے کہا اور سٹیفن نے بولنا شروع کر دیا۔ اس پر مارٹ ہیٹن کی سفاکیت کا ایسا خوف طاری ہوا تھا کہ وہ ہر بات رکے بغیر بتا رہا تھا۔ اس نے مارٹ ہیٹن کو ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں بھی پوری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ ٹاپ شوٹ فارمولا لے کر اس کے ساتھی سپالٹو کے میک اپ میں کوئی نامعلوم آدمی کرانس سے غائب ہو گیا تھا۔

اس کے علاوہ اس نے لارڈ گائزر پر اٹیک کرانے کے ساتھ ساتھ ایکریمین ایجنسی کے کرنل فرانک کو ہلاک کرنے کا جرم بھی قبول کر لیا تھا۔ اس کا چونکہ کافی خون بہہ چکا تھا اس لئے اس پر

بے حد نقاہت طاری ہو گئی تھی۔ نقاہت طاری ہونے کی وجہ سے وہ لاشعوری طور پر بولتا جا رہا تھا اور ظاہر ہے لاشعوری کیفیت میں بولنے والا وہ سب بھی بتا دیتا ہے جسے اس نے دماغ کی اتھاہ گہرائیوں میں بھی چھپایا ہوا ہوتا ہے۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو آفس کے انداز میں انتہائی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ کمرے کی ہر چیز سے نفاست اور امارت ٹپک رہی تھی۔ کمرے کے کونوں میں انٹیک پیسز بھی پڑے ہوئے تھے۔ کمرے کے درمیان میں قیمتی لکڑی کی جہازی سائز کی میز رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے ساگوان کی بنی ہوئی اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اس کا چہرہ لمبوترا تھا اور اس کے چہرے پر کرختگی اور درشتگی ثبت تھی۔ وہ قیمتی لباس میں ملبوس، کرسی پر بیٹھا گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک کر خیالوں کی دنیا سے باہر آ گیا۔

''یس''...... ادھیڑ عمر آدمی نے دروازے کی طرف دیکھ کر اونچے اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ایس ون ہوں لارڈ''...... باہر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی

دی۔

''اندر آ جاؤ''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک کسرتی اور مضبوط جسم کا مالک دیو ہیکل سیاہ فام نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کے بازوؤں کی پھڑکتی ہوئی مچھلیاں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ انتہائی طاقتور اور لڑائی بھڑائی کا ماہر ہے۔ اس نے سیاہ پتلون اور سرخ شرٹ پہن رکھی تھی۔

''یس ہارگ۔ کیسے آئے ہو''...... ادھیڑ عمر نے سیاہ فام کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی خشک لہجے میں پوچھا۔

''ایس فور آ گیا ہے لارڈ''...... ہارگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ کہاں ہے وہ''...... لارڈ نے کہا۔

''اپنے کیبن میں گیا ہے''...... ہارگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے بے ہوش کرو اور ڈارک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسی پر جکڑ دو۔ اس سے میں خود بات کروں گا''۔ لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

''یس لارڈ''...... ہارگ نے کہا۔

''شارگ کہاں ہے''...... لارڈ نے پوچھا۔

''باہر ڈیوٹی دے رہا ہے لارڈ''...... ہارگ نے جواب دیا۔

''اسے اندر بھیج دو''...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... ہارگ نے کہا اور مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے چند لمحوں بعد کمرے کے دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم اِن"...... لارڈ نے مخصوص سرد لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک اور سیاہ فام اندر داخل ہوا۔ یہ سیاہ فام پہلے آنے والے سیاہ فام سے کہیں زیادہ طاقتور اور جسیم تھا۔ اس کا بھی سر گنجا تھا اور اس نے بھی ہارگ جیسا لباس پہن رکھا تھا سرخ شرٹ اور سیاہ پتلون۔ اس سیاہ فام کے چہرے پر جا بجا زخموں کے نشان تھے جو اس بات کو ظاہر کرتے تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔ اس کے چہرے پر وحشت عیاں تھی اور اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔

"آؤ شارگ"...... لارڈ نے کہا تو سیاہ فام مست ہاتھی کی طرح جھومتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور لارڈ کے سامنے یوں سر جھکا کر کھڑا ہو گیا جیسے وہ اس کا غلام ہو۔

"آپ نے بلایا تھا لارڈ"...... شارگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم فوری طور پر آپریشن روم میں جاؤ اور پیلس میں لگے ہوئے تمام سی سی کیمروں کی فوٹیج چیک کرو۔ مجھے کچھ ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ میں نے یہاں جو کھیل کھیلا ہے اس کا بہت سے لوگوں کو علم ہو گیا ہے۔ معلوم کرو کہ یہ راز میرے اور سپیشل

سکس کے سوا کس کو معلوم تھا کیونکہ اس راز میں ایس فور شامل نہیں ہوا تھا وہ سٹیفن کے آدمی کو ایئر پورٹ چھوڑنے گیا تھا اور پھر وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ سٹیفن نے مجھے اطلاع دی تھی کہ اس کا ساتھی ایکریمیا واپس نہیں پہنچا ہے اور ڈسک سمیت ایئر پورٹ سے غائب ہو گیا ہے۔ اس کا سیل فون بھی آف ہے۔ میں نے ایس فور سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا سیل فون بھی آف تھا۔ مجھے اس پر شک ہوا۔ وہ سپالٹو کو لے کر ایئر پورٹ گیا تھا۔ سپالٹو کا ڈسک سمیت غائب ہونا اور ایس فور کا سیل فون آف ہونا مجھے کھٹکنے لگا۔ اپنے خلاف میں نے جو ڈرامہ رچایا تھا اس میں ایس فور کی بھی شمولیت لازمی تھی لیکن وہ غائب تھا اور اب جب سارا کام ختم ہو گیا ہے تو وہ واپس آ گیا ہے۔ میں نے ماسٹر کنٹرول روم کے انچارج کو حکم دیا تھا کہ جیسے ہی ایس فور واپس آئے وہ اسے اسکین کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا جس کے نتیجے میں یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ ایس فور کے میک اپ میں کوئی اور ہے۔ میں نے ہارگ سے کہہ کر اسے ڈارک روم میں بھجوایا ہے تاکہ اس سے پوچھ گچھ کر سکوں۔ تب تک تم ماسٹر روم سے باقی معلومات حاصل کرو تاکہ ان تمام غداروں کا پتہ چل سکے جو اس سوزے پیلس میں موجود ہیں"...... لارڈ گائزر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں ابھی پتہ لگاتا ہوں اور تمام غداروں کی گردنیں توڑ دیتا ہوں"...... شارگ نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی ان کی گردنیں نہ توڑنا۔ انہیں پکڑ کر ڈارک روم میں پہنچانا۔ مجھے ان سب سے معلوم کرنا ہے کہ وہ کون ہیں اور کس طرح اور کس مقصد کے لئے پیلس میں گھسے تھے“...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس لارڈ“...... شارگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جاؤ۔ یہ کام آج ہی ہو جانا چاہئے“...... لارڈ نے کہا تو شارگ نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے سلام کرتا ہوا واپس مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس“...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”ہارگ بول رہا ہوں لارڈ ڈارک روم سے“...... دوسری طرف سے ہارگ کی آواز سنائی دی۔

”یس ہارگ بولو“...... لارڈ نے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

”ایس فور کو میں نے ڈارک روم میں پہنچا دیا ہے۔ وہ راڈز والی کرسی پر بے ہوش پڑا ہے“...... ہارگ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں“...... لارڈ نے کہا اور بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا اور ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”پرائیڈ بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”لارڈ بول رہا ہوں“...... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس لارڈ۔ حکم“...... دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سن کر یکلخت انتہائی مؤدبانہ اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”میرے لئے شاید پیلس میں رہنا مشکل ہو جائے۔ میں نے تمہیں جس سیٹ اپ کے لئے کہا تھا۔ وہ مکمل ہوا ہے یا نہیں“۔ لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

”یس لارڈ۔ سارا سیٹ اپ مکمل ہے۔ آپ جب چاہیں بگ ہاؤس منتقل ہو سکتے ہیں۔ یہاں آپ کی ہدایات کے مطابق تمام انتظامات مکمل کر دیئے گئے ہیں“...... پرائیڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”گڈ شو۔ میں آج کسی بھی وقت وہاں پہنچ جاؤں گا۔ جب تک میں نہ آؤں تم وہیں رکنا“...... لارڈ نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ سامنے دروازے کی طرف جانے کی بجائے سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار سپاٹ تھی اور اس پر کوئی پینٹنگ بھی نہیں لگی ہوئی تھی۔ لارڈ نے دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں ٹھوکر ماری تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کے سنٹر میں ایک خلاء نمودار ہو گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ لارڈ کمرے میں داخل ہوا تو دیوار فوراً برابر ہو گئی۔ اسی لمحے فرش کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور فرش نیچے جانے لگا۔ چند لمحوں بعد فرش خفیف

سے جھٹکے سے رک گیا۔ جیسے ہی فرش رکا اسی لمحے سامنے سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ اس بار دروازے کی دوسری طرف لارڈ کے آفس کی بجائے ایک طویل راہداری تھی جہاں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ راہداری خالی تھی۔

لارڈ خفیہ لفٹ سے نکل کر راہداری میں آیا اور تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ لارڈ نے دیوار کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو کمرے کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ درمیان میں چند راڈز والی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک کرسی پر ایک نوجوان جس نے سیاہ پتلون اور سرخ شرٹ پہن رکھی تھی جکڑا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہارگ دونوں ہاتھ باندھے نہایت اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر نئے اور پرانے ایذا رسانی کے آلات لگے ہوئے تھے جن سے پتہ چلتا تھا کہ یہ کمرہ دشمنوں کو قید کرنے اور ان پر تشدد کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ لارڈ کو روم میں آتے دیکھ کر ہارگ یکلخت مستعد ہو گیا اور اس نے اپنا سر جھکا لیا۔

''کیسے بے ہوش کیا ہے اسے''...... لارڈ نے آگے بڑھتے ہوئے ہارگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں اس کے روم میں گیا تھا اور میں نے اس کی گردن پکڑ کر

اس کی گردن کی مخصوص رگ پریس کر دی تھی لارڈ جس سے یہ فوراً بے ہوش ہو گیا تھا''...... ہارگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرا ہنٹر لاؤ''...... لارڈ نے کہا تو ہارگ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ دیوار پر ایذا رسانی کے آلات کے ساتھ سیاہ چمڑے کا بنا ہوا مضبوط ہنٹر بھی لٹک رہا تھا۔ ہارگ نے ہنٹر اتارا اور واپس آ کر لارڈ کو تھما دیا۔

''اب اسے ہوش میں لاؤ''...... لارڈ نے کہا تو ہارگ نے ایک بار پھر سر ہلایا اور کرسی پر جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف بڑھا اس نے نوجوان کے عقب میں جا کر اس کی ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیئے۔ چند ہی لمحوں میں نوجوان کے جسم میں حرکت ہوئی تو ہارگ نے فوراً اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحے وہ کسمساتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری کی کیفیت میں لارڈ اور پھر ہارگ کی طرف دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب''...... نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ لارڈ کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ اس کے سامنے لارڈ ڈیکوسٹا کھڑا تھا جس کا بھائی لارڈ گائزر ہلاک ہو چکا تھا۔ پیلس کے افراد جس طرح لارڈ گائزر سے ڈرتے

تھے اسی طرح لارڈ ڈیکوسٹا کے سامنے بھی ان کی گھگھی بندھ جاتی تھی۔ اسی لئے خود کو بندھا ہوا دیکھ کر اور اپنے سامنے لارڈ ڈیکوسٹا کو دیکھ کر ایس فور کی حالت غیر ہو گئی تھی۔

"تمہارا نام میگر ہے اور تم میری سپیشل فورس کے ایس فور ہو"۔ لارڈ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس لارڈ میں ایس فور ہوں۔ مگر یہ سب کیا ہے اور مجھے اس طرح یہاں کیوں باندھا گیا ہے"...... ایس فور نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ گائزر نے تمہیں ایکریمین آدمی سپالٹو کے ساتھ ایئر پورٹ بھیجا تھا۔ اس ایکریمین کے پاس ایک کمپیوٹرائزڈ ڈسک تھی"۔ لارڈ نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں نے اسے ایئر پورٹ ڈراپ کر دیا تھا اور وہ ڈسک لے کر طیارے میں بیٹھ کر ایکریمیا روانہ ہو گیا تھا"۔ ایس فور نے کہا۔

"اسے ایئر پورٹ ڈراپ کرنے کے بعد تم کہاں گئے تھے اور تمہیں پیلس آنے میں اتنا وقت کیوں لگا تھا جبکہ لارڈ گائزر نے تمہیں فوراً واپس آنے کا حکم دیا تھا"...... لارڈ نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ لارڈ۔ وہ میری کار کا انجن خراب ہو گیا تھا۔ میں اسے ٹھیک کرانے کے لئے ایک ورکشاپ لے گیا تھا۔ مجھے وہاں دیر ہو گئی تھی اس لئے میں جلد واپس نہ آ سکا تھا"...... ایس فور نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا سیل فون بھی آف تھا۔ اس کی وجہ بتا سکتے ہو تم"۔ لارڈ نے کہا۔

"سیل فون گر گیا تھا اس کی سکرین ٹوٹ گئی تھی اور وہ ناقابل استعمال ہو گیا تھا۔ میں نے اس کی جگہ نیا سیل فون لے لیا ہے"۔ ایس فور نے کہا۔

"اور کوئی جھوٹ بولنا ہے تمہیں"...... لارڈ نے اسے مسلسل گھورتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی حد تک سرد مہری آ گئی تھی جیسے وہ ایس فور کے ٹکڑے اُڑا دینا چاہتا ہو۔

"جھوٹ۔ میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا لارڈ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ایس فور نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہاری بات سچ ہے تو پھر یہ سچ بھی بتا دو کہ میگر، ایس فور کہاں ہے"...... لارڈ نے اسی انداز میں پوچھا۔

"میگر، ایس فور۔ یہ تو میرا نام ہے لارڈ اور میں آپ کے سامنے ہوں"...... ایس فور نے کہا۔

"تو پھر تمہارے میک اپ کے پیچھے جو چہرہ ہے وہ کس کا ہے"...... لارڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا تو اس بار ایس فور اس بری طرح سے اچھلا جیسے لارڈ نے اس پر ہنٹر برسا دیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

''میک اپ۔ میں میک اپ میں نہیں ہوں لارڈ''...... ایس فور نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہارگ''...... لارڈ نے سیاہ فام ہارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس لارڈ''...... ہارگ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لارڈ نے اس کی طرف ہنٹر اچھال دیا۔

''اسے صرف زندہ رہنا چاہئے سچ بولنے کے لئے''...... لارڈ نے خشک لہجے میں کہا تو ہارگ کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی جیسے لارڈ نے اسے اس کی پسند کا کام سونپ دیا ہو۔

''یس لارڈ''...... ہارگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں لارڈ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں میگر ہی ہوں۔ آپ میری بات کا یقین کریں''...... ایس فور نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ لارڈ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ مڑا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا پیچھے دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی ایک کرسی پر جا کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کمرہ ہنٹر کی شڑاپ شڑاپ اور ایس فور کی دلخراش اور انتہائی دردناک چیخوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ ہارگ کا ہاتھ تیزی سے چل رہا تھا اور راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے ایس فور پر مسلسل ہنٹر برس رہے تھے جس سے نہ صرف اس کے جسم بلکہ اس کے چہرے کی کھال بھی اترتی جا رہی تھی اور سرخ سرخ لکیریں بن رہی تھیں۔

''بولو۔ لارڈ کی بات کا جواب دو گے یا نہیں''...... ہارگ نے اسے پوری قوت سے ہنٹر مارتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا۔

''میں جواب دے تو رہا ہوں۔ میں میگر ہوں۔ تم میری بات کا یقین کرو''...... ایس فور نے چیختے ہوئے کہا۔ تو ہارگ کا ہاتھ ایک بار پھر چلنے لگا۔ لارڈ چند لمحے بیٹھا اسے دیکھتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بس کرو''...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا تو ہارگ کا اٹھا ہوا ہاتھ وہیں رک گیا۔ ایس فور کے جسم پر خون ہی خون دکھائی دے رہا تھا اور اس کی حالت بے حد دگرگوں ہو گئی تھی۔ لارڈ قدم اٹھاتا ہوا آگے آیا۔ اس کی نظریں ایس فور پر جمی ہوئی تھیں۔ ایس فور کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا اور اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ سر اٹھا کر لارڈ کی طرف دیکھ سکے۔

''میں سچ بول رہا ہوں۔ میں سچ بول رہا ہوں لارڈ''...... وہ دھیمی آواز میں مسلسل بول رہا تھا۔

''ہارگ''...... لارڈ نے ہارگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس لارڈ''...... ہارگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ تربیت یافتہ معلوم ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ آسانی سے منہ نہیں کھلے گا۔ اس کی زبان کھلوانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ تم جاؤ اور وائٹ جار لے آؤ''...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... ہارگ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے دیوار پر ہنٹر لٹکایا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ ایس فور کے منہ سے نکلنے والی آوازیں بند ہو گئی تھیں وہ شاید تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہارگ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں سفید رنگ کا ایک بڑا سا جار تھا۔ اس جار پر ڈھکن لگا ہوا تھا۔

"سپرے لائے ہو"...... لارڈ نے پوچھا۔

"یس لارڈ"...... ہارگ نے جواب دیا اور ایک ہاتھ جیب میں ڈال کر ایک سپرے کی شیشی نکال لی۔

"جار نیچے رکھو اور پہلے اسے ہوش میں لاؤ"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... ہارگ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جار نیچے رکھ دیا۔ سپرے کی شیشی اس نے جیب میں ڈالی اور بے ہوش ایس فور کی طرف بڑھ آیا۔ دوسرے لمحے کمرہ زور دار چٹاخ چٹاخ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ ہارگ نے ایس فور کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے تھے۔ دو تین تھپڑ پڑتے ہی ایس فور کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا۔

"سپرے دو مجھے"...... لارڈ نے کہا تو ہارگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے سپرے کی شیشی نکالی اور مؤدبانہ انداز میں

لارڈ کو دے دی۔

"سنو ایس فور۔ چیخنا بند کرو اور میری بات غور سے سنو"۔ لارڈ نے ایس فور سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا جو بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ لارڈ کی بات سن کر اس کی چیخیں بند ہو گئیں لیکن تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا اور اس کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔ وہ سر اٹھا کر نیم وا آنکھوں سے لارڈ کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہارے سامنے یہ جو جار پڑا ہوا ہے جانتے ہو اس میں کیا ہے"...... لارڈ نے زمین پر پڑے جار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ایس فور چونک کر جار کی طرف دیکھنے لگا۔

"اس جار میں افریقی نسل کے سب سے خطرناک، زہریلے اور گوشت خور مکڑے موجود ہیں۔ جو انسانی گوشت کو نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔ میں نے تم پر یہ سپرے کر کے ان مکڑوں کو تم پر چھوڑ دیا تو یاد رکھنا۔ یہ فوراً تمہارا گوشت نوچنا شروع کر دیں گے اور اس وقت تک نوچتے رہیں گے جب تک تمہاری ہڈیاں گوشت سے خالی نہیں ہو جاتیں۔ اگر تم اس بھیانک سیاہ موت سے بچنا چاہتے ہو تو بتا دو سب کچھ سچ۔ تم کون ہو اور ہمارا ایس فور کہاں ہے۔ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے اور اس پیلس تک کیسے پہنچے تم"...... لارڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔ گوشت خور سیاہ مکڑوں کا سن کر ایس فور کا چہرہ تاریک ہو گیا اور وہ انتہائی خوف بھری نظروں سے

جار کی طرف دیکھنے لگا جسے ہارگ نے اٹھا کر ہاتھوں میں پکڑ لیا تھا۔

''مم مم۔ میں ہی ایس فور ہوں۔ میں۔ میں......'' ایس فور نے لرزتے ہوئے کہا تو لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم واقعی تربیت یافتہ ہو اس لئے تم آسانی سے نہیں مانو گے''...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر وہ آگے بڑھا اور ایس فور پر سپرے کرنے لگا۔ ایس فور بری طرح سے چیخنے لگا۔

''چھوڑ دو اس پر بلیک سپائیڈرز''...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا تو ہارگ نے فوراً جار پر لگا ہوا ڈھکن کھولا اور پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے ایس فور کے سر پر جار الٹ دیا۔ جار سے بے شمار سیاہ رنگ کے خوفناک اور بھیانک مکڑے ایس فور کے جسم پر گرے تو ایس فور یوں چیخنے لگا جیسے ان مکڑوں نے اس پر گرتے ہی اس کا گوشت نوچنا شروع کر دیا ہو۔

''ہٹاؤ۔ انہیں ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک انہیں میرے جسم سے ہٹاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں''...... ایس فور نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو لارڈ کے ہونٹوں پر سفاکانہ مسکراہٹ آ گئی۔

''ہٹا دو''...... لارڈ نے کہا تو ہارگ نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے لباس کی دوسری جیب سے ایک اور سپرے کی شیشی نکالی اور اسے کھول کر تیزی سے ایس فور کے جسم پر موجود مکڑوں پر سپرے

کرنے لگا۔ سپرے پڑتے ہی مکڑے ایس فور کے جسم سے بے دم سے ہو کر نیچے گرنے لگے۔

''اب بولو۔ ہارگ نے وقتی طور پر ان مکڑوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اب اگر تم نے کچھ نہ بتایا یا جھوٹ بولا تو میں اور ہارگ یہاں سے چلے جائیں گے۔ کچھ ہی دیر میں سیاہ مکڑوں کو ہوش آ جائے گا اور یہ تم پر جھپٹ پڑیں گے۔ اس وقت تمہیں ان سے بچانے والا یہاں کوئی نہیں ہو گا''...... لارڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں بتاتا ہوں۔ سب سچ بتاتا ہوں''۔ ایس فور نے کہا اور پھر وہ کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولنے لگا۔ اس نے اپنے بارے میں لارڈ کو ساری حقیقت بتا دی کہ وہ کون ہے اور کس طرح ایس فور کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے کر سوزے پلیس میں آیا تھا۔

کرانسی ٹائم ایجنسی کا چیف مارٹ ہیٹن اپنے خوبصورت اور قیمتی سامان سے آراستہ آفس میں آبنوس کی بنی ہوئی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور کرختگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

مارٹ ہیٹن ابھی تھوڑی دیر پہلے آفس میں آیا تھا۔ اسے ایکریمیا میں گریٹ سینڈیکیٹ کے چیف سٹیفن نے جو کچھ بتایا تھا وہ بدستور اس کے دماغ میں ہلچل مچائے ہوئے تھا۔ سٹیفن سے ملنے والی معلومات اس کے لئے خاصی اہم تھیں۔ اسے لارڈ گائزر کی حقیقت کا علم ہو گیا تھا جس نے اپنی ہلاکت کا خود ہی ڈرامہ رچایا تھا۔ مارٹ ہیٹن نے سٹیفن سے تمام معلومات حاصل کرتے ہی کرانس واپس آ کر لارڈ گائزر کے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کرنے کا پروگرام ترتیب دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ

سوزے پیلس پر ریڈ کرتا اسے اطلاع ملی کہ سوزے پیلس ڈائنا مائٹس سے بلاسٹ کر دیا گیا ہے۔

ڈائنا مائٹس عمارت کے اندر موجود تھے جو اچانک بلاسٹ ہوئے تھے اور ساری کی ساری عمارت لمحوں میں ملبے کا ڈھیر بن گئی تھی۔ اس ملبے میں سے بیسیوں لاشیں ملی تھیں جو ظاہر ہے اس پیلس میں موجود ان افراد کی تھیں جو لارڈ گائزر اور اس کے بھائی لارڈ ڈیکوسٹا کے لئے کام کرتے تھے۔ جب لارڈ گائزر کی ہلاکت کا ڈرامہ رچایا گیا تھا اس وقت بھی پیلس پر بموں اور میزائلوں سے حملہ کیا گیا تھا لیکن اس وقت پیلس کے مخصوص حصوں کو تباہ کیا گیا تھا لیکن اس بار پیلس کو مکمل طور پر ڈائنا مائٹس سے اُڑایا گیا تھا۔

مارٹ ہیٹن کی اطلاعات کے مطابق لارڈ گائزر کو اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ اس کی ہلاکت کا رچایا ہوا ڈرامہ فلاپ ہو چکا ہے اس لئے مارٹ ہیٹن کی سوچ کے مطابق سوزے پیلس کی تباہی کے پیچھے بھی لارڈ گائزر کا ہی ہاتھ ہو سکتا تھا۔ پیلس سے نکلنے کے لئے اس کا وہاں چند لاشیں چھوڑنا ضروری تھا تاکہ اس بار کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ لارڈ گائزر پھر سے زندہ بچ نکلا ہے۔ مارٹ ہیٹن کو لارڈ گائزر سے زیادہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی فکر تھی جسے یقیناً لارڈ گائزر اپنے ساتھ لے گیا ہو گا۔

ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں بھی اسے سٹیفن سے ہی پتہ چلا تھا ورنہ وہ ایکریمیا محض سٹیفن سے لارڈ گائزر کی ہلاکت کی

تحقیقات کرنے کے لئے ہی گیا تھا جہاں سٹیفن نے نئے اور حیرت انگیز انکشافات کئے تھے۔

واپس آ کر مارٹ ہیٹن نے فوری طور پر ٹاپ شوٹ فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور جب اسے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ہیبت اور اس کی اہمیت کا علم ہوا تو اس نے فارمولا کرانس کے لئے حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ لارڈ گائزر سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے ہی اس نے سوزے پیلس کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اس کی کارروائی سے پہلے ہی سوزے پیلس تباہ کر دیا گیا تھا۔ اب مارٹ ہیٹن اس کش مکش میں تھا کہ لارڈ گائزر نجانے کہاں منتقل ہو گیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کرانس سے ہی نکل گیا ہو۔

اگر ایسا ہوا تو ظاہر ہے ٹاپ شوٹ فارمولا بھی اس کے ساتھ کرانس سے باہر جا سکتا تھا۔ کرانس میں وہ لارڈ گائزر سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن لارڈ گائزر کے کسی اور ملک منتقل ہونے کی صورت میں اس کے لئے لارڈ گائزر تک پہنچنا اور اس سے فارمولے کا حصول انتہائی مشکل ہوتا۔ مارٹ ہیٹن نے اپنی ایجنسی کے ایجنٹوں کو لارڈ گائزر کی تلاش پر مامور کر رکھا تھا۔ کئی گھنٹے گزر چکے تھے لیکن ابھی تک کسی ایجنٹ کی طرف سے بھی اسے امید افزا خبر نہیں ملی تھی کہ لارڈ گائزر کہاں ہے۔

مارٹ ہیٹن انہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ سامنے میز پر رکھے

ئی رنگ کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج ھی تو وہ چونک پڑا اور خیالوں کی دنیا سے باہر آ گیا۔ اس نے اتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”مارٹ ہیٹن بول رہا ہوں“...... مارٹ ہیٹن نے انتہائی کرخت اور سرد آواز میں کہا۔

”مالکم بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یس مالکم۔ کچھ پتہ چلا اس کا“...... مارٹ ہیٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

”نو چیف اس کے بارے میں تو کوئی معلومات نہیں ملی ہیں لیکن ایک آدمی کا پتہ چلا ہے جس کا تعلق لارڈ گائزر کے سپیشل سیون سے تھا“...... دوسری طرف سے مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ کون ہے وہ“...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

”اس کا نام جیکب ہے اور اس کا لارڈ گائزر کے سپیشل سیون میں نمبر سکس ہے“...... مالکم نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو لارڈ سوزے پیلس سے سپیشل سیون کے ہمراہ نکلا ہے“...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

”یس چیف“...... مالکم نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ نمبر سکس“...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

''اس کا سپانگو میں ایک کلب ہے چیف۔ ٹاپ کلب۔ جس کا وہ مالک اور جنرل منیجر بھی ہے''...... مالکم نے کہا۔

''اور کیا معلوم ہوا ہے اس کے بارے میں''...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

''لارڈ گائزر کے بارے میں جو اطلاعات ملی تھیں ان کے مطابق سپیشل سیون محض لارڈ گائزر کے گارڈز نہیں تھے۔ وہ سب لارڈ گائزر کے غیر قانونی دھندوں کے سپیشل سیکشنوں کے انچارج بھی تھے۔ لارڈ گائزر نے اپنے دھندوں کی سات مختلف کیٹگریاں بنائی ہوئی تھیں اور وہ اپنے تمام کام ان متعلقہ سیکشنوں سے ہی لیتا تھا۔ جیسے اسلحہ کی اسمگلنگ کا سیکشن الگ ہے۔ منشیات کا الگ، اغوا برائے تاوان کا الگ اسی طرح اس کے باقی سکشن بھی الگ الگ کام کرتے ہیں اور کوئی سیکشن دوسرے کے کاموں میں مداخلت نہیں کرتا اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو جوابدہ ہیں۔ سب لارڈ کو ہی رپورٹ کرتے اور جواب دیتے ہیں''...... مالکم نے کہا۔

''جیکب لارڈ گائزر کے کس سیکشن کا انچارج ہے''..... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں ابھی مکمل رپورٹ تو نہیں ملی ہے لیکن ایک اندازے کے مطابق یہ منشیات کا سپلائر ہے۔ بیرون ملکوں سے منشیات منگوانا اور اسے آگے سپلائی کرنا ہی اس کی ذمہ داری ہے یورپ اور ایکریمیا میں اس کے اسٹاکسٹ ہیں جن سے وہ مال

وصول کرتا ہے اور سپلائی کرتا ہے''...... مالکم نے کہا۔

''کون ہیں اسٹاکسٹ۔ ان کا پتہ کرایا ہے تم نے''...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

''میرے آدمی کام کر رہے ہیں جلد ہی ان سب کی تفصیل سامنے آ جائے گی''...... مالکم نے کہا۔

''اوکے۔ اس جیکب کے بارے میں یہ تو کنفرم ہے نا کہ وہ لارڈ گائزر کا ہی آدمی ہے اور اس کا تعلق سپیشل سیون سے ہی ہے''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف۔ وہ یہاں میک اپ میں ہے۔ میں نے اسے پہلے بھی دیکھا تھا۔ جب مجھے اس کے بارے میں اطلاع ملی تو میں نے خاص طور پر اس کی نگرانی کرنی شروع کر دی۔ میرے پاس ڈبل ڈی کیمرہ ہے۔ اس سے جب میں نے جیکب کی تصویریں لیں تو میرے سامنے اس کا اصل چہرہ آ گیا۔ وہ جیکب ہی ہے جو ٹاپ کلب میں گاکوائر کے نام سے مشہور ہے''...... مالکم نے کہا۔

''گاکوائر۔ ٹھیک ہے۔ اسے اٹھاؤ کلب سے اور میرے پاس لاؤ۔ اب اس سے پتہ چلے گا کہ لارڈ گائزر کہاں ہے۔ لارڈ گائزر کسی اور سے رابطہ کرے نہ کرے سپیشل سیون سے وہ ضرور رابطے میں رہتا ہو گا اور انہی کے ذریعے ہم اس تک پہنچ سکتے ہیں''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف۔ ابھی وہ کلب میں موجود ہے۔ میں اس کے کلب

کی نگرانی کرا رہا ہوں۔ وہ جیسے ہی کلب سے باہر آئے گا میں راستے میں ہی اسے اٹھا لوں گا''...... مالکم نے کہا۔

''احتیاط سے۔ کسی کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہئے کہ لارڈ گائزر کے آدمی کو ہم نے اٹھایا ہے۔ جب تک ہم لارڈ کا پتہ نہیں لگا لیتے اس وقت تک ہمیں اس بات کو سیکرٹ رکھنا ہے کہ ٹائم ایجنسی لارڈ گائزر کے پیچھے ہے۔ اگر اسے ذرا سی بھی بھنک مل گئی اور وہ کرانس میں ہوا تو وہ یہاں سے نکلنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگائے گا''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھتا ہوں''...... مالکم نے کہا۔

''یہ بھی پتہ لگانے کی کوشش کرو کہ لارڈ گائزر کے باقی سیکشن کون کون سے ہیں اور ان کے انچارج کون ہیں۔ وہ سپیشل سیون سے ہی تعلق رکھتے ہوں گے لیکن مجھے ان کے نام اور ان کے بارے میں تفصیلات چاہئیں''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف۔ ان کے بارے میں یہ تو پتہ چلا ہے کہ سپیشل سیون میں سے سپیشل فور کو لارڈ گائزر نے لارڈ ڈیکوسٹا کی حیثیت سے ہلاک کر دیا ہے۔ لارڈ کو سپیشل فور پر کوئی شک تھا اس لئے اس نے سپیشل فور پر ٹارچر کیا اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔ اب سپیشل سکس ہیں اور ان سپیشل سکس میں پانچ مرد اور ایک عورت ہے۔ جن کے بارے میں مکمل معلومات جلد ہی مل جائیں گی''...... مالکم نے کہا۔

''عورت۔ کیا مطلب۔ لارڈ گائزر نے سپیشل سیون میں کوئی

عورت بھی رکھی ہوئی ہے''...... مارٹ ہیٹن نے چونک کر کہا۔

''یس چیف۔ یہ بات اب سامنے آئی ہے ورنہ اب تک یہی سمجھا جاتا رہا ہے کہ لارڈ گائزر کے سپیشل سیون میں تمام مرد شامل ہیں لیکن اب مجھے ایک خاص ذرائع سے علم ہوا ہے کہ اس گروپ میں ایک عورت بھی ہے۔ اس کا کوڈ ایس تھری ہے''...... مالکم نے کہا۔

''او کے۔ تم ان سب کی تفصیلات معلوم کرو پھر دیکھتے ہیں کہ یہ سب کون ہیں۔ ہمیں ہر حال میں اور ہر صورت میں لارڈ تک پہنچنا ہے چاہے اس کے لئے ہمیں ان سپیشل سیون کی لاشوں کی سیڑھی ہی کیوں نہ بنانی پڑے ہم بنائیں گے اور لارڈ گائزر تک پہنچیں گے''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف''...... مالکم نے کہا تو مارٹ ہیٹن نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحے وہ خاموشی سے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''چیف سیکرٹری آفس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''مارٹ ہیٹن بول رہا ہوں چیف آف ٹائم ایجنسی''...... مارٹ ہیٹن نے بارعب لہجے میں کہا۔

''یس سر میں پی اے ٹو چیف سیکرٹری بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

’’چیف سیکرٹری سے بات کراؤ‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

’’چیف سیکرٹری تو اس وقت پرائم منسٹر ہاؤس گئے ہوئے ہیں‘‘...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

’’کب تک لوٹیں گے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

’’کوئی پتہ نہیں جناب‘‘...... چیف سیکرٹری کے پی اے نے کہا۔

’’اوکے۔ جب وہ آئیں تو انہیں بتا دینا کہ مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

’’یس سر‘‘...... پی اے نے جواب دیا اور مارٹ ہیٹن نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

’’مارٹ ہیٹن بول رہا ہوں‘‘...... مارٹ ہیٹن نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

’’فلوڈی بول رہا ہوں چیف‘‘...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’یس۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

’’چیف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ سپانگو کے ایک ہوٹل میں دیکھا گیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے فلوڈی نے کہا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کا سن کر مارٹ ہیٹن بری طرح سے چونک پڑا۔

’’اوہ۔ تو یہ پہنچ گئے ہیں یہاں‘‘...... مارٹ ہیٹن نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

’’یس چیف‘‘......فلوڈی نے کہا۔

’’کس ہوٹل میں ہیں وہ‘‘...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

’’پرنس ہوٹل میں چیف‘‘......فلوڈی نے جواب دیا۔

’’تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

’’میں اسی ہوٹل میں ایک میز پر لنچ کر رہا تھا چیف۔ میرے دائیں سائیڈ پر پانچ افراد جن میں ایک عورت ہے لنچ کر رہے تھے۔ وہ پانچوں مقامی معلوم ہو رہے تھے اور مقامی زبان میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ میں نے ان کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی تھی لیکن پھر اچانک ان میں سے ایک آدمی نے آرڈر سرو کرتے ہوئے ویٹر کی جیب میں انتہائی راز داری سے ایک لفافہ ڈالا تو میں چونک پڑا۔ میں نے اس ویٹر کو نظر میں رکھا اور پھر میں نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی جیب سے وہ لفافہ نکال لیا۔ مجھے حیرت ہو رہی کہ آخر اس لفافے میں کیا ہے جسے انتہائی ماہرانہ انداز میں ویٹر کی جیب میں ڈالا گیا تھا۔

میں فوراً واش روم گیا اور جب میں نے لفافہ کھولا تو مجھے اس میں ایک تحریر شدہ کاغذ ملا۔ تحریر قدیم یونانی زبان میں تھی جسے میں بخوبی پڑھ سکتا تھا۔ تحریر کسی فراسکی کے نام تھی جسے پیغام دیا گیا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار ارکان سپانگو پہنچ چکے

ہیں۔ اسے جلد سے جلد ملنے کی ہدایات دی گئی تھیں۔ یہ بھی لکھا گیا تھا کہ فراسکی ان کے لئے مناسب رہائش اور گاڑی کا بندوبست کرے کیونکہ وہ زیادہ دیر اس ہوٹل میں رکنے کا رسک نہیں لینا چاہتے''...... فلوڈی نے بتایا۔

''کہاں ہے وہ تحریر''...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

''میں نے سیل فون کے کیمرے سے کاغذ کی تصویر لے لی ہے اور کاغذ لفافے میں ڈال کر اسی طرح اس ویٹر کی جیب میں ڈال دی ہے جس طرح لفافہ میں نے اس کی جیب سے اُڑایا تھا''۔ فلوڈی نے کہا۔

''گڈ شو۔ ویٹر شاید ان کا آدمی ہے جس کے ذریعے وہ یہاں اپنے کسی فارن ایجنٹ سے رابطہ کر رہے ہیں۔ تم ان پر نظر رکھو اور کسی کو اس ویٹر کے پیچھے لگا دو تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ کس طرح فراسکی کو ان کا پیغام پہنچاتا ہے اور فراسکی ہے کون''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف''...... فلوڈی نے کہا۔

''اور سنو۔ ان کی انتہائی خاموشی اور راز داری سے نگرانی کرنا۔ فی الحال انہیں چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔ انہیں اپنا کام کرنے دو۔ وہ کہاں جاتے ہیں کیا کرتے ہیں اور کس سے ملتے ہیں۔ مجھے اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ دو''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف۔ میرے پاس خصوصی سائنسی آلات ہیں۔ میں ان آلات کی مدد سے ان کی نگرانی کر سکتا ہوں اس طرح انہیں پتہ بھی نہیں چل سکے گا کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے''...... فلوڈی نے کہا۔

''گڈ شو۔ ایسا ہی کرو۔ کچھ بھی ہو جائے تمہیں ان کے آڑے نہیں آنا ہے۔ انہیں فری ہینڈ دے دو اور وہ جو کرتے ہیں کرنے دو۔ جس سے ملتے ہیں ملنے دو۔ ان کی آمد ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے''...... مارٹ ہیٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فائدہ مند۔ وہ کیسے چیف''...... فلوڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم یہ سب چھوڑو۔ میں نے تمہیں جو حکم دیا ہے اس پر عمل کرو فوراً''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف''...... فلوڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ ہوٹل میں کن ناموں سے ٹھہرے ہوئے ہیں اور ان کے حلیئے کیا ہیں''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''ان کے پانچ الگ الگ کمرے ہیں۔ سکس فلور پر چھ سو ایک سے چھ سو پانچ تک''...... فلوڈی نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیوں کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''نام بتاؤ ان کے''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

"عمران نے یہاں اپنا نام کامیڈ لکھوایا ہے چیف۔ اس کے باقی ساتھیوں کے نام ہالیڈ، سپوڈا، فیڈی ہے اور لڑکی کا نام رائنا ہے"...... فلوڈی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں گریس کو بھیجتا ہوں۔ وہ خود ہی معلوم کر لے گا کہ یہ پاکیشیا سے کب یہاں پہنچیں ہیں"...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

"یس چیف"...... فلوڈی نے کہا تو مارٹ ہیٹن نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"گڈ شو۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً ٹاپ شوٹ فارمولے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ عمران کو بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ فارمولا لارڈ گائزر کے پاس ہے۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ میرے ایجنٹ لارڈ گائزر کی تلاش میں ناکام ہو سکتے ہیں لیکن یہ عمران یہ واقعی انتہائی ذہین انسان ہے۔ یہ گڑے ہوئے مردوں کو بھی ڈھونڈ نکالتا ہے۔ اس لئے اگر اس کی اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کی جائے تو زمین کی تہہ میں چھپے ہوئے لارڈ گائزر کو بھی وہ باہر کھینچ نکالیں گے۔

ایک بار وہ لارڈ گائزر کو ٹریس کر لیں تو میں ان سب پر خونخوار چیتے کی طرح جھپٹ پڑوں گا اور عمران اور اس کے ساتھیوں سے لارڈ گائزر کو بھی چھین لوں گا۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا"...... مارٹ ہیٹن

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی خوشی اور مسرت تھی جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرانس آمد سے اسے واقعی دلی مسرت ہو رہی ہو اور اب لارڈ گائزر تک وہ آسانی سے پہنچ سکتا ہو۔

ٹائیگر سپانگو کے ہوٹل سی ٹاپ میں موجود تھا۔ اسے عمران نے خصوصی طور پر لارڈ گائزر کو ٹریس کرنے کے لئے کرانس بھیجا تھا۔ چونکہ ٹائیگر کے پوری دنیا میں انڈر ورلڈ سے گہرے تعلقات تھے اور لارڈ گائزر کا تعلق بھی انڈر ورلڈ سے تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ اس معاملے کو ٹائیگر زیادہ آسانی سے ہینڈل کرسکتا ہے اس لئے اس نے فوری طور پر ٹائیگر کے کاغذات بنوائے اور اسے کرانس روانہ کر دیا۔

ٹائیگر رات گئے ہوٹل سی ٹاپ پہنچا تھا لیکن صبح جلد ہی وہ جاگ گیا تھا۔ اس نے واش روم میں جا کر غسل کیا اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ کمرے میں آیا اور اس نے روم سروس کو فون کر کے اپنے لئے ناشتہ منگوا لیا۔ اس نے یہاں پہنچتے ہی انڈر ورلڈ سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی سے رابطہ کر کے اسے لارڈ گائزر اور اس کے خاص آدمیوں کی تلاش کا کام سونپ دیا تھا۔ اس خاص

آدمی کا نام کلارک تھا۔ کلارک نے ابھی تک اس سے رابطہ نہیں کیا تھا اور ٹائیگر چاہتا تھا کہ وہ سارا کام کلارک پر نہ چھوڑے۔ لارڈ گائزر تک رسائی حاصل کرنے کے لئے وہ خود بھی کچھ کرنا چاہتا تھا۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ یہ سوچ رہا تھا کہ لارڈ گائزر کو تلاش کرنے کے لئے وہ کہاں سے آغاز کرے۔ وہ انڈر ورلڈ میں ایسے کن افراد سے رابطہ کرے جو لارڈ گائزر کے سینڈیکیٹ کے بارے میں اسے زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرسکیں۔ اچانک ٹائیگر کے دماغ میں ایک نام آیا تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے فوراً سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا جس سے دنیا کے کسی بھی حصے میں کال کی جا سکتی تھی۔ ٹائیگر نے انکوائری کا نمبر پریس کیا اور رسیور کان سے لگا لیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ملتے ہی آپریٹر کی مہین آواز سنائی دی۔

"سپانگو کے وائٹ روز ہوٹل کا نمبر دیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے ایک نمبر بتایا دیا۔ ٹائیگر نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور پھر آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

"وائٹ روز ہوٹل"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک

نسوانی آواز سنائی دی۔

''آپ کے ہوٹل کے سپروائزر ہیں مسٹر ہاروے۔ کیا آپ میری ان سے بات کرا سکتی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... لڑکی نے کہا اور رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد اس لڑکی کی آواز سنائی دی۔

''جی ہاں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاروے اب یہاں کام نہیں کرتا ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ وہ اب کہاں کام کرتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ایک منٹ''...... لڑکی نے کہا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ چند لمحوں بعد پھر لڑکی کی آواز سنائی دی۔

''میں نے نئے سپروائزر سے بات کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ہاروے اب سکائٹ کلب میں ہوتا ہے اور وہ وہاں بھی سپروائزر ہی ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''سکائٹ کلب کا نمبر کیا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا تو لڑکی نے ایک بار پھر اسے ہولڈ کرایا اور پھر چند لمحوں کے بعد اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے لڑکی کا شکریہ ادا کر کے پھر کریڈل پر ہاتھ مارا۔ ٹون کلیئر ہونے پر اس نے لڑکی کے بتائے ہوئے نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سکائٹ کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''میری سپروائزر ہاروے سے بات کرائیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم کون بول رہے ہو''...... دوسری طرف سے اسی انداز میں پوچھا گیا۔

''میں اس کا دوست ہوں ایکریمیا سے آیا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ہولڈ کرو۔ میں بلاتا ہوں اسے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہاروے بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

''کوبرا بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کوبرا۔ کون کوبرا''...... ہاروے کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''بلیک کوبرا کو اتنی جلدی بھول گئے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم بلیک کوبرا۔ یہ واقعی تم ہی ہو''...... ہاروے نے جیسے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ابھی تک تو میں ہی ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرا نام میری ذات

کی حد تک رجسٹرڈ ہے اگر کوئی اور میرا نام استعمال کرے تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑتا“...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف ہاروے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اوہ۔ تم۔ کہاں ہو کوبرا۔ کافی عرصے بعد تم نے یاد کیا ہے مجھے“...... ہاروے نے حیرت اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں یہیں ہوں“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم سپانگو میں ہو“...... ہاروے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس آؤ اور ہم دونوں مل کر ریڈ لیبل کا لطف لیں“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ ہاروے کا فیورٹ برانڈ ریڈ لیبل ہے جو اس کی کمزوری بن چکا تھا۔

”ویری گڈ۔ کتنی پلاؤ گے“...... ہاروے نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”جتنی تم پی سکو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”گڈ شو۔ پھر تو میں ڈیوٹی ٹائم سے پہلے آ جاؤں گا۔ بولو کہاں آؤں“...... ہاروے نے اور زیادہ مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سی ٹاپ ہوٹل آ جاؤ۔ میں چوتھے فلور کے روم نمبر فور ون سکس میں تمہارا منتظر ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوکے۔ میں بیس منٹ تک تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں“۔

ہاروے نے اسی طرح انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

”یس سر“...... فوراً ایک آواز سنائی دی۔

”روم سروس سے بات کراؤ“...... ٹائیگر نے کہا۔

”یس سر۔ روم سروس پلیز“...... چند لمحوں کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”روم نمبر فور ون سکس میں دو لانگ سائز بوتلیں ریڈ لیبل کی پہنچا دو“...... ٹائیگر نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائیگر نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ویٹر ٹرالی میں آئس کیوبز اور دو گلاسوں کے ساتھ لانگ سائز ریڈ لیبل کی دو بوتلیں رکھے اندر آ گیا۔ ٹرالی لے کر وہ ٹائیگر کے پاس آیا اور اس نے ٹرالی وہیں چھوڑ دی اور ٹائیگر کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا نوٹ نکالا اور اس کی طرف بڑھا دیا۔ نوٹ دیکھ کر ویٹر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے ٹائیگر سے نوٹ لے کر اسے مخصوص انداز میں سلام کیا۔

”کسی اور چیز کی ضرورت ہے تو بتا دیں جناب“...... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ابھی کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اگر ہو گی تو میں تمہیں بلا لوں گا“...... ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر اسے سلام کیا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

بیس منٹ کے بعد دروازے پر مخصوص انداز میں دستک ہوئی تو ٹائیگر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی وہ اس مخصوص دستک کو پہچانتا تھا۔ دستک دینے کا یہ انداز اس کے دوست ہاروے کا ہی تھا۔

”یس کم اِن“...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا خوشرو نوجوان جس کے جسم پر سکائی بلیو کلر کا سوٹ تھا مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔ اسے دیکھ کر ٹائیگر اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”کیسے ہو دوست۔ بہت عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے“...... نوجوان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر انتہائی جوش بھرے انداز میں ٹائیگر سے چمٹ گیا۔

”میں ٹھیک ہوں۔ تم اپنی سناؤ۔ کہاں رہتے ہو۔ نہ کبھی پاکیشیا آتے ہو اور نہ تم نے کبھی فون پر میری خیریت دریافت کرنے کی زحمت گوارا کی ہے“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ تم میری حیثیت جانتے ہی ہو۔ ایک چھوٹے سے کلب میں سپروائزر ہوں۔ قلیل تنخواہ میں بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا

ہے۔ تم ٹھہرے بڑے آدمی اور تم جیسے بڑے آدمیوں کو فون کرنے کے لئے پہلے وقت لینے کے لئے فون کرنا پڑتا ہے پھر کہیں جا کر ات ہوتی ہے اور پھر پاکیشیا کال کرنا انتہائی دل گردے کا کام ہے۔ یہ سب مجھ جیسا غریب آدمی کیسے افورڈ کر سکتا ہے“۔ ہاروے نے ہنستے ہوئے کہا تو جواب میں ٹائیگر بھی ہنس پڑا۔ ہاروے کی نظریں سامنے ٹرالی میں رکھی ہوئی ریڈ لیبل کی بوتلوں پر جمی ہوئی تھیں۔ ریڈ لیبل کی بوتلیں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ہزار واٹ کے بلب جیسی چمک آ گئی تھی۔

”وائٹ روز ہوٹل کیوں چھوڑ دیا تم نے“...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”چھوڑو طویل کہانی ہے۔ پھر کبھی سناؤں گا“...... ہاروے نے کہا۔ وہ بدستور للچائی ہوئی نظروں سے ریڈ لیبل کی بوتلوں کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ان بوتلوں پر جھپٹ پڑے اور دونوں بوتلیں اکیلا ہی پی جائے۔

”بیٹھ جاؤ۔ یہ دیکھو۔ میں نے تمہارے لئے لانگ سائز کی دو بوتلیں منگوائی ہیں۔ پیئو اور مزے کرو“...... ٹائیگر نے کہا۔

”صرف میرے لئے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نہیں پیئو گے“۔ ہاروے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تم تو جانتے ہو کہ ریڈ لیبل تمہارا فیورٹ برانڈ ہے اور میں صرف گولڈن وہسکی پیتا ہوں جو کم از کم سپانگو کے کسی ہوٹل یا

بار میں نہیں ملتی“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ واقعی تم امیر زادوں کا مہنگا برانڈ اس چھوٹے سے علاقے میں بھلا کہاں سے ملے گا“...... ہاروے نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔تم پیئو بیٹھ کر۔تم نے پی یا میں نے پی ایک ہی بات ہے“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مطلب۔ بوتلیں میں خالی کروں گا اور نشہ تمہیں ہو گا“۔ ہاروے نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ایسا ہی سمجھو اور تم یہ بات بھی بخوبی جانتے ہو کہ جب میں کسی مشن پر ہوتا ہوں تو اس وقت تک شراب نہیں پیتا جب تک کہ میں اپنا مشن مکمل نہ کر لوں۔ اگر مجھے یہاں گولڈن وہسکی بھی مل جاتی تو میں مشن پورا ہونے سے پہلے اسے بھی ہاتھ نہ لگاتا“۔ ٹائیگر نے کہا۔

”کیسا مشن۔ مجھے بتاؤ۔ اگر تمہارا مشن سپانگو میں ہے تو سمجھو پورا ہو گیا۔ میں تمہارا دوست ہوں اور سپانگو میں میرے وسیع تعلقات ہیں“...... ہاروے نے بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔

”تمہارا بے حد شکریہ ہاروے۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ تم کوئی بھی مشن پورا کر سکتے ہو لیکن یہ ایک بڑا مسئلہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم میری وجہ سے کسی پریشانی

میں مبتلا ہو جاؤ“...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر اسے بانس پر چڑھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ دوست ہی دوست کے کام آتا ہے اور اگر میری وجہ سے تمہاری کوئی مشکل حل ہوسکتی ہے تو پھر اس سے اچھی اور کیا بات ہوسکتی ہے۔تم بتاؤ تو سہی بات کیا ہے“...... ہاروے نے کہا اور بوتل منہ سے لگا لی۔ بوتل پیتے ہوئے اس کی نظریں بدستور ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

”اگر تم مجھے چند معلومات دے دو تو میرا مسئلہ حل ہو جائے گا“...... ٹائیگر نے کہا تو ہاروے نے بوتل پیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ اسے معلومات دینے کے لئے تیار ہو۔

”میں جانتا ہوں کہ تم یہاں ایک کلب کے سپروائزر ہی نہیں اور بھی بہت کچھ ہو اس لئے تمہارے لئے یہ معلومات مہیا کرنا مشکل نہیں ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو ہاروے نے بوتل منہ سے ہٹا لی۔

”تم بتاؤ۔ میرے پاس معلومات نہ بھی ہوئیں تو میں تمہارے لئے ہر ممکن طریقے سے معلومات حاصل کر لوں گا“...... ہاروے نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

”یہاں لارڈ سینڈیکیٹ ہے جس کا سربراہ لارڈ گائزر ہے۔ اس نے پاکیشیا سے ایک فارمولا چوری کیا ہے اور میں ان سے وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہوں“...... ٹائیگر نے کھل کر بات کرتے

ہوئے کہا۔

''لارڈ سینڈیکیٹ۔ ہاں میں جانتا ہوں''...... ہاروے نے کہا۔

''گڈ شو۔ میری اطلاع کے مطابق لارڈ گائزر بظاہر ہلاک ہو چکا ہے۔ اس نے اپنے بھائی لارڈ ڈیکوسٹا کو ہلاک کر کے اس کا میک اپ کر لیا تھا۔ لیکن اس کا راز کھل گیا۔ نئی اطلاع کے مطابق لارڈ گائزر نے اپنی شناخت مٹانے کے لئے اپنے سوزے پیلس کو بھی تباہ کر دیا ہے اور وہ فارمولے سمیت کہیں روپوش ہو گیا ہے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں روپوش ہوا ہے یا اس کے کسی ایسے آدمی کا پتہ بتا دو جس کے ذریعے میں لارڈ گائزر تک پہنچ سکوں''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں یہ تو نہیں جانتا کہ لارڈ گائزر کہاں روپوش ہوا ہے لیکن میں اس کی ایک عورت کو جانتا ہوں۔ وہ لارڈ گائزر کی قریبی ساتھی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اسے معلوم ہو''...... ہاروے نے کہا۔

''گڈ شو۔ کون ہے وہ عورت''...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا نام لیڈی کارشیا ہے۔ وہ سپانگو میں کارشیا کلب کی مالک اور جنرل منیجر ہے اور اس کے بارے میں میرے پاس جو معلومات ہیں ان کے مطابق وہ لارڈ گائزر کے لئے کام کرتی ہے اور وہ لارڈ گائزر کی سپیشل سیون فورس کا حصہ ہے۔ غالباً سپیشل سیون میں اس کا نمبر تھری ہے جسے ایس تھری کہا جاتا ہے''......

ہاروے نے کہا۔

''لارڈ گائزر کے سپیشل سیون کے بارے میں تو مجھے علم ہے لیکن یہ بات مجھے تم سے پتہ چل رہی ہے کہ سپیشل سیون میں کوئی عورت بھی ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے۔ بہت کم افراد جانتے ہیں اس عورت کے بارے میں کہ وہ لارڈ سینڈیکیٹ کے لئے کام کرتی ہے اور سوزے پیلس میں سپیشل سیون کا حصہ بھی ہے''...... ہاروے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ یہیں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ پچھلے ایک ہفتے سے غائب ہے۔ کہاں گئی ہے اس کے بارے میں ابھی میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے''۔ ہاروے نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ وہ اب تک واپس آ گئی ہو''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اگر وہ آئی ہوتی تو مجھے اس کی آمد کی فوراً اطلاع مل جاتی۔ تم جانتے ہو کہ ہاروے کی نظروں سے زمین کے نیچے رینگنے والا کیڑا بھی نہیں چھپ سکتا ہے''...... ہاروے نے کہا۔

''جانتا ہوں۔ اسی لئے تو تم سے پوچھ رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن تم اس میں دلچسپی کیوں لے رہے ہو''...... ہاروے نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کام کے لئے ہائر کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ پھر تو تم خاصی لمبی کمائی کر رہے ہو اور مجھے صرف ان بوتلوں پر ٹرخا رہے ہو"...... ہاروے نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"تم جانتے ہو کہ میں دوستوں کا حق مارنے والا نہیں ہوں۔ تم نے اگر مجھے قیمتی معلومات دیں تو میں تمہیں تمہارے حصے سے محروم نہیں رکھوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو ہاروے کی آنکھوں کے ساتھ اس کا چہرہ بھی چمکنے لگا۔

"وری گڈ۔ یہ ہوئی نا بات۔ ابھی دیکھو میں تمہارے لئے کیا کرتا ہوں"...... ہاروے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکال لیا۔ اس نے سیل فون پر نمبر پریس کئے اور ایک بٹن پریس کر کے سیل فون کا اسپیکر آن کر دیا۔

"یس۔ کارشیا کلب"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"نانسنس۔ آہستہ آواز میں بات نہیں کر سکتے۔ اس طرح سے چیخ رہے ہو جیسے کسی نے تمہارا گلہ کاٹ دیا ہو۔ کہاں ہے لیڈی کارشیا۔ اس سے بات کراؤ میری۔ میں ہاروے بول رہا ہوں"۔ ہاروے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہاروے تم۔ سوری۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم ہو۔ مادام تو یہاں نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی آواز میں جواب دیا گیا۔

"یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے۔ کہیں کسی نے اسے گولی مار کر اس کی لاش گٹر میں تو نہیں بہا دی"...... ہاروے نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"کچھ پتہ نہیں ہے۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ وہ سپانگو سے باہر ہیں"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ اور اس کا ساتھی جس کی شکل جنگلی سور جیسی ہے ڈیوڈ۔ ہاں۔ ڈیوڈ کہاں ہے"...... ہاروے نے اسی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی مادام کے ساتھ ہی گیا ہوا ہے"...... جواب ملا تو ہاروے نے منہ بناتے ہوئے رابطہ ختم کر دیا۔

"سن لیا۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ یہاں نہیں ہیں۔ اگر وہ ہوتی تو مجھے ان کی آمد کا علم ہو گیا ہوتا"...... ہاروے نے سیل فون جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سن لیا ہے اور تم نے تو ان پر خاصا رعب جما رکھا ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ لیڈی کارشیا گروپ انتہائی طاقتور، سفاک اور بے رحم انسانوں کا گروپ ہے جو کسی کو خاطر میں نہیں لاتا لیکن لیڈی کارشیا کا آدمی تو تمہارے سامنے بھیڑ بنا ہوا تھا"...... ٹائیگر

نے اس کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ صرف فون کال تک محدود ہے۔ میں نے فون پر ہاروے کے نام کا ہوا بنا رکھا ہے۔ اگر میں کلب میں جا کر ایک عام سے غنڈے سے بھی اس انداز میں بات کروں تو ایک لمحے سے پہلے میرا جسم گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا۔ ان کے لئے ہاروے کا نام ہی دہشت ہے اور کچھ نہیں"...... ہاروے نے مسکرا کر کہا تو ٹائیگر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"پھر بھی ماننا پڑے گا۔ تم نے ان پر ہاروے کے نام سے واقعی اچھی خاصی دھاک بٹھا رکھی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"چھوڑو یہ سب اور یہ بتاؤ کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔ لیڈی کارشیا کا تو کوئی پتہ نہیں کب آئے۔ اب تم اس کا انتظار کرو گے یا واپس چلے جاؤ گے"...... ہاروے نے سر جھٹک کر کہا۔

"ایک دو روز رک میں اس کا انتظار کروں گا۔ اگر وہ نہ آئی تو پھر میں اس کی تلاش کے لئے دوسرے ذرائع استعمال کروں گا۔ اسے میں ہر صورت میں تلاش کر کے ہی رہوں گا اگر وہ واقعی لارڈ گائزر کی سپیشل سیون سے تعلق رکھتی ہے تو پھر اس کے ذریعے میں لارڈ گائزر تک پہنچ سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو ہاروے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاروے ایک گھنٹہ تک اس کے پاس رہا۔ اس دوران وہ شراب کی دونوں بوتلیں خالی کر چکا تھا۔ ٹائیگر سے گپ شپ لگانے کے بعد وہ اس سے اجازت لے کر چلا گیا۔ لیڈی

کارشیا کا نام ٹائیگر کے ذہن میں چپک سا گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر لیڈی کارشیا مل جائے تو وہ اس کے ذریعے لارڈ گائزر کا پتہ چلا سکتا تھا لیکن لیڈی کارشیا نجانے کہاں تھی اس لئے ظاہر ہے ٹائیگر بھلا سوائے انتظار کرنے کے اور کیا کر سکتا تھا۔ ہاروے کے ذریعے اسے یہ تو پتہ چل گیا تھا کہ ابھی تک لیڈی کارشیا اور اس کا ساتھی ڈیوڈ یہاں نہیں آیا تھا۔ ابھی ٹائیگر یہی سب سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... ٹائیگر نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک خوش پوش نوجوان اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

"آؤ کلارک۔ کافی دیر لگا دی تم نے آنے میں"...... ٹائیگر نے نوجوان کو دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ میرا کام کچھ طویل ہو گیا تھا"...... کلارک نے کہا۔

"بیٹھو"...... ٹائیگر نے کہا تو کلارک شکریہ کہہ کر اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں ٹرالی پر پڑی شراب کی خالی بوتلوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"کوئی آیا تھا یہاں"...... کلارک نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اکیلا بور ہو رہا تھا اس لئے میں نے اپنے ایک دوست کو یہاں بلا لیا تھا"...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم بتاؤ۔ کیا معلوم کر کے آئے ہو''...... چند لمحے توقف کے بعد ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بری خبر ہے باس''...... کلارک نے کہا۔

''کیوں کیا ہوا''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''میں نے یہ معلوم کرا لیا ہے کہ لارڈ گائزر نے پاکیشیا میں ٹاپ شوٹ مشن مکمل کرنے کے لئے کسے بھیجا تھا۔ یہ ٹائیڈ گروپ تھا جسے لارڈ گائزر نے ہائر کیا تھا اور پھر اس گروپ کو پاکیشیا بھیج کر اس سے ڈاکٹر شہر یار کو ٹریس کرایا گیا۔ اس گروپ سے صرف ڈاکٹر شہر یار کو ٹریس کرانے کی حد تک کام لیا گیا تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر شہر یار سے فارمولے کی ڈسک حاصل کرنے کے لئے لارڈ گائزر نے اپنے سپیشل سیون میں سے سپیشل فور کو پاکیشیا بھیجا تھا جس نے ڈاکٹر شہر یار کو ہلاک کیا اور اس سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کی۔ اس نے ڈسک لا کر لارڈ گائزر کو دے دی۔ ڈاکٹر شہریار کو ٹریس کرنے پر لارڈ گائزر نے ٹائیڈ اور اس کے گروپ کو مالا مال کر دیا تھا اور اس گروپ کو طویل مدت کے لئے انڈر گراؤنڈ ہونے کا کہا تھا۔ ٹائیڈ اور اس کے چار ساتھی کروپر میں موجود ایک جنگل میں جا چھپے تھے اور وہاں ان کی حفاظت کی ذمہ داری لارڈ گائزر نے لی تھی۔ وہ پچھلے کئی دنوں سے اسی جنگل میں رہ رہے تھے لیکن اب مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ ٹائیڈ اور اس کے

چاروں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... کلارک نے کہا۔

''اوہ۔ کس نے کیا ہے انہیں ہلاک''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''یہ کام سوائے لارڈ گائزر کے آدمیوں کے اور کون کر سکتا ہے۔ سوائے لارڈ گائزر کے کوئی نہیں جانتا تھا کہ ٹائیڈ اور اس کے ساتھی کہاں چھپے ہوئے ہیں''...... کلارک نے کہا۔

''اگر وہ چھپ گئے تھے تو پھر لارڈ گائزر نے انہیں ہلاک کیوں کرایا اور اگر اس کا مقصد انہیں ہلاک کرانا ہی تھا تو پھر اس نے انہیں اتنے دن زندہ کیوں رکھا۔ وہ انہیں ڈسک حاصل کرتے ہی ہلاک کر سکتا تھا''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لارڈ گائزر ان سب کو اس وقت تک زندہ رکھنا چاہتا تھا جب تک وہ اس بات کی تصدیق نہ کر لیتا کہ سپیشل فور نے جس پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر شہر یار کو ہلاک کر کے اس سے جس فارمولے کی ڈسک حاصل کی ہے اس میں ٹاپ شوٹ کا اصلی فارمولا موجود ہے یا نہیں۔ فارمولے کی چیکنگ میں چونکہ وقت لگتا ہے اس لئے اس وقت تک ٹائیڈ اور اس کے ساتھیوں کو زندہ رکھا گیا تھا اور جب چیکنگ مکمل ہو گئی اور لارڈ گائزر کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ اس کے پاس ٹاپ شوٹ کا اصل فارمولا ہے تو اس نے ٹائیڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرا دیا''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کیسے ہلاک کیا گیا ہے انہیں"...... ٹائیگر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہ سب یہاں ابھی کسی کے علم میں نہیں ہے۔ یہاں موجود افراد کے مطابق ٹائیڈ اور اس کے چار ساتھی کسی خاص مشن پر سے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں لیکن میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ٹائیڈ اور اس کے گروپ کو کرانس کے شمالی مغربی علاقے کروپر کے جنگل میں گولیوں سے اُڑا دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بھی وہیں دفن کر دی گئی ہیں"۔ کلارک نے کہا۔

"اوہ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ تمہیں یہ سب معلومات کہاں سے ملی ہیں اور کس نے ان سب کو ہلاک کیا ہے اور کیوں"...... ٹائیگر نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"لارڈ گائزر کا ایک خاص ایجنٹ یہاں ایکریمیا میں موجود ہے۔ اس کا نام گریگ ہے۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ پاکیشیا کے ڈاکٹر شہر یار کو ٹریس کرنے کا مشن ٹائیڈ اور اس کے گروپ کو لارڈ گائزر نے دیا ہے اس لئے مجھے یہ بھی یقین تھا کہ یہ مشن گریگ کے ذریعے ہی ٹائیڈ کو دیا گیا ہو گا۔ چنانچہ میں گریگ سے ملا۔ گو گریگ میرا پرانا شناسا ہے لیکن اس نے بھی آسانی سے اپنے پروں پر پانی نہیں پڑنے دیا تھا۔ وہ ہر بات سے صاف مکر رہا تھا لیکن یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ جہاں میں اس سے ملا تھا وہاں ہم دونوں کے

سوا کوئی موجود نہیں تھا۔ میں نے وہیں اس کی گردن دبوچ لی اور پھر میں نے جب اس پر اپنے مخصوص داؤ استعمال کئے تو اسے آخر کار میرے سامنے زبان کھولنی ہی پڑی۔ اس نے مان لیا کہ اس نے ہی لارڈ گائزر کے ایس سیون پرائیڈ کے کہنے پر ٹائیڈ اور اس کے گروپ کو ہائر کیا تھا تاکہ پاکیشیا جا کر ڈاکٹر شہر یار کو ٹریس کیا جا سکے۔ اسی سے مجھے ایس فور اور اس کے چار ساتھیوں کا پتہ چلا ہے جو پاکیشیا جا کر مشن مکمل کر کے آئے تھے اور پھر جب ڈسک لارڈ گائزر کو مل گئی اور اس کی چیکنگ ہو گئی تو گریگ، لارڈ گائزر کے حکم سے کروپر جنگل میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیا اور اس نے جنگل میں چھپے ہوئے ٹائیڈ اور اس کے سارے ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ گریگ نے ٹائیڈ اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اسی جنگل میں دفن کر دیں اور پھر وہ سب واپس آ گئے"...... کلارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیا تمہارا دوست گریگ زندہ ہے"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ حقیقت کا پتہ لگانے کے لئے مجھے اس پر بھرپور انداز میں تشدد کرنا پڑا تھا اگر میں اسے زندہ چھوڑ دیتا تو موقع ملتے ہی اس کا سب سے پہلا نشانہ میں ہی ہوتا اس لئے میں نے معلومات حاصل کرتے ہی اس کے سر میں گولی اتار کر اسے ہلاک کر دیا

تھا‘‘...... کلارک نے کہا۔

’’مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ تم نے اس کے ساتھ یہی کیا ہو گا‘‘...... ٹائیگر نے کہا تو کلارک مسکرا دیا۔

’’جیکسن کے بارے میں بتاؤ۔ وہ کہاں مل سکتا ہے‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’جیکسن، لارڈ گائزر کی سپیشل سیون فورس میں ایس فائیو ہے وہ سپانگو کے سی کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ دولت کی فراوانی ہونے کی وجہ سے وہ لارڈوں کی سی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس لئے سب اسے لارڈ ہی سمجھتے ہیں اور وہ پرنس کے نام سے مشہور ہے۔ گریگ بھی اس سے وہیں کلب میں جا کر ملتا تھا یا فون پر اس سے بات ہوتی تھی‘‘...... کلارک نے کہا۔

’’اگر اس کا تعلق لارڈ گائزر سے ہے تو پھر یقیناً اس کا لارڈ گائزر سے رابطہ رہتا ہو گا اور وہ جانتا ہو گا کہ لارڈ گائزر کہاں ہے۔ اگر اس کی گردن دبوچی جائے تو اس کے ذریعے لارڈ گائزر تک پہنچا جا سکتا ہے‘‘...... ٹائیگر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

’’یس باس‘‘...... کلارک نے کہا۔

’’تو پھر چلو۔ ہمیں جلد سے جلد جیکسن کی گردن پکڑنے کے لئے سپانگو پہنچنا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ سپانگو سے نکل جائے اور ہم ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے لئے ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ اس لئے اب ہمارا یہاں مزید ٹھہرنا فضول

ہے‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’یس باس۔ ایک بار جیکسن ہاتھ آ جائے تو پھر آسانی سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کا پتہ چل سکتا ہے‘‘...... کلارک نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاروے کی مدد سے اسے لارڈ گائزر کے سپیشل سیون ایس تھری لیڈی کارشیا کا پتہ چلا تھا جو سپانگو میں موجود نہیں تھی لیکن کلارک نے سپیشل سیون میں ایک اور آدمی جیکسن کا پتہ چلا لیا تھا۔ وہ بھی سپیشل سیون کا ہی حصہ تھا اور ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ لیڈی کارشیا نہ سہی اسے ہر حال میں ایس فائیو تک پہنچنا چاہئے تاکہ وہ اس سے لارڈ گائزر کے بارے میں معلوم کر سکے کہ وہ کہاں چھپا ہوا ہے۔ اس کی پیشانی پر خاصی شکنیں پھیلی ہوئی تھیں اور وہ پوری طرح ایکشن میں آنے کے لئے تیار ہو چکا تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی نے چونک کر سامنے پڑے ہوئے فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''کارشیا بول رہی ہوں''...... لڑکی نے انتہائی ناز بھرے لہجے میں کہا۔

''جیرالڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مرد کی بے تکلفانہ آواز سنائی دی۔

''جیرالڈ تم۔ اوہ گاڈ کتنے عرصے کے بعد تمہاری دلکش آواز سننے کو ملی ہے۔ تمہاری آواز سننے کے لئے تو کان ترس گئے تھے۔ کہاں ہو تم۔ کیا سپانگو میں ہو''...... کارشیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سپانگو آؤ تو تم ملتی ہی نہیں ہو۔ پتہ چلتا ہے کہ لیڈی کارشیا ملک سے باہر گئی ہوئی ہیں اور وہاں سے بڑا مایوس لوٹنا پڑتا ہے۔

اب تم ہی بتاؤ کہ ملاقات ہو تو کیسے ہو اور تم جانتی ہو کہ جب تک دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی ملاقات نہ ہو تو پہلی ملاقاتوں کا نشہ ہی نہیں اترتا ہے''...... دوسری طرف سے جیرالڈ نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا تو لیڈی کارشیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میرا بھی حال تم سے مختلف نہیں ہے ڈیئر جیرالڈ۔ میں ابھی تک تمہارے ساتھ ہونے والی اس ملاقات کے نشے میں ڈوبی ہوئی ہوں جو تم نے ایک ماہ پہلے مجھ سے کی تھی۔ بہرحال بتاؤ کہاں سے بول رہے ہو''...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

''میں ایکارا میں ہی ہوں اور وہیں سے تمہیں کال کر رہا ہوں''...... جیرالڈ نے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھی تھی کہ تم یہاں ہو۔ بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا ہے''...... لیڈی کارشیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے جیرالڈ کے یہاں نہ ہونے پر اسے شدید مایوسی ہوئی ہو۔

''میرے پاس تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے''...... جیرالڈ نے کہا۔

''اہم اطلاع۔ کیا مطلب''...... لیڈی کارشیا نے چونک کر کہا۔

''سپانگو میں تمہارا ایک آدمی تھا جس کا نام گریگ ہے''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں کیا ہوا''...... لیڈی کارشیا نے حیران ہو کر کہا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے''...... جیرالڈ نے کہا تو لیڈی کارشیا
بری طرح سے اچھل پڑی۔

''اوہ۔ کیسے ہوا یہ سب۔ کس نے ہلاک کیا ہے اسے''۔ لیڈی
کارشیا نے تیز لہجے میں کہا۔ گریگ کی ہلاکت کا سن کر اس کا رنگ
بدل گیا تھا۔

''گریگ کو ہلاک کرنے والے کا نام سنو گی تو تم اچھل پڑ
گی''۔ جیرالڈ نے کہا۔

''مجھے اس کا نام بتاؤ۔ جلدی''...... لیڈی کارشیا نے غصیلے لہ
میں کہا۔

''اوہ۔ شاید تم ناراض ہو گئی ہو''...... جیرالڈ نے کہا۔

''جیرالڈ پلیز۔ مجھے اس کا نام بتاؤ جس نے گریگ کو ہلاک ک
ہے اور یہ بھی بتاؤ کہ ایسا کیوں ہوا ہے''......لیڈی کارشیا نے سنجید
لہجے میں کہا۔

''تمہارے گروپ نے پاکیشیا سے کوئی اہم فارمولا حاصل ک
ہے۔ یہ سارا اسی کا چکر ہے''...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

''پاکیشیا سے فارمولا۔ کیا مطلب۔ میرے گروپ نے تو ا
کوئی کام نہیں کیا ہے۔ ویسے بھی فارمولوں کے حصول کے لئے می
نہیں پرائیڈ کا سیکشن کام کرتا ہے''...... لیڈی کارشیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

''بہرحال جس نے بھی کیا ہے۔ میرا تو تم سے تعلق ہے اس

لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ سپانگو میں اچانک مجھے کلارک دکھائی دیا
تھا۔ میں کلارک کے بارے میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ وہ
انڈر ورلڈ کا خاص آدمی ہے جو پاکیشیا کے انڈر ورلڈ کے ایک
خطرناک آدمی بلیک کوبرا کے لئے کام کرتا ہے۔ اس لئے میں اسے
دیکھ کر چونک پڑا تھا چنانچہ میں نے اس کی نگرانی شروع کرا دی۔
کلارک، گریگ سے ملا اور پھر اس نے گریگ کو گرفت میں لے کر
اس پر ہولناک تشدد کر کے اس سے پرائیڈ اور اس کے گروپ کے
بارے میں معلومات حاصل کیں۔ گریگ سے معلومات حاصل
کرنے کے بعد کلارک نے اس کے سر میں گولی مار کر اسے ہلاک
کیا اور پھر وہ وہاں سے سی ٹاپ ہوٹل پہنچ گیا۔ اس ہوٹل میں بلیک
کوبرا موجود تھا جو پاکیشیا سے خصوصی طور پر یہاں پہنچا ہے۔ تمہاری
اطلاع کے لئے میں یہ بھی بتا دوں کہ سی ٹاپ ہوٹل میری ہی
ملکیت ہے اس لئے میں نے خصوصی انتظامات جو پہلے سے اس
ہوٹل کے ہر کمرے میں موجود تھے آن کرا دیئے تھے۔ ان
انتظامات کی وجہ سے مجھے بلیک کوبرا کی موجودگی کا علم ہو چکا تھا۔
میں نے بلیک کوبرا پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔ بلیک کوبرا نے یہاں
جن افراد سے ملاقاتیں کیں اور جس سے جو بات کی اس کا مجھے علم
ہوتا رہا''...... جیرالڈ نے کہا۔

''تو کیا وہ دونوں اب بھی تمہارے ہوٹل میں موجود ہیں''۔
لیڈی کارشیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ کلارک کی رپورٹ ملنے کے بعد وہ اب سپانگو کی طرف نکل گئے ہیں اور وہ سپانگو میں موجود پرائیڈ کو کور کرسکیں تا کہ اس کے ذریعے لارڈ گائزر تک پہنچ سکیں“...... جیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ لیکن یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہے ہو۔ یہ سارا کھیل اگر گریگ اور پرائیڈ کا ہے تو وہ خود ہی اس سے نپٹتے رہیں گے۔ میرا اس سے کیا تعلق۔ میرا تو ہیومن ٹریفک سے تعلق ہے میں انسانوں کی تجارت کرتی ہوں اور تمہارا فون آنے پر میں تو یہی سمجھی تھی کہ تم مجھ سے کوئی بگ ڈیل کرو گے لیکن......“ لیڈی کارشیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کارشیا ڈیئر۔ تم شاید بلیک کوبرا کو نہیں جانتی۔ وہ اگر لارڈ گائزر کے پیچھے لگ گیا ہے تو لارڈ سینڈیکیٹ کے چیف سمیت اس کی تنظیم کا مکمل اور یقینی خاتمہ سمجھو۔ وہ کسی کو بھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ میں بلیک کوبرا کی اصلیت جانتا ہوں۔ وہ پاکیشیا کے خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ٹائیگر ہے جو کسی بھی لحاظ سے عمران سے کم نہیں ہے“...... جیرالڈ نے کہا۔

”ہونہہ۔ دیکھو جیرالڈ۔ تم میرے دوست ہو اس لئے لارڈ گائزر کے خلاف توہین آمیز بات کرنے کے باوجود زندہ ہو۔ ورنہ لارڈ گائزر کے خلاف ایسی بات کرنے والا زندہ نہیں بچتا۔ آئندہ محتاط رہنا۔ لارڈ سینڈیکیٹ کوئی چھوٹا اور گھٹیا درجے کا سینڈیکیٹ نہیں ہے

جسے بلیک کوبرا یا ٹائیگر جیسا آدمی نقصان پہنچا سکے۔ لارڈ سینڈیکیٹ بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا مقابلہ کرنا ٹائیگر کے بس کی بات نہیں ہے۔ بہرحال تمہاری اطلاع کا شکریہ۔ میں یہ اطلاع لارڈ اور پرائیڈ تک پہنچا دوں گی تا کہ ٹائیگر سے نپٹا جا سکے۔ گڈ بائی“۔ لیڈی کارشیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑ گیا تھا۔ شاید اسے جیرالڈ کے لارڈ گائزر کے خاتمے کی بات پر غصہ آ گیا تھا اور اس کی طبیعت مکدر ہو گئی تھی۔

”ہونہہ۔ میں اسے پسند کرتی ہوں اسی لئے اس کا منہ ہر وقت کھلا رہتا ہے اور جو اس کے منہ میں آتا ہے بکتا چلا جاتا ہے۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا اور اس نے لارڈ گائزر کے خاتمے کی بات کی ہوتی تو میں اب تک اس کے ٹکڑے اڑا چکی ہوتی“...... لیڈی کارشیا نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”پرائیڈ سیکشن کے انچارج پرائیڈ سے میری بات کراؤ فوراً“۔ لیڈی کارشیا نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں کے بعد فون کی گھنٹی بجی تو لیڈی کارشیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ لیڈی کارشیا“...... لیڈی کارشیا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"پرائیڈ سے بات کریں مادام"...... سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو لیڈی کارشیا۔ پرائیڈ بول رہا ہوں۔ آج تمہیں میری یاد کیسے آ گئی۔ تم تو مجھ سے سخت نفرت کرتی ہو"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور لیڈی کارشیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ پرائیڈ ایک تو سیاہ فام تھا اور دوسرا وہ خاصا بدصورت تھا جس کی وجہ سے واقعی لیڈی کارشیا اس سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتی تھی۔

"میں نے سوچا کہ تمہارا رنگ اور زیادہ سیاہ نہ پڑ جائے اور تم مزید بدصورت نہ ہو جاؤ اس لئے فون کیا ہے ورنہ اصولاً مجھے لارڈ کو ہی فون کرنا چاہئے تھا"...... لیڈی کارشیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ کو فون۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... پرائیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشائی ایجنٹ علی عمران کے شاگرد ٹائیگر کو جانتے ہو"۔ لیڈی کارشیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں۔ اس کا نام سنا ہوا ہے لیکن براہ راست کبھی اس سے ٹکراؤ نہیں ہوا ہے"...... پرائیڈ نے جواب دیا۔

"تم نے میرے ایک دوست گریگ اور اس کے ساتھیوں کے ذریعے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کرایا ہے اور پاکیشیا کے ایک

سائنس دان کو ہلاک کر کے اس سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی کمپیوٹرائزڈ ڈسک حاصل کی ہے۔ بولو میں سب درست کہہ رہی ہوں نا"...... لیڈی کارشیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم بالکل درست کہہ رہی ہو لیکن اس میں لارڈ کو بتانے والی کون سی بات ہے یہ سب میں نے لارڈ کے حکم سے ہی کیا ہے اور تم نے پاکیشائی ایجنٹ علی عمران کے شاگرد ٹائیگر کا ذکر کیوں کیا تھا۔ ٹائیگر کا اس سے کیا تعلق ہے"...... پرائیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں اس بار خاصی ناگواری تھی۔

"ٹائیگر کے ایک آدمی کلارک نے سپانگو میں میرے دوست گریگ پر تشدد کر کے اس سے یہ ساری معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب وہ تمہارے پیچھے سپانگو آ رہا ہے اور اتنا تو تم بھی جانتے ہو گے کہ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے اور وہ یقیناً عمران کے حکم پر یہاں آیا ہو گا۔ اگر یہ بات میں لارڈ گائزر تک پہنچا دوں کہ تم آسانی سے ٹریس کر لئے گئے ہو تو تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے"...... لیڈی کارشیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ لیڈی کارشیا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے ٹائیگر سے ہوشیار کر دیا۔ اب میں اس سے خود نپٹ لوں گا۔ ایک بار پھر شکریہ"۔ پرائیڈ نے خشک لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ لیڈی کارشیا نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے رسیور رکھا فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"کارشیا بول رہی ہوں"...... لیڈی کارشیا نے ایک طویل سانس لے کر رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ کالپر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کالپر۔ تم۔ کیا بات ہے"...... لیڈی کارشیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ کالپر اس کے گروپ کا خاص مخبر تھا۔

"مادام۔ پاکیشیا کا طوفان یہاں آیا ہوا ہے اور وہ لارڈ گائزر کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کالپر نے کہا۔

"پاکیشیا کا طوفان۔ کیا مطلب۔ کون طوفان"...... لیڈی کارشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ شاید اسے نہیں جانتی مادام لیکن میں اس کے بارے میں جانتا ہوں۔ وہ ایک ایسا خوفناک طوفان ہے جو جہاں بھی جاتا ہے وہاں تباہی اور بربادی پھیلا دیتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ بظاہر انتہائی بھولا بھالا، معصوم، بے ضرر اور احمق دکھائی دیتا ہے لیکن دراصل وہ کیا ہے اس کو شاید میں لفظوں میں بیان نہ کرسکوں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ آپ تو شاید اسے نہ جانتی ہوں لیکن لارڈ لازماً اسے جانتے ہوں گے اور اس جیسے آدمی کا لارڈ کے پیچھے پڑ جانا انتہائی خطرناک

بات ہے"...... کالپر نے انتہائی سنجیدگی اور پریشانی کے عالم میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کہاں ہے وہ"...... لیڈی کارشیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ سپانگو میں موجود ہے مادام اور وہ یہاں کے تھری سٹار پرنس ہوٹل کے دوسرے فلور پر کمرہ نمبر دو سو میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اس نے رجسٹر میں اپنا نام کامیڈ لکھوایا ہے لیکن میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ وہ عمران ہی ہے، مزید معلومات حاصل کرنے پر مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس ہوٹل میں اس کے ساتھی بھی موجود ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم کے ساتھ یہاں موجود ہے اور وہ سب یہاں لارڈ گائزر کے پیچھے آئے ہیں"۔ کالپر نے کہا۔

"اوکے۔ میں لارڈ کو تمہاری یہ اطلاع پہنچا دوں گی۔ گڈ بائی"...... لیڈی کارشیا ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور غصے سے رسیور پٹخ دیا۔

"لگتا ہے آج کا دن ہی منحوس ہے جو ہر طرف سے بری خبریں مل رہی ہیں"...... لیڈی کارشیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنا شروع ہو گئی۔ وہ اس وقت اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھی۔

لارڈ سینڈیکیٹ خاصا باوسائل اور طاقتور سینڈیکیٹ تھا۔ اس سینڈیکیٹ میں ہر قسم کے جرائم کے لئے الگ الگ سیکشنز بنائے گئے تھے۔ ان سیکشنز کا آپس میں کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔ لیڈی کارشیا ہیومن ٹریفک سیکشن کی انچارج تھی جس کا کوڈ سپیشل سیون میں نمبر ایس تھری تھا جبکہ پرائیڈ جنرل سیکشن کا انچارج تھا جو ایس سیون تھا اور وہ غیر ملکی مشن پورے کرتا تھا۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے سیکشن تھے جن کے الگ الگ انچارج تھے۔ ان سب کا چیف لارڈ گائزر تھا۔ وہی ان تمام سیکشنز کو کنٹرول کرتا تھا۔ سینڈیکیٹ اسی کا بنایا ہوا تھا۔ فی الوقت وہ سوزے پیلس کو تباہ کر کے انڈر گراؤنڈ ہو گیا تھا۔ اب اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کس روپ میں اور کہاں رہتا ہے۔ اس نے سپیشل سیون کو بھی الگ کر دیا تھا جن میں سے ایس فور اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا تھا اور باقی چھ سپیشل اپنے اپنے سیکشنوں میں منتقل ہو گئے تھے۔ ایک مخصوص ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کے ذریعے وہ سیکشن انچارج سے بات کرتا تھا اور ان سے رپورٹ لے کر انہیں ہدایات دیتا تھا۔

''لگتا ہے پرائیڈ کی موت آ ہی گئی ہے۔ پہلے ٹائیگر اس کے پیچھے لگ گیا اور اب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں پہنچ گئی ہے۔ ظاہر ہے فارمولا پاکیشیا سے اُڑایا گیا ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی پرائیڈ کے پیچھے ہی یہاں پہنچی ہو گی۔ اب مجبوری ہے۔ مجھے لارڈ سے بات کرنی ہی پڑے گی''...... لیڈی کارشیا نے مسلسل

ٹہلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر وہ تیزی سے سائیڈ میں رکھی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھی۔ الماری کا پٹ کھول کر اس نے اندر ایک خفیہ خانہ کھولا اور اس میں سے ایک جدید اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا اس نے ٹرانسمیٹر کے مختلف بٹن پریس کئے اور پھر اس نے مین بٹن پریس کر دیا جس سے ٹرانسمیٹر کی ڈائریکٹ کال لارڈ گائزر کو جاتی تھی۔

''ہیلو ہیلو۔ لیڈی کارشیا کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ لارڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

''لارڈ میں آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں بتانا چاہتی ہوں۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ علی عمران۔ کیا مطلب۔ اوور''۔ لارڈ کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی اور جواب میں لیڈی کارشیا نے کالپر سے ملنے والی اطلاع کی پوری تفصیل چیف کو بتانی شروع کر دی۔

''ہونہہ۔ پرائیڈ نے تو کہا تھا کہ اس نے ہر لحاظ سے اس مشن کو محفوظ کر لیا ہے لیکن اب تمہاری اطلاع سے معلوم ہو رہا ہے کہ نہ صرف یہ مشن غیر محفوظ رہا ہے بلکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مشن لارڈ سینڈیکیٹ نے مکمل کیا ہے۔ جب پرائیڈ نے مجھے مشن کی تفصیل بتائی تھی تو میں نے اسے خصوصی

طور پر ہدایات دی تھیں کہ اس بات کی بھنک کسی کو نہیں لگنی چاہئے کہ یہ مشن لارڈ سینڈیکیٹ نے مکمل کیا ہے ورنہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھوتوں کی طرح میرے پیچھے لگ جائیں گے اور وہی سب ہوا ہے۔ اوور‘‘...... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

’’یس لارڈ۔ اوور‘‘...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

’’سنو کارشیا۔ میں فوری طور پر پرائیڈ اور اس کے گروپ کو انڈر گراؤنڈ کر رہا ہوں۔ تم نے اور تمہارے گروپ کے کسی آدمی نے پرائیڈ اور اس کے کسی ساتھی سے رابطہ نہیں رکھنا اور تم بھی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خود اور اپنے گروپ کو بچانے کے لئے انتظامات کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ پرائیڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے وہ تمہارے پیچھے پڑ جائیں۔ تمہیں ہر حال میں ان سے دور رہنا ہے اور ان سے کسی بھی قسم کا رابطہ نہیں کرنا ورنہ تم بھی مصیبت میں آ جاؤ گی۔ اوور‘‘...... لارڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور لیڈی کارشیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے لاشعوری انداز میں ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔ پرائیڈ اور اس کے گروپ کو انڈر گراؤنڈ کرنے کا مطلب تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی انتہائی خطرناک ہے ورنہ چیف کبھی پرائیڈ کو اس طرح انڈر گراؤنڈ کرنے اور اسے خود کو اپنے گروپ سمیت عمران سے بچاؤ کے لئے نہ کہتا۔ لیڈی کارشیا ابھی

حیرت زدہ انداز میں ٹرانسمیٹر کو تک ہی رہی تھی کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

’’ہیلو۔ کارشیا۔ کیسی ہو‘‘...... نوجوان نے اسے دیکھ کر انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ یہ ڈیوڈ تھا اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج اور اس کا بے تکلف دوست۔

’’ٹھیک ہوں‘‘...... لیڈی کارشیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’کیا بات ہے۔ تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے اور تم پریشان بھی دکھائی دے رہی ہو‘‘...... ڈیوڈ نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’میں واقعی پریشان ہوں ڈیوڈ۔ آج کا دن تو میرے لئے اس قدر حیرت انگیز ثابت ہو رہا ہے کہ کہیں میں حیرت کی شدت سے مر ہی نہ جاؤں‘‘...... لیڈی کارشیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’کیوں کیا ہوا‘‘...... ڈیوڈ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

’’بیٹھو۔ بتاتی ہوں‘‘...... لیڈی کارشیا نے کہا اور خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ ڈیوڈ اثبات میں سر ہلاتا ہوا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

’’ایک بات کہوں‘‘...... ڈیوڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہو۔ تم بھی کہو"...... لیڈی کارشیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس حسین چہرے پر پریشانی کے تاثرات اچھے نہیں لگتے۔ میں جو ہوں تمہاری ہر پریشانی اپنے سر لینے کے لئے، چاہے اس کے لئے میرے چہرے پر بارہ کیا اٹھارہ کیوں نہ بج جائیں"۔ ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی کارشیا نہ چاہتے ہوئے بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا ایک بات بتاؤ"...... لیڈی کارشیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پوچھو ڈیئر"...... ڈیوڈ نے اسی انداز میں کہا۔

"تم کبھی پاکیشیا گئے ہو"...... لیڈی کارشیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پاکیشیا۔ کیا مطلب"...... ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہو"...... لیڈی کارشیا نے پھر پوچھا۔

"نہیں۔ نہ میں کبھی پاکیشیا گیا ہوں اور نہ ہی کسی علی عمران کو جانتا ہوں۔ کون ہے یہ"...... ڈیوڈ نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا تو لیڈی کارشیا نے اسے پہلے جیرالڈ کی کال اور پھر پرائیڈ سے اپنی گفتگو، اس کے بعد مخبر کی اطلاع اور پھر چیف سے بات کرنے کی تمام باتوں سے آگاہ کر دیا۔ اس کی باتیں سن کر ڈیوڈ

بھی حیران رہ گیا۔

"حیرت ہے۔ چیف ایشیائی ایجنٹوں سے اس قدر خوفزدہ ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈیوڈ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں بھی تو اسی وجہ سے پریشان ہوں کہ لارڈ سینڈیکیٹ جس کا نام دہشت کی علامت ہے اس تنظیم کا چیف ایک انسان سے اس قدر خوفزدہ ہو گیا ہے کہ اس نے ایک پورے سیکشن کو ہی انڈر گراؤنڈ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور مجھے بھی اس سے بچنے کا حکم دے دیا ہے"...... لیڈی کارشیا نے جواب دیا۔

"تمہاری باتیں سن کر تو میرا اس آدمی سے ملنے کو دل چاہنے لگا ہے لگتا ہے وہ واقعی کوئی اہم ہستی ہے جس سے لارڈ سینڈیکیٹ کا چیف بھی خوفزدہ ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"دل تو میرا بھی یہی چاہ رہا ہے کہ اس خطرناک انسان کو میں ایک بار اپنی آنکھوں سے دیکھوں لیکن ڈر رہی ہوں کہ اگر لارڈ کو پتہ چل گیا تو وہ نجانے میرا کیا حشر کرے گا"...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

"اسے دیکھنے اور ملنے کی کیا ضرورت ہے۔ کالپر نے تمہیں ہوٹل کا نام اور اس کے کمرے کا نمبر بتا دیا ہے۔ ہوٹل کا نمبر انکوائری سے لو اور اسے فون کر لو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ واقعی زبردست آئیڈیا ہے۔ ایک بار میری اس سے بات ہو جائے تو مجھے اندازہ ہو جائے گا کہ وہ کس قدر

خطرناک انسان ہے۔ گڈ شو“...... لیڈی کارشیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”کیلی۔ انکوائری سے پرنس ہوٹل کا نمبر معلوم کرو اور پھر اس نمبر پر کال کر کے روم نمبر ٹو ڈبل زیرو میں کال ملواؤ۔ وہاں کامیڈ نامی ایک آدمی ٹھہرا ہوا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔ تم اسے میرا نام نہ بتانا اور اس سے کہنا کہ کرانس کے بزنس ٹائیکون کی بیٹی پرنسز زاڈیا اس سے بات کرنا چاہتی ہے“...... لیڈی کارشیا نے اپنی سیکرٹری کیلی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”یس مادام“...... سیکرٹری کیلی نے کہا اور لیڈی کارشیا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اشتیاق دکھائی دے رہا تھا جیسے علی عمران سے بات کرنے کے لئے وہ انتہائی بے چین ہو۔ اس کی بے چینی دیکھ کر اس کے سامنے بیٹھا ہوا اس کا دوست ڈیوڈ مسکرا رہا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لیڈی کارشیا نے یوں جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے اگر اسے ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو اس کی علی عمران سے بات نہ ہو سکے گی۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرانس کے شہر سپانگو کے پرنس ہوٹل کے روم نمبر ٹو ڈبل زیرو میں اپنے ساتھیوں صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا کے ساتھ موجود تھا۔ ان چاروں کے لئے ہوٹل میں الگ الگ کمرے بک تھے لیکن اس وقت وہ چاروں عمران کے کمرے میں موجود تھے۔

تنویر اور جولیا کے درمیان مشن کے حوالے سے بات ہو رہی تھی جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل خاموش بیٹھے مسکرا رہے تھے اور عمران آنکھیں بند کئے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے ان کی موجودگی کا احساس ہی نہ ہو۔

اس بار چیف نے خلاف معمول دانش منزل میں ان چاروں کو کال کر کے میٹنگ ہال میں بلایا تھا اور انہیں کیس پر بریفنگ دیتے ہوئے عمران کے ساتھ فوری طور پر کرانس جانے کا حکم دیا تھا۔ چیف نے انہیں چونکہ مشن کے حوالے سے مکمل بریفنگ دے دی

تھی اس لئے ان چاروں کو معلوم تھا کہ انہیں کرانس میں کیا کرنا ہے۔ اس بریفنگ میں عمران ان کے ساتھ موجود نہیں تھا اور نہ ہی عمران ان کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ چیف نے ہی ان چاروں کے لئے اس ہوٹل میں روم بک کرائے تھے اور انہیں یہاں آ کر پتہ چلا تھا کہ عمران کا بھی اس ہوٹل میں کمرہ بک ہے اور وہ ان سے ایک دن پہلے ہی یہاں پہنچ چکا تھا۔ عمران کو دیکھ کر جولیا، کیپٹن شکیل اور صفدر بے حد خوش ہوئے تھے لیکن عمران کو دیکھ کر تنویر کے منہ پر بارہ بج گئے تھے۔ جولیا اور صفدر نے عمران سے ایک روز پہلے یہاں آنے کے بارے میں پوچھنے کی بہت کوشش کی لیکن ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے کوئی بات کہاں بتانے والا تھا۔ ریسٹ کرنے کے بعد وہ چاروں ایک بار پھر عمران کے کمرے میں آ گئے تھے۔ انہوں نے ایک بار پھر عمران کو کریدنے کی کوشش کی لیکن عمران کسی بھی طرح ان کے قابو میں آنے کا نام نہ لے رہا تھا۔ جس پر جولیا کو غصہ آ گیا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ اگر عمران نے ہمیں کچھ نہ بتانے کی قسم کھا لی ہے تو ہمیں خود کو اس سے الگ کر لینا چاہئے اور اپنے طور پر اس مشن کو مکمل کرنا چاہئے"...... تنویر نے کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"چیف نے ہمیں مشن کے بارے میں مکمل بریفنگ دی ہے اور اس بار چیف نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم ہمیشہ کی طرح عمران کی سرکردگی میں مشن مکمل کریں اور ویسے بھی معمولی سا مسئلہ ہے۔ لارڈ سینڈیکیٹ یہاں کی معروف مجرم تنظیم ہے۔ انڈر ورلڈ میں آسانی سے اس کے سرکردہ افراد کے بارے میں پتہ لگایا جا سکتا ہے اور ہمیں لارڈ سینڈیکیٹ کا ایک بھی آدمی مل گیا تو ہم اس کی گردن پکڑ کر اس سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کا پتہ پوچھ لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک میں کیا ہے"...... صفدر نے کہا جو خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"چیف نے بتایا تو تھا کہ اس کمپیوٹرائزڈ ڈسک میں پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر شہر یار کے ٹاپ شوٹ میزائل کا فارمولا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"کیا تم ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک چیک کر کے پہچان لو گے کہ اس کی میموری میں ٹاپ شوٹ فارمولا ہی موجود ہے"۔ صفدر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چیف نے ہمیں فارمولے کے حوالے سے کوئی بات نہیں بتائی اور سائنسی فارمولے کی باتیں تو کوئی سائنس دان ہی سمجھ سکتا ہے یا پھر......" جولیا نے کہا اور پھر اس کی نظریں خود بخود

عمران کی طرف اٹھ گئیں جو اسی طرح اطمینان سے آنکھیں بند کئے سونے کی اداکاری کر رہا تھا۔ اس کی بات سن کر اور جولیا کو عمران کی طرف دیکھتے پا کر تنویر کا چہرہ لٹک گیا۔ چیف نے واقعی انہیں صرف ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک اور فارمولے کا بتایا تھا۔ مزید کوئی تفصیل نہیں بتائی تھی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو صفدر۔ اگر ہمیں ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک مل بھی جائے تو بھی ہم چیک نہیں کر سکیں گے کہ اس ڈسک میں واقعی ٹاپ شوٹ فارمولا ہے یا نہیں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس فارمولے کو عمران صاحب سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے ہمیں عمران صاحب کے ساتھ مل کر ہی کام کرنا پڑے گا ان سے الگ رہ کر ہم اپنا اصل مقصد حاصل نہیں کر سکیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ضروری تو نہیں ہے کہ ہم ہر وقت اس کے ساتھ ہی کام کرتے رہیں۔ مس جولیا آپ چیف سے بات کریں اور اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے حوالے سے ٹپس لے لیں۔ اگر چیف نے فارمولے کے چند اہم پوائنٹس بھی بتا دیئے تو ہمارے لئے اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی پہچان آسان ہو جائے گی"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہر صورت میں اس بار عمران کی اجارہ داری سے بچنا چاہتا تھا۔

"چیف نہیں بتائے گا۔ اگر اس نے بتانا ہوتا تو وہ یہ سب ہمیں میٹنگ کے وقت بتا دیتا۔ اب اگر میں نے یہاں سے چیف کو کال کر کے فارمولے کے حوالے سے بات کی تو چیف ہمیں یقینی طور پر گولیوں سے اڑا دے گا کیونکہ فون اور ٹرانسمیٹر کال کیچ بھی ہو سکتی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ پھر تو واقعی مشکل ہو جائے گی"...... تنویر نے یکلخت ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا جیسے اس کے غبارے سے ہوا نکل گئی ہو۔

"عمران بتائے گا۔ کیوں عمران"...... جولیا نے عمران کی طرف کھسک کر یکلخت بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور جولیا کے اس انداز پر صفدر اور کیپٹن شکیل مسکرا دیئے جبکہ تنویر نے غصے سے ہونٹ بھینچنے شروع کر دیئے۔ اسے جولیا کا یہ انداز انتہائی ناگوار گزرا تھا۔

"ہاں ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم چاہو تو یہاں بھی کورٹ میرج ہو سکتی ہے۔ ہر جگہ دو گواہان کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمارے ساتھ تو تین ہیں۔ کورٹ میرج کرنے کے لئے یہی تین گواہ بہت ہیں"۔ عمران نے آنکھیں کھول کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کورٹ میرج کرنے کی بات نہیں کی نانسنس۔ یہ بتاؤ کہ اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کی پہچان کیا ہے جسے حاصل کرنے کا ہمیں مشن سونپا گیا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون سی ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک۔ کیسی ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ خواہ مخواہ اس احمق سے بات کر رہی ہیں۔ پہلے تو یہ شاید بتا دیتا لیکن آپ کے انداز کی وجہ سے اب یہ کبھی نہیں بتائے گا لیکن آپ فکر نہ کریں لارڈ سینڈیکیٹ کا کوئی آدمی ہاتھ لگ جائے تو میں اس سے خود ہی ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک نکلوا لوں گا"...... تنویر نے بری طرح سے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کی چیکنگ ہم بعد میں کر لیں گے فی الحال تو ہمیں لارڈ سینڈیکیٹ کے کسی گرگے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ ہمیں یہاں سے نکل کر انڈر ورلڈ سے رابطے قائم کرنے چاہئیں اور کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جو ہر قسم کی معلومات فروخت کرتا ہو"...... جولیا نے کہا۔ وہ بھی شاید عمران کے انداز سے سمجھ گئی تھی کہ عمران آسانی سے نہیں بتائے گا بلکہ وہ اس سے جتنا پوچھے گی عمران اسے اتنا ہی تنگ کرے گا اسی لئے اس نے تنویر کی ہاں میں ہاں ملا دی تھی۔ اس کی باتیں سن کر عمران نے مایوسانہ انداز میں ایک طویل سانس لی اور صوفے کی پشت سے سر لگا کر اس نے ایک بار پھر آنکھیں موند لیں۔

"تو پھر آئیں۔ یہاں سے چلیں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تو کچھ حاصل نہیں ہو گا اور نہ کیس حل ہو گا"...... تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا۔ تم نے پھر سے آنکھیں بند کر لیں ہیں۔ آنکھیں کھولو"...... جولیا نے عمران کو آنکھیں بند کرتے دیکھ کر بڑے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم تنویر بھائی کے ساتھ جا کر زیر زمین دنیا ٹٹولو میں تو دنیا کو اوپر سے ہی چیک کروں گا کیونکہ لوگ زیر زمین تو مرنے کے بعد ہی جاتے ہیں اور تم دونوں کو وہاں سوائے خشک ہڈیوں اور کھوپڑیوں کے کچھ نہیں ملے گا"...... عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلو ہمارے ساتھ"...... جولیا نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

"سوری۔ ابھی میرا ریسٹ کرنے کا پروگرام ہے اور ویسے بھی ابھی میرا زیر زمین جانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ میری بہن ثریا کو ابھی چاند جیسے چہرے والی بھابھی چاہئے اور اماں بی نے میرے سر پر سہرا بھی سجانا ہے۔ سہرا سجانے سے پہلے میں زیر زمین چلا جاؤں یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم نہیں جاؤ گے تو پھر مجھے بھی کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چیف نے تمہیں ہم سے پہلے یہاں بھیجا ہے تو ظاہر ہے تم یہاں ہمارے لیڈر بن کر آئے ہو اور سنو

تنویر جب چیف نے عمران کو ہمارا لیڈر بنایا ہے تو پھر ہم چیف کی حکم عدولی کیسے کر سکتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ چیف کی حکم عدولی کی سزا صرف موت ہے اس لئے ہم وہی کریں گے جو ہمارا لیڈر چاہے گا‘‘...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو تنویر کا چہرہ بگڑ گیا۔

’’چیف نے یہ تو نہیں کہا کہ ہم ہمیشہ اسی کے دم چھلے بنے رہیں‘‘...... تنویر نے بری طرح سے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’تو تم اپنی دم کٹوا کیوں نہیں دیتے۔ نہ دم ہو گی اور نہ تمہیں دم چھلا بننے کی ضرورت پڑے گی‘‘...... عمران نے مسکرا کر کہا تو تنویر غرا کر رہ گیا۔ اس نے تیز نظروں سے عمران کو گھورا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اور صفدر اسے روکتے وہ غصے سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

’’چیف نے نجانے کیوں تنویر کو ہمارے ساتھ بھیج دیا ہے۔ اس کی جگہ اگر صدیقی یا اس کے ساتھیوں میں سے کوئی ایک ہمارے ساتھ ہوتا تو یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی‘‘...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’جس قسم کا مشن ہے اس کے لئے تنویر ہی بہتر ہے صدیقی تو بے چارہ شریف آدمی ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی

لمحے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ان سب نے چونک کر فون کی طرف دیکھا پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

’’مجھے مسٹر کامیڈ سے بات کرنی ہے‘‘...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

’’کیا آپ نے اس سے قرض واپس لینا ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’پلیز آپ میری کامیڈ صاحب سے بات کرا دیں‘‘۔ دوسری طرف سے التجائیہ لہجے میں کہا گیا۔

’’صاحب تو خیر نہیں ہوں کیونکہ میں ابھی کنوارہ ہوں اور جب تک بیگم نہ مل جائے اس وقت تک کوئی آدمی صاحب نہیں بن سکتا۔ اگر آپ کا مجھے اپنا صاحب بنانے کا ارادہ ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے‘‘...... عمران کی زبان بھلا آسانی سے کہاں رکنے والی تھی اور دوسری طرف سے بولنے والی لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

’’کس سے بات کر رہے ہو۔ مجھے دو فون‘‘...... جولیا نے جھپٹ کر عمران کے ہاتھ سے رسیور کھینچنے کی کوشش کی کیونکہ عمران کے قریب بیٹھی ہونے کی وجہ سے اس نے لڑکی کی کھلکھلاتی ہوئی ہنسی کی آواز سن لی تھی اور اس آواز کو سنتے ہی جولیا کا چہرہ بگڑ گیا

تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران سے رسیور چھینتی عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے اس انداز میں رکنے کو کہا کہ جولیا کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کی آنکھوں سے یکلخت شعلے برسنے لگے لیکن اس نے دوبارہ عمران سے رسیور چھیننے کی کوشش نہیں کی۔

”جناب۔ میں کرانس کے بزنس ٹائیکون کی بیٹی پرنسز زاڈیا کی سیکرٹری ہوں اور پرنسز آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں“...... سیکرٹری نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”پرنسز کو چھوڑیں۔ آپ اپنی بات کریں۔ میں تو آپ کی کھنک دار اور مندر کی گھنٹیوں جیسی حسین آواز سن کر ہی آپ کا دیوانہ ہو گیا ہوں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا بھڑک کر ایک جھٹکے سے اٹھی اور عمران سے دور ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گئی جیسے وہ عمران کی اب کوئی بھی بات نہ سننا چاہتی ہو۔

”پلیز بات کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کلک کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ پرنسز زاڈیا سپیکنگ“...... دوسرے لمحے کمرے میں تیز آواز ابھری تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ ظاہر ہے رسیور سے تو اتنی تیز آواز نہیں ابھر سکتی تھی اس لئے وہ سمجھ گئی کہ عمران نے اسے چڑانے کے لئے فون کا لاؤڈر آن کر دیا ہے۔

”یس کامیڈ بول رہا ہوں“...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔

”کامیڈ نہیں۔ تم علی عمران ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے

کام کرنے والے علی عمران“...... دوسری طرف سے پرنسز زاڈیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

”علی عمران۔ کون علی عمران یہ کس چڑیا۔ میرا مطلب ہے کہ یہ کس گاؤدی کا نام ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”دنیا میں جو سب سے بڑا گاؤدی ہے وہ علی عمران ہے اور میں اسے بخوبی جانتی ہوں“...... دوسری طرف سے پرنسز زاڈیا نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

”ارے۔ کرانس کے بزنس ٹائیکون کی بیٹی پرنسز زاڈیا۔ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ کا نادیدہ پرستار علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) پاکیشیا سے ہزاروں کلو میٹر کا فاصلہ طے کر یہاں سپانگو پہنچ گیا ہے اور ہوٹل کے کمرے میں آنکھیں بند کئے آپ کی حسین تصویر کا تصور کئے بیٹھا آپ کی یادوں میں گم ہے۔ لگتا ہے آپ کو بھی مجھ سے اتنی ہی چاہت ہے جتنی مجھے آپ سے ہے اور وہ کیا کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ میرے دل کی آواز آخر کار آپ کے دل تک پہنچ ہی گئی ہے“...... عمران نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل، صفدر اور جولیا کو آئی کوڈ سے مخصوص اشارہ کر دیا کہ وہ جان بوجھ کر اس عورت کو احمق بنا رہا ہے۔ آئی کوڈ دیکھ کر جولیا نارمل ہو گئی اور اس کے چہرے پر دلآویز مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ فوراً کرسی سے اٹھی اور ایک بار پھر عمران کے پاس آ گئی اور اس کی طرف ایسی نظروں

سے دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہو کہ اور بناؤ اس عورت کو احمق۔

"عمران۔ میں نے ایشیا کے بارے میں بہت کچھ سنا اور پڑھا ہے لیکن میرا کبھی ایشیا آنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے جبکہ مجھے ایشیا اور خاص طور پر پاکیشیا دیکھنے اور وہاں سیر و سیاحت کرنے کا بے حد شوق ہے۔ اس لئے جیسے ہی مجھے پتہ چلتا ہے کہ ایشیا کے پاکیشیا کا کوئی خوبرو اور حسین نوجوان پرنس کرانس کے شہر سپانگو پہنچا ہے تو میں اس سے ضرور رابطہ کرتی ہوں اور اگر وہ نوجوان میرے معیار کا ہو تو میں اس سے ملاقات بھی کرتی ہوں"...... کرانس کے بزنس ٹائیکون کی بیٹی پرنسز زاڈیا نے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کی عورتیں مقدس مخلوق ہوتی ہیں وہ ماں ہو، بہن ہو، بیٹی ہو یا بیوی بہرحال اس کا اپنا ہی ایک مقام ہوتا ہے لیکن یہاں کرانس کی عورت بے چاری پرنسز ہو کر بھی اجنبیوں سے دوستی بڑھانے کے لئے ترس رہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم مجھ پر طنز کر رہے ہو لیڈی کارشیا پر۔ میرا مطلب ہے کرانس کے بزنس ٹائیکون کی بیٹی پرنسز زاڈیا پر"۔ پرنسز زاڈیا نے پہلے نادانستگی سے اپنا نام لیا لیکن پھر فوراً بات بدل کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"تو تم نقلی پرنسز ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"نقلی پرنسز۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں اصلی

پرنسز ہوں سمجھے تم"...... پرنسز زاڈیا نے غرا کر کہا۔

"پہلے پرنسز کی طرح بولنا تو سیکھ لو ڈیئر لیڈی کارشیا"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"لل لل۔ لیڈی کارشیا۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے لیڈی کارشیا۔ تم لارڈ سینڈیکیٹ کے ہیومن ٹریفک سیکشن کی انچارج ایس تھری لیڈی کارشیا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس"...... دوسری طرف سے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کون تھی یہ حرافہ۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... جولیا نے عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کا تعلق لارڈ سینڈیکیٹ کے ایک سیکشن سے ہے جس کی وہ انچارج ہے اور اس کا سیکشن انسانی اسمگلنگ کرتا ہے۔ ایک بار پہلے بھی میں اس کی آواز سن چکا ہوں جب اس نے خود کو بے خیالی میں لیڈی کارشیا کہا تو میں سمجھ گیا تھا کہ یہ کون بول رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ لارڈ سینڈیکیٹ کے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں اور اس کے سیکشنوں سے واقف ہیں تو پھر آپ کو

یقیناً اس بات کا بھی علم ہو گا کہ اس کے کس سیکشن نے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے تمہارے یہاں آنے سے ایک روز پہلے ہی ان کے بارے میں خاصی معلومات اکٹھی کر لی ہیں۔ ٹائیگر بھی میرے ساتھ ہی آیا تھا۔ اس کے یہاں انڈر ورلڈ کے افراد سے رابطے ہیں ان کے ذریعے اس نے لارڈ گائزر کے بارے میں بہت کچھ کھوج لیا ہے۔ اس کی کوششوں سے ہی پتہ چلا ہے کہ لارڈ سینڈیکیٹ کا ایک مخصوص سیکشن جسے جنرل سیکشن کہا جاتا ہے، نے پاکیشیا سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کرنے کا مشن پورا کرایا تھا۔ اس سیکشن کا انچارج پرائیڈ ہے، لیکن ابھی اس سیکشن کے بارے میں مزید تفصیلات کا علم نہیں ہوا ہے۔ ٹائیگر اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ جیسے ہی اس کی طرف سے کوئی اطلاع ملے گی پھر ہم پرائیڈ کو ٹریس کر کے اس مشن پر باقاعدہ کام کرنا شروع کر دیں گے۔ لیڈی کارشیا بھی لارڈ گائزر کے سپیشل سیون کا حصہ ہے اور اس کا کوڈ ایس تھری ہے۔ اب جس طرح سے لیڈی کارشیا نے مجھے کال کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ لارڈ گائزر کو یہاں ہماری آمد کا علم ہو چکا ہے اور شاید اب وہ ہمارے خلاف ایکشن میں بھی آ جائیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''پھر۔ اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے تشویش کے سائے لہرانا شروع

ہو گئے تھے۔

''اب ہمیں فوری طور یہاں سے شفٹ ہونا پڑے گا اور میک اپ بھی بدلنا ہوں گے ورنہ لارڈ سینڈیکیٹ کے سیکشن شاید ہی ہمیں یہاں سانس لینے کا موقع دیں اور وہ آسانی سے ہمیں لارڈ سینڈیکیٹ کے خلاف کام نہیں کرنے دیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا وہ ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ شاید وہ ہمارے ساتھ کرانس میں پنگ پانگ یا پھر کبڈی کبڈی کھیلیں گے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو جولیا اپنے سوال پر شرمندہ ہوگئی۔ ظاہر ہے وہ جس مجرم تنظیم کے خاتمے پر کام کرنے کے لئے کرانس آئے تھے تو بھلا سینڈیکیٹ کے افراد انہیں اپنے خلاف کام کرنے سے روکنے کے لئے کیا نہیں کر سکتے تھے۔

''ہم جائیں گے کہاں''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''فی الحال کسی دوسرے ہوٹل میں چلتے ہیں۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ ہمارے لئے کون سا محفوظ ٹھکانہ ہوسکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اوکے۔ ہم یہاں سے نکلنے کی تیاری کرتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر، کلارک کے ساتھ سی کلب کے ہال میں داخل ہوا تو اس کا بے اختیار منہ بن گیا کیونکہ ہال میں سستی شراب اور منشیات کی تیز بو پھیلی ہوئی تھی۔ ہال کی تمام میزیں آباد تھیں جہاں بیٹھے لوگ شراب اور منشیات کا آزادنہ استعمال کر رہے تھے۔

ہال کے مختلف حصوں میں پیشہ ورانہ غنڈے مشین گنیں کاندھوں پر لٹکائے گھومتے پھر رہے تھے اور ہال میں سرو کرنے والی ویٹریس گھومتی پھرتی دکھائی دے رہی تھیں جن کے جسموں پر برائے نام ہی لباس تھا۔

سائیڈ میں ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے شراب کا بڑا سا ریک تھا جس میں مختلف برانڈز کی شراب کی بوتلیں سجی ہوئی تھیں۔ کاؤنٹر پر بھی شراب کی بوتلیں اور گلاس دکھائی دے رہے تھے۔ کاؤنٹر کے پیچھے دو مرد اور دو نوجوان لڑکیاں آرڈر لانے والی ویٹریس کو جام بھر بھر کر دے رہے تھے۔ کاؤنٹر کی لیفٹ سائیڈ پر

ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا جہاں ایک اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کیشئر کے فرائض سرانجام دے رہی تھی۔ اس لڑکی کے کیبن کے اوپر انکوائری کی بھی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ ٹائیگر اور کلارک رکے بغیر اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ کاؤنٹر کے قریب دو مسلح غنڈے بھی موجود تھے۔

''یس سر۔ فرمائیں''...... کیش کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی نے ان کی طرف دیکھ کر کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمیں جیکسن سے ملنا ہے''...... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ جیکسن کا نام سن کر نہ صرف کاؤنٹر گرل بلکہ کاؤنٹر کے پاس کھڑے غنڈے بھی چونک پڑے۔

''کون ہو تم۔ باس کا تم اس طرح نام کیوں لے رہے ہو''۔ ایک غنڈے نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کو خونی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے نہیں۔ اس لڑکی سے بات کر رہا ہوں''...... ٹائیگر نے جواباً غرا کر کہا۔

''یہ تمہیں جواب دینے کی پابند نہیں ہے۔ مجھ سے بات کرو۔ اپنی شناخت بتاؤ۔ کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو''...... غنڈے نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تم جیسے تھرڈ کلاس غنڈوں کے منہ نہیں لگتا۔ پیچھے ہٹو اور مجھے لڑکی سے بات کرنے دو''...... ٹائیگر نے اسے ایک ہاتھ سے

پیچھے دھکیلتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو اس غنڈے کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں چنگاریاں بھر گئیں۔

''تم نے ساڈنی کو دھکا دیا تمہاری یہ جرأت''...... اس آدمی نے یکلخت بڑے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

''میرا نام بلیک کوبرا ہے۔ سنا ہے تم نے کبھی۔ اگر نہیں سنا تو جیکسن کو بتا دو۔ وہ جانتا ہے بلیک کوبرا کو اور اگر تم اس کلب کی بجائے کسی اور کلب میں بلیک کوبرا سے اس انداز میں بات کرتے تو اب تک تمہارے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں''...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کلارک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بلیک کوبرا کا نام سنتے ہی ساڈنی کا تنا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اس کا چہرہ نہ صرف لٹک سا گیا بلکہ اس کے چہرے پر خوف کے بھی تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے جلدی سے سامنے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے چند نمبر پریس کر دیئے۔

''باس۔ میں کاؤنٹر سے ساڈنی بول رہا ہوں۔ جناب بلیک کوبرا بذات خود تشریف لائے ہیں آپ سے ملنے کے لئے اور ان کے ساتھ ان کا ایک ساتھی بھی ہے جناب''...... ساڈنی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس ساڈنی نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''مجھے معاف کر دینا بلیک کوبرا۔ میں آپ کو پہچانتا نہیں تھا ورنہ ایسی گستاخی کبھی نہ کرتا''...... ساڈنی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تم اب تک زندہ ہو۔ میں نے جیکسن کی خاطر تمہیں کچھ نہیں کہا تھا''...... ٹائیگر نے کہا تو ساڈنی نے ایک طرف کھڑے دوسرے غنڈے کو آواز دے کر بلایا۔ اس آدمی کا نام ٹیڈی تھا۔

''یس''...... ٹیڈی نے قریب آ کر کہا۔

''انہیں باس کے آفس تک پہنچا دو''...... ساڈنی نے کہا۔

''آئیں جناب''...... ٹیڈی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر اور کلارک دونوں اس کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں جوئے کی میزیں موجود تھیں اور زور شور سے ہر طرح کا جواء کھیلا جا رہا تھا۔ ایک طرف کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا۔ ٹیڈی اس دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

''اندر چلے جائیں۔ باس موجود ہیں''...... ٹیڈی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کلارک بھی اندر آ گیا۔ سامنے ہی ایک بڑی سی ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات کثرت سے موجود تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز سرخی اور چمک تھی۔ سر پر چھوٹے چھوٹے

بال تھے لیکن یہ بال سرکنڈوں کی طرح سیدھے کھڑے تھے۔ اسے دیکھتے ہی بحیثیت مجموعی کسی خطرناک بدمعاش کا ہی تصور ذہن میں ابھرتا تھا۔ ایسا بدمعاش جس کے نزدیک ہر قسم کی اخلاقیات حماقت ہی ہوتی ہیں۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم بلیک کوبرا تو نہیں ہو۔ کون ہو تم"۔ اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کلارک"...... ٹائیگر نے کلارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیس باس"...... کلارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دروازہ بند کر دو۔ مجھے جیکسن سے کروڑوں ڈالرز کی ڈیل کی بات کرنی ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ مسکراتا ہوا میز کی سائیڈ سے جیکسن کی طرف بڑھنے لگا جو ٹائیگر کے منہ سے کروڑوں ڈالرز کا سن کر ساکت سا ہو گیا تھا۔

"کروڑوں ڈالرز۔ کیا مطلب"...... جیکسن نے یکلخت جھٹکے دار لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر کا بازو حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی بھاری جسم کا جیکسن چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے ہوتا ہوا کلارک کے سامنے فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے آگے کی طرف اچھال دیا تھا۔ جیکسن نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن ساتھ کھڑے کلارک کی ٹانگ حرکت میں آئی اور جیکسن کی کنپٹی پر پڑنے والی اس کے بوٹ کی ٹو کی خوفناک اور بھرپور ضرب

نے جیکسن کو واپس زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ پھر گرا اور ساکت ہو گیا۔

"باس۔ یہ خاصا بھاری انسان ہے لیکن آپ نے ایک ہاتھ سے اسے اس طرح اچھال دیا ہے جیسے یہ انسان کی بجائے ہلکی پھلکی گیند ہو"...... کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سارا تکنیک کا کھیل ہے۔ اس میں طاقت کا کوئی کمال نہیں البتہ کسی حد تک طاقت کی بھی ضرورت پڑتی ہے لیکن اصل کام تکنیک کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کلارک ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے جیکسن کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر اس کا کوٹ عقب میں آدھے سے زیادہ نیچے کر دیا۔ اس طرح جیکسن کے دونوں ہاتھ حرکت کرنے سے معذور ہو گئے۔ ٹائیگر نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحے بعد جیکسن کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی سائیڈ پر کھڑے کلارک نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو۔ یہ میرے ہاتھوں کو کیا ہوا ہے"...... جیکسن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ اسے شاید سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

’’سنو جیکسن۔ میں تمہاری گردن ایسے کاٹ سکتا ہوں جیسے بکری کی گردن کاٹی جاتی ہے لیکن میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم نے صرف لارڈ گائزر تک پہنچنا ہے۔ جس کا تمہیں علم ہے کہ وہ کہاں ہے۔ تم اس کے بارے میں سب کچھ بتا دو اور اپنی جان بچا لو ورنہ......‘‘ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

’’اوہ۔ اوہ۔ تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں کسی لارڈ گائزر کو نہیں جانتا‘‘...... جیکسن نے تیز لہجے میں کہا تو ٹائیگر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

’’ہمیں ہر حال میں لارڈ گائزر تک پہنچنا ہے۔ اس لئے تم اس تک پہنچنے کا راستہ بتا دو تو زندگی بچا سکتے ہو اور یہ سن لو کہ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اب بولو۔ زندہ رہنا چاہتے ہو یا نہیں‘‘...... ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر باہر کھینچ کر اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

’’مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا لارڈ گائزر سے کوئی تعلق نہیں ہے‘‘...... جیکسن نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی کیونکہ ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا تھا اور جیکسن کی ناک کا آدھا حصہ کٹ کر دور جا گرا تھا۔

’’تین تک گنوں گا۔ پھر خنجر سے تمہاری شہ رگ کاٹ دوں گا۔ بولو۔ ورنہ۔ ایک۔ دو‘‘...... ٹائیگر نے انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

’’رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ‘‘...... جیکسن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کی چیخ میں خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

’’تین‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’سٹاپ۔ پلیز سٹاپ۔ میں بتا رہا ہوں‘‘...... جیکسن نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

’’بولتے جاؤ۔ جیسے ہی تم رکے میں تمہیں کسی بکری کی طرح ذبح کر دوں گا‘‘...... ٹائیگر نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’لارڈ گائزر لارڈ سینڈیکیٹ کا چیف ہے‘‘...... جیکسن نے لرزتے ہوئے کہا اور پھر وہ کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولنا شروع ہو گیا۔ اس نے لارڈ گائزر کے بارے میں ٹائیگر کو ہر بات تفصیل سے بتا دی۔

’’یہ بتاؤ۔ اب کہاں ہے لارڈ گائزر‘‘...... ٹائیگر نے پوچھا۔

’’اب وہ کہاں ہے اس کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اس نے سپیشل فور کو ہلاک کر دیا ہے اور پھر اس نے باقی سپیشل نمبرز کو ان کے سیکشنوں میں بھیج دیا تھا۔ وہ خود کہاں گیا ہے اور کس روپ میں ہے اس کے بارے میں اس نے ہمیں کچھ نہیں بتایا۔ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ سپانگو میں بھی ہے یا نہیں‘‘...... جیکسن نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو۔ لیکن لارڈ سے تمہارا رابطہ تو ہوتا ہو گا‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’ہاں۔ رابطہ تو ہوتا ہے لیکن ہم اس سے رابطہ نہیں کرتے۔

ضرورت پڑنے پر وہ خود ہم سے رابطہ کرتا ہے۔ کبھی فون پر اور کبھی ٹرانسمیٹر پر''...... جیکسن نے جواب دیا۔

''اب تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کیا خیال ہے کاٹ دوں تمہاری گردن''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''نہیں نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا''...... جیکسن نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''تو اس کا فون نمبر بتاؤ''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا تو جیکسن ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔

''تمہاری یہ خاموشی تمہاری موت کا باعث بن جائے گی جیکسن''...... ٹائیگر نے انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

''بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں''...... جیکسن نے ہکلا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو فون نمبر بتا دیا۔

''گڈ شو۔ اب میں تمہیں خنجر سے ذبح نہیں کروں گا۔ کلارک''...... ٹائیگر نے پہلے جیکسن سے کہا اور پھر کلارک سے مخاطب ہوا۔

''یس باس''...... کلارک نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا جس پر سائیلنسر لگا ہوا تھا۔ وہ ٹائیگر کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ جیکسن کچھ سمجھتا کلارک نے مشین پسٹل کا رخ جیکسن کے سینے کی طرف کیا اور مشین پسٹل سے بے آواز شعلے نکل کر جیکسن کے سینے میں گھستے چلے گئے اور چند ہی لمحوں میں

جیکسن کا جسم ساکت پڑ گیا اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

''اس کے چہرے پر اس طرح ہلاک ہونے سے انتہائی حیرت ابھر آئی ہے''...... کلارک نے کہا۔

''ہاں۔ مجبوری تھی۔ اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جاتا تو یہ لازماً لارڈ کو فون کر کے ہمارے بارے میں بتا دیتا پھر لارڈ کسی اور روپ میں کہیں اور نکل جاتا اور ہمارے لئے بھی خطرناک صورتحال پیدا ہو سکتی تھی۔ اب ہم اس کے بتائے ہوئے نمبر کے ذریعے لارڈ کو ٹریس کریں گے اور پھر فوری طور پر اس پر ریڈ کریں گے''۔ ٹائیگر نے کہا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا اب ہم نکلیں یہاں سے''...... کلارک نے پوچھا۔

''ہم نے اسے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ہلاک کیا ہے۔ اس لئے یہ خطرہ نہیں ہے کہ کوئی فائرنگ کی آواز سن کر یہاں آ سکے۔ لیکن اسے باہر سے کوئی فون کر سکتا ہے اس لئے اس کے فون سیٹ کی تاریں کاٹ دو''...... ٹائیگر نے کہا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹائیگر سے خنجر لے کر وہ فون کی تاریں کاٹنے لگا۔ پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر آئے اور کلارک نے دروازہ بند کر کے لاک لگا دیا۔ یہاں چونکہ کوئی گارڈ موجود نہیں تھا اس لئے وہ دونوں تیزی سے اوپر والی منزل پر پہنچ کر ہال سے ہوتے ہوئے کلب سے باہر آ گئے۔ کلب کے ہال میں روٹین ورک ہو رہا تھا۔

اس لئے ان دونوں پر کسی نے کوئی توجہ نہ دی تھی۔ ٹائیگر اور کلارک باہر آتے ہی پارکنگ کی طرف بڑھ گئے اور تھوڑی ہی دیر میں ان کی کار کمپاؤنڈ سے باہر آئی اور پھر گھوم کر وہ سائیڈ سڑک کی طرف نکلتے چلے گئے۔

"باس۔ آپ مجھے راستے میں ڈراپ کر دیں۔ میں ٹریکنگ سسٹم سے پتہ کراتا ہوں کہ لارڈ کا نمبر کہاں پر ایکٹیو ہے۔ جیسے ہی اس کے ٹھکانے کا پتہ چلے گا میں آپ کو اطلاع دے دوں گا پھر ہم وہاں جا کر بھرپور انداز میں ریڈ کریں گے"...... کلارک نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر اسے ایک جگہ ڈراپ کر دیا۔

"میں اسی ہوٹل میں تمہارا انتظار کروں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے پیچھے دو بڑی جیپیں آ رہی تھیں جن پر پانچ پانچ مسلح افراد سوار تھے۔ ان تمام مسلح افراد نے جو لباس پہن رکھے تھے ان پر سفید رنگ میں بچھو کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا یہ نشان لیڈی کارشیا کے سیکشن کا مخصوص نشان تھا۔

کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیوڈ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر لیڈی کارشیا بیٹھی ہوئی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر بھی دو لمبے تڑنگے اور طاقتور جسموں کے مالک مسلح نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر اس علی عمران نے مجھے پہچان کیسے لیا تھا۔ وہ تو مجھ سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ مجھے برسوں سے جانتا ہو"...... لیڈی کارشیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"غلطی تم سے ہوئی تھی کارشیا ڈارلنگ"...... ڈیوڈ نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''غلطی۔ مجھ سے۔ کیا مطلب۔ میں نے کیا غلطی کی تھی اور کب''...... لیڈی کارشیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تم نے اس سے بات کرتے ہوئے خود ہی اسے لیڈی کارشیا کا حوالہ دیا تھا اور یہاں ہر کوئی جانتا ہے کہ لارڈ سینڈیکیٹ کا ایک سیکشن جو انسانی اسمگلنگ کرتا ہے کی انچارج لیڈی کارشیا ہے اس لئے جیسے ہی تم نے لیڈی کارشیا کہا تو وہ سمجھ گیا کہ اس سے کون بات کر رہا ہے''...... ڈیوڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو لیڈی کارشیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ لارڈ کا خوف ٹھیک ہے۔ عمران واقعی انتہائی حد تک خطرناک انسان ہے''...... لیڈی کارشیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار اور اس کے پیچھے آنے والی دونوں جیپیں ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئیں اور پھر ڈیوڈ نے کار چوک کے قریب روک دی۔ عقبی جیپیں بھی رک گئیں۔ کار رکتے ہی لیڈی کارشیا کار سے نکل آئی۔ ڈیوڈ اور پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے دونوں مسلح افراد بھی کار سے اتر آئے۔ جیپوں سے بھی مسلح افراد اتر آئے جن کی تعداد دس تھی۔ اسی لمحے سڑک کے دوسرے کنارے پر موجود درختوں کے پیچھے سے ایک نوجوان نکل کر تیز تیز چلتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ رات کا وقت تھا لیکن کرانس کی

سڑکیں، بازار اور گلیاں پولز پر لگے طاقتور بلبوں کی روشنی کی وجہ سے دن کے اجالے کی طرح جگمگاتی رہتی تھیں۔

''آپ آ گئیں مادام''...... آنے والے نوجوان نے لیڈی کارشیا کی قریب آتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''ہاں کالپر۔ کیا پوزیشن ہے ان کی''...... لیڈی کارشیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ پرنس ہوٹل سے نکل کر کراؤن ہوٹل میں گئے تھے مادام۔ پھر ان میں سے ایک آدمی نے شہر کے ایک پراپرٹی ڈیلر سے مل کر اس سے یہ رہائش گاہ حاصل کی اور پھر وہ سب اس رہائش گاہ میں منتقل ہو گئے۔ ان سب نے میک اپ بدل لئے ہیں لیکن چونکہ میں مسلسل ان کی نگرانی کر رہا تھا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ وہی افراد ہیں جن کی آپ نے مجھے نگرانی کا حکم دیا تھا''...... کالپر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا اب وہ اسی رہائش گاہ میں موجود ہیں''...... لیڈی کارشیا نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''یس مادام۔ وہ سب رہائش گاہ میں ہی موجود ہیں''۔ نوجوان نے جواب دیا جس کا نام کالپر تھا۔

''کتنی تعداد ہے ان کی''...... لیڈی کارشیا نے پوچھا۔

''ان کی تعداد پانچ ہے مادام جن میں چار مرد اور ایک عورت ہے''...... کالپر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈیوڈ''...... لیڈی کارشیا نے اچانک ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... ڈیوڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ فیلڈ میں کام کرتے ہوئے اور وہ دوسروں کے سامنے لیڈی کارشیا کو ڈیئر یا کچھ اور کہنے کی بجائے مادام ہی کہتا تھا۔

''جاؤ۔ کوٹھی پر ریڈ کرو، پوری رہائش گاہ بموں اور میزائلوں سے اُڑا دو۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ میں جب تک ان کی کٹی پھٹی لاشیں نہ دیکھ لوں مجھے چین نہیں آئے گا''...... لیڈی کارشیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... ڈیوڈ نے کہا اور اس نے باقی مسلح افراد کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ سب فوجی انداز میں بھاگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ لیڈی کارشیا وہیں کار کے قریب کھڑی رہی۔ انہیں اطلاع دینے والا نوجوان کالپر بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ چند لمحوں کے بعد اچانک کالونی کی فضا انتہائی خوفناک اور تیز دھماکوں سے گونجنا شروع ہو گئی۔ گو دھماکے کافی فاصلے پر تھے لیکن ان کی شدت سے زمین بری طرح سے کانپ رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے اس کالونی پر کسی فوج نے حملہ کر دیا ہو۔ رات کے وقت ان خوفناک دھماکوں کی وجہ سے یک لخت ہر طرف افراتفری سی پھیل گئی تھی اور لوگ اپنی رہائش گاہوں سے چیختے چلاتے ہوئے سڑکوں پر آ گئے تھے اور پھر وہ رکے بغیر ادھر

ادھر بھاگنے لگے۔

لیڈی کارشیا کار کے ساتھ خاموشی سے کھڑی تھی۔ چند لمحوں کے بعد دور سے بے شمار دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو لیڈی کارشیا چونک کر اس طرف دیکھنے لگی اور پھر اس نے ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کو واپس آتے دیکھا۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

''پولیس آ رہی ہے۔ جلدی گاڑیوں میں بیٹھو اوز نکلو یہاں سے''...... لیڈی کارشیا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود تیزی سے اپنی کار میں گھس گئی۔ ڈیوڈ بھاگتا ہوا آیا اور ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پچھلی سیٹ پر دو مسلح افراد بھی بیٹھ گئے۔ اس کے ساتھ ہی ڈیوڈ نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتا لے گیا۔ اس کے پیچھے دونوں جیپیں بھی اسی رفتار سے سڑک پر دوڑتی ہوئیں آنے لگیں۔

''رہائش گاہ کا کیا ہوا ہے''...... لیڈی کارشیا نے بے چینی سے ڈیوڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''وکٹری۔ ہم نے پوری کوٹھی بموں سے اُڑا دی ہے''...... ڈیوڈ نے مسکرا کر کہا تو لیڈی کارشیا کے چہرے پر سکون آ گیا۔ ڈیوڈ کالونی کی مختلف سڑکوں پر کار موڑتا ہوا لے جا رہا تھا تاکہ وہ کالونی کی طرف آنے والی پولیس کی نظروں میں آنے سے بچ سکے۔ دونوں جیپیں بھی اس کے پیچھے ہی آ رہی تھیں۔

''اگر پولیس جلد نہ آتی تو میں ایک بار ان کی لاشیں ضرور دیکھتی تاکہ مجھے اطمینان ہو جاتا اور اس بات کی بھی تصدیق ہو جاتی کہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں''...... لیڈی کارشیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''آپ فکر نہ کریں مادام۔ ہم نے ان میں سے کسی کو بھی بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا۔ ہم نے رہائش گاہ کو چاروں اطراف سے گھیرے میں لے لیا تھا اور ایک ساتھ اندر بم پھینکنا شروع کر دیئے تھے۔ رہائش گاہ پر بموں اور میزائلوں کی بارش کی گئی تھی جس سے رہائش گاہ کے پرخچے اُڑ گئے تھے ایسی صورت میں ان کے بچ جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے البتہ کالپر کی اطلاع کے مطابق ان لوگوں کا اندر ہونا ضروری تھا''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''کالپر کبھی غلط رپورٹنگ نہیں کرتا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لوگ اندر ہیں تو وہ یقیناً اندر ہی ہوں گے''...... لیڈی کارشیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''کالپر ہے کہاں۔ کیا وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا ہے''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''جیپوں کے پیچھے سرخ رنگ کی ایک کار آ رہی ہے۔ وہ کالپر کی ہی کار ہے۔ وہ بھی ہمارے پیچھے آ رہا ہے''...... لیڈی کارشیا نے کہا تو ڈیوڈ نے چونک کر بیک مرر سے پیچھے دیکھا تو اسے واقعی جیپوں کے پیچھے سرخ رنگ کی ایک کار آتی دکھائی دی۔

''کیا اب تم لارڈ کو بتاؤ گی کہ تم نے ان افراد کو ہلاک کر دیا ہے جن سے وہ ڈرا ہوا تھا''...... ڈیوڈ نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''ہاں۔ لارڈ کو جب پتہ چلے گا کہ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کر لیا ہے تو وہ یقیناً بے حد خوش ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ ہماری اس کامیابی پر وہ ہمیں انعام بھی دے''...... لیڈی کارشیا نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کاریں اور جیپیں ایک بڑی سی عمارت کے اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ ڈیوڈ نے کار ایک برآمدے کے سامنے روک دی۔ کار رکتے ہی لیڈی کارشیا کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی پیچھے بیٹھے ہوئے مسلح افراد بھی باہر آ گئے۔ جیپیں اور سرخ کار بھی اندر آ گئی تھیں۔ جیپوں میں بیٹھے ہوئے مسلح افراد بھی چھلانگیں لگاتے ہوئے نیچے اتر آئے تھے اور سرخ کار سے کالپر بھی نکل آیا تھا۔

''میرے ساتھ آؤ کالپر''...... لیڈی کارشیا نے کالپر کو آواز دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے عمارت کی اندرونی طرف مڑ گئی۔ ڈیوڈ بھی اس کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بڑے کمرے میں آ گئے جو سٹنگ روم کی طرز پر سجا ہوا تھا۔ لیڈی کارشیا ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

''بیٹھو''...... لیڈی کارشیا نے کالپر اور ڈیوڈ سے کہا تو وہ دونوں

شکریہ کہتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

''وہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیوں مجھے ابھی تک تسلی نہیں ہوئی ہے''...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

''کیوں مادام۔ آپ کو کس بات کی تسلی نہیں ہوئی ہے''۔ ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔ کالپر بھی حیرت سے اسے تکنے لگا۔

''میں ان کی کٹی پھٹی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی تھی اور پھر میرا ایک اور بھی پروگرام تھا''...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

''کیسا پروگرام مادام''...... کالپر نے کہا۔

''میں لارڈ کو صرف کامیابی کی خبر نہیں سنانا چاہتی تھی بلکہ میرا ارادہ تھا کہ میں وہاں سے ان کی کٹی پھٹی لاشیں بھی اٹھاؤں اور انہیں لے جا کر لارڈ کے سامنے رکھ دوں لیکن نجانے پولیس اتنی جلدی وہاں کیسے پہنچ گئی''...... لیڈی کارشیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہاں کی پولیس بے حد تیز ہے مادام۔ فائر ہونے کی دیر ہوتی ہے اور پولیس کھٹ سے اس مقام پر پہنچ جاتی ہے جیسے انہیں پہلے سے ہی علم ہوتا ہے کہ فائر کہاں ہونے والا ہے اور پھر ہم نے تو وہاں ایک کوٹھی کو تباہ کرنے کے لئے بے شمار بم اور میزائل برسائے تھے اس لئے پولیس کا وہاں بروقت پہنچ جانا کم از کم میرے لئے حیرت کی بات نہیں ہے''...... ڈیوڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب پولیس کی موجودگی میں ہم ان کی لاشیں کیسے

صل کر سکتے ہیں۔ لاشیں دیکھے بغیر لارڈ نے میری بات کا یقین کیا تو میری ساری محنت اکارت ہو جائے گی''...... لیڈی کارشیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''مادام۔ اگر آپ چاہیں تو میں یہ کام کر سکتا ہوں''...... کالپر نے کہا تو لیڈی کارشیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا مطلب۔ کون سا کام''...... لیڈی کارشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ اگر آپ ان کی لاشیں لارڈ تک پہنچانا چاہتی ہیں تو اس کام کے لئے میں حاضر ہوں''...... کالپر نے سنجیدگی سے کہا۔

''وہ کیسے۔ تم یہ کام کیسے کرو گے''...... لیڈی کارشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''رہائش گاہ سے پولیس ان کی لاشیں نکال کر کسی مردہ خانے میں پہنچانے کے لئے لے جائے گی۔ میرے پاس ایسے وسائل ہیں کہ میں پولیس سے ان کی لاشیں حاصل کر لوں اور اس بات کا کسی کو علم بھی نہ ہو''...... کالپر نے کہا۔

''اوہ۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے''...... لیڈی کارشیا نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ صرف ایک مسئلہ ہے''...... کالپر نے کہا۔

''کیسا مسئلہ''...... لیڈی کارشیا نے چونک کر کہا۔

"ہم ان لاشوں کو زیادہ دیر چھپا نہیں سکیں گے۔ جیسے ہی میں لاشیں غائب کروں گا پولیس پورے شہر میں ان کی تلاش شروع کر دے گی البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ میں جیسے ہی پولیس سے لاشیں حاصل کروں انہیں فوری طور پر لارڈ تک پہنچا دوں"...... کالپر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن لارڈ کے بارے میں سوائے شارگ اور ہارگ کے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے کیونکہ شارگ اور ہارگ ہی لارڈ کے قریب ہیں لارڈ ان کے سوا اور کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہے یہاں تک کہ مجھے بھی اس بات کا علم نہیں ہے۔ بہرحال اگر تم ان کی لاشیں لے آؤ تو ہم انہیں شارگ اور ہارگ کے پاس لے جائیں گے اور پھر شارگ اور ہارگ کی مدد سے ہم انہیں لارڈ تک پہنچا سکتے ہیں"...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

"لیکن شارگ اور ہارگ دونوں بھائی خود بھی تو لارڈ کی طرح انڈر گراؤنڈ ہیں۔ کیا تم جانتی ہو کہ وہ کہاں ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں مجھے ان کے ٹھکانے کا پتہ ہے اور لارڈ نے انہیں یقیناً ان کے مخصوص اڈے پر ہی رہنے پر پابند کیا ہو گا"...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

"بہتر ہو گا کہ تم پہلے لارڈ سے بات کر لو۔ ہوسکتا ہے کہ لارڈ اس بات کو سرے سے پسند ہی نہ کرے کہ عمران اور پاکیشیائی

ایجنٹوں کی لاشیں اس کے سامنے لائی جائیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ میں ایسا نہیں کرسکتی"...... لیڈی کارشیا نے کہا۔

"کیوں"...... ڈیوڈ نے حیرت سے کہا۔

"لارڈ نے مجھے منع کیا تھا کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے الجھنے کی کوشش نہ کروں اس لئے یہی بہتر ہو گا کہ لارڈ کے سامنے ان کی لاشیں ہی لے کر جایا جائے"...... لیڈی کارشیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فکسڈ فریکوئنسی والا ایک ٹرانسمیٹر تھا۔ اسے دیکھ کر لیڈی کارشیا، ڈیوڈ اور کالپر چونک پڑے۔

"آپ کے لئے لارڈ کی کال ہے مادام"...... نوجوان نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹرانسمیٹر لیڈی کارشیا کو دے دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے"...... لیڈی کارشیا نے چونک کر کہا۔ ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا ایک بلب سپارک کر رہا تھا۔ لیڈی کارشیا نے ایک بٹن پریس کیا تو جلتا بجھتا بلب بجھ گیا اور ساتھ ہی ایک نیلے رنگ کا بلب روشن ہو گیا۔

"یس لارڈ۔ لیڈی کارشیا بول رہی ہوں۔ اوور"...... لیڈی کارشیا نے بٹن پریس کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنے گروپ کے ساتھ مل کر سٹار کالونی کی ایک رہائش گاہ پر بم اور میزائل برسا کر اسے تباہ کیا ہے۔ کیوں۔ اوور"۔

لارڈ کی انتہائی سخت اور کرخت آواز سنائی دی اور لیڈی کارشیا اور ڈیوڈ کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''یس چیف۔ لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا۔ میں تو ابھی وہاں سے واپس آئی ہوں۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے حیرت سے کہا۔

''تو تم کیا سمجھتی ہو کہ میں تم سب سے غافل رہتا ہوں۔ مجھے وجہ بتاؤ کہ تم نے یہ سب کیوں کیا ہے۔ اوور''...... لارڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''آپ کے لئے میرے پاس ایک خوشخبری ہے لارڈ۔ اوور''۔ لیڈی کارشیا نے جلدی سے کہا۔

''کیسی خوشخبری۔ اوور''...... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''اس رہائش گاہ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے جسے میں نے بموں اور میزائلوں سے اُڑایا ہے۔ رہائش گاہ کے ساتھ یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے بھی پرخچے اُڑ چکے ہوں گے۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تمہیں کیسے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس رہائش گاہ میں تھے۔ اوور''...... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''سوری لارڈ۔ آپ نے مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں سے محفوظ رہنے کا حکم دیا تھا لیکن مجھے اس بات نے بے حد اشتیاق میں مبتلا کر دیا تھا کہ آپ جن کا نام سن کر ہر طرف دہشت طاری ہو جاتی ہے عمران نامی آدمی سے پریشان ہیں تو مجھے اس آدمی سے

ملنے کا اشتیاق ہوا۔ میں نے کرانس کے بزنس ٹائیکون کی بیٹی پرنسز زاڈیا کی حیثیت سے پرنس ہوٹل میں فون کیا اور لارڈ یہ سن کر میں حیران رہ گئی کہ عمران نے مجھے ایک لمحے میں پہچان لیا تھا۔ وہ واقعی بے حد باخبر آدمی ہے۔ مجھے اس پر بے حد غصہ آیا۔ میں نے اپنے سیکشن کے ایک آدمی کالپر کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ان کی نگرانی کرے۔ کالپر نے ان کی نگرانی کی اور پھر اس نے ان سب کو وہاں سے نکل کر ایک اور ہوٹل میں جاتے دیکھا۔ پھر وہاں سے ایک آدمی نکلا اور اس نے ایک پراپرٹی ڈیلر سے بات کر کے ایک کوٹھی کرائے پر حاصل کی اور پھر وہ سب ہوٹل سے نکل کر اس کوٹھی میں شفٹ ہو گئے۔ کالپر نے جب مجھے ان کے ہوٹل سے رہائش گاہ میں شفٹ ہونے کا بتایا تو میں نے فوری طور پر ان کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر میں اپنے ساتھ مسلح افراد کا گروپ لے کر وہاں پہنچ گئی۔ وہ سب ابھی رہائش گاہ میں ہی تھے کہ میں ان کے سروں پر موت بن کر پہنچ گئی اور انہیں رہائش گاہ سمیت بموں سے اُڑا دیا۔ وہاں اچانک پولیس پہنچ گئی تھی ورنہ میرا ارادہ تھا کہ کوٹھی سے ان سب کی لاشیں حاصل کر کے میں آپ کے سامنے لاسکوں۔ پولیس کی وجہ سے ہمیں فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا تھا۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم انتہائی احمق لڑکی ہو لیڈی کارشیا۔ جب میں نے تمہیں منع

کیا تھا کہ تم ان سے کوئی تعلق نہیں بناؤ گی تو تم نے ایسا احمقانہ اقدام کیوں کیا۔ بولو۔ میں نے پرائیڈ کے ساتھ ساتھ تمام سیکشنوں کے انچارجوں کو ان کے ہیڈ کوارٹرز تک محدود کر دیا ہے اور تمہیں بھی میں نے یہی حکم دیا تھا کہ کوئی عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظر میں نہ آ جائے کیونکہ یہ لوگ انتہائی خطرناک اور حد درجہ شاطر ہیں اور یہ بھی سن لو کہ جس کوٹھی پر تم نے ریڈ کیا ہے اور جسے بموں سے اُڑایا گیا ہے اس رہائش گاہ سے چڑیا کے ایک بچے کی بھی لاش نہیں ملی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اُڑا دیا ہے۔ نانسنس۔ اوور''...... لارڈ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو لیڈی کارشیا کے ساتھ ساتھ ڈیوڈ بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔ ان دونوں کے چہروں کے رنگ بدل گئے تھے۔

''لل لل۔ لیکن لارڈ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کالپر انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ اسی نے مجھے اطلاع دی تھی کہ وہ سب رہائش گاہ کے اندر ہی موجود ہیں اور کالپر اس وقت میرے سامنے ہی بیٹھا ہوا ہے۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نانسنس۔ پولیس نے پوری کوٹھی چیک کی ہے۔ وہاں کوئی لاش نہیں ہے۔ کالپر کو میں جانتا ہوں۔ وہ غلط بیانی کرنے والا آدمی نہیں ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو شاید اپنی نگرانی کا علم ہو گیا تھا اس لئے وہ تمہارے پہنچنے سے پہلے خاموشی سے وہاں سے نکل گئے تھے۔ نانسنس۔ اوور''...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا تو

لیڈی کارشیا کو سینے میں اپنا سانس اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔

''تو وہ بچ گئے ہیں۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے جیسے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور یہ سب تمہاری حماقت سے ہوا ہے۔ اب تم خود ہی اس بات سے اندازہ لگا لو کہ وہ کس حد تک خطرناک لوگ ہیں۔ اوور''...... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے مردہ سے لہجے میں کہا۔

''اب فوری طور پر تم بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ اب تم تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور تمہارے ذریعے وہ پرائیڈ، شارگ اور ہارگ تک پہنچیں گے اور پھر ان کے ذریعے وہ مجھ تک پہنچنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمہارا اپنے گروپ کے ساتھ انڈر گراؤنڈ ہونا ضروری ہے۔ سمجھی تم۔ اوور''...... لارڈ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس لارڈ۔ اوور''...... لیڈی کارشیا نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے لارڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ لیڈی کارشیا نے ٹرانسمیٹر آف کر کے سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ دیا۔ جو نوجوان ٹرانسمیٹر لایا تھا اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یہ سب کیسے ہو گیا۔ انہیں نگرانی کا علم کیسے ہو گیا اور وہ کس

راستے سے کوٹھی سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ آخر کیسے‘‘۔ لیڈی کارشیا نے نوجوان کے جانے کے بعد دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔ پھر وہ کالپر کی طرف انتہائی غصیلی نظروں سے گھورنے لگی۔

’’تم کیسی نگرانی کر رہے تھے ان کی۔ وہ کوٹھی سے نکل گئے اور تمہیں اس کا علم ہی نہیں ہوا۔ بولو۔ کیا تم وہاں جھک مارنے کے لئے گئے تھے‘‘...... لیڈی کارشیا نے کالپر پر برستے ہوئے کہا تو کالپر کے ہونٹوں پر یکلخت ایک دلکش مسکراہٹ ابھر آئی۔

’’اب اس بے چارے کالپر کا کیا قصور جو عمران کی نظروں میں آ گیا تھا اور عمران نے اسے ہلاک کر کے اس کی جگہ لے لی تھی‘‘...... اچانک کالپر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کک کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ یہ آواز۔ اوہ اوہ۔ یہ آواز تو عمران کی ہے۔ وہی آواز۔ مم مم۔ مگر......‘‘ لیڈی کارشیا نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ عمران کا نام سن کر سائیڈ میں بیٹھے ہوئے ڈیوڈ نے جھپٹ کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیب سے ریوالور نکالتا اسی لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ لیڈی کارشیا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کالپر کے ہاتھ میں موجود سائلنسر لگے ریوالور کی طرف دیکھ رہی تھی جس سے گولی نکل کر ڈیوڈ کے سینے پر گھسی تھی اور وہ بے

چارہ چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گیا تھا۔

’’تت۔ تت۔ تم عمران ہی ہو۔ تم یقیناً عمران ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تم یہاں کیسے آ گئے‘‘...... لیڈی کارشیا نے حیرت اور خوف سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا پھر اچانک وہ لہرائی اور الٹ کر اس صوفے پر گرتی چلی گئی جس سے وہ اٹھی تھی۔ حیرت اور خوف کے باعث اس کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو کر گر گئی تھی۔

سپیشل سیون کا ایس سکس جس کا نام جیکب تھا اور وہ ٹاپ کلب کا مالک اور جنرل منیجر تھا۔ اپنے آفس میں بیٹھا شراب کی بوتل منہ سے لگائے گھونٹ گھونٹ شراب پی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے شراب کی بوتل منہ سے ہٹائی اور سامنے پڑے ہوئے فون سیٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے بوتل سے شراب کا ایک اور گھونٹ بھرا اور پھر اس نے زور دار جھٹکے سے بوتل میز پر رکھ دی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کون ہے۔ کیوں فون کیا ہے''...... اس نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کاؤنٹر سے فرگوسن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیوں فون کیا ہے نانسنس۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ جب میں شراب پی رہا ہوتا ہوں تو مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے پھر تمہیں

میرے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ بولو۔ جواب دو''...... جیکب نے اسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''سس سس۔ سوری باس۔ ٹائم ایجنسی کے چیف مارٹ ہیٹن آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے فرگوسن کی خوف سے کانپتی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹائم ایجنسی کے چیف مارٹ ہیٹن کا سن کر جیکب بری طرح سے چونک پڑا۔

''ٹائم ایجنسی کا چیف مارٹ ہیٹن''...... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ وہ بذات خود یہاں موجود ہیں ان کے ہمراہ ان کا ایک ساتھی بھی ہے''...... فرگوسن نے کہا تو جیکب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے۔ اسے میرے پاس بھیج دو''...... جیکب نے کہا۔

''یس باس''...... فرگوسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جیکب نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ اب یہ مارٹ ہیٹن یہاں کیوں آیا ہے۔ اسے مجھ سے کیا کام ہوسکتا ہے''...... جیکب نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ اس نے میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے میز کے نیچے رکھ دیا اور اپنے سر کے بال ٹھیک کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم اِن''...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا

اور ٹائم ایجنسی کا چیف مارٹ ہیٹن اور اس کا ایک ساتھی اندر داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر جیکب زبردستی انداز میں مسکراتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مارٹ ہیٹن چیف آف ٹائم ایجنسی۔ ویلکم۔ ویلکم ان مائی آفس"...... جیکب نے میز کے پیچھے سے نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ مارٹ ہیٹن اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ جیکب نے اس کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تھینک یو"...... مارٹ ہیٹن نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"آج تو میرے کلب کی قسمت جاگ اٹھی ہے جو ٹائم ایجنسی کا چیف خود چل کر یہاں آیا ہے"...... جیکب نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام جیکب ہے"...... مارٹ ہیٹن نے اس کے انداز کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں ہی جیکب ہوں۔ اس کلب کا مالک اور جنرل منیجر"...... جیکب نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو مارٹ ہیٹن اس کے آفس کا جائزہ لینے لگا۔

"آؤ بیٹھو"...... جیکب نے سائیڈ میں پڑے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو مارٹ ہیٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ صوفوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ساتھی بھی اس کے ساتھ آگے آیا اور پھر وہ دونوں صوفوں پر بیٹھ گئے۔ جیکب بھی ان کے

سامنے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یہ راسٹر ہے میرا نمبر ٹو"...... مارٹ ہیٹن نے جیکب سے اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا جو قد آور اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔

"خوشی ہوئی آپ سے مل کر"...... جیکب نے اخلاقاً کہا تو راسٹر نے خفیف سے انداز میں سر ہلا دیا۔

"کیا منگواؤں آپ دونوں کے لئے۔ میرے کلب میں نایاب سے نایاب اور انتہائی پرانی شراب بھی دستیاب ہے جو سپانگو میں تو کیا شاید کرانس کے بھی کسی کلب میں نہیں ہو گی"۔ جیکب نے اسی طرح خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں شراب پینے کے لئے نہیں آیا ہوں جیکب"۔ مارٹ ہیٹن نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ جیکب نے اسی انداز میں کہا۔

"لارڈ گائزر کہاں ہے"...... مارٹ ہیٹن نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا اور لارڈ گائزر کا سن کر جیکب بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہے یہ لارڈ گائزر"...... جیکب نے فوری طور پر خود کو سنبھالتے ہوئے کہا لیکن وہ جس طرح لارڈ گائزر کا نام سن کر اچھلا تھا اور اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے تاثرات

نمودار ہوئے تھے ان تاثرات کو دیکھ کر مارٹ ہیٹن کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

''لارڈ سینڈیکیٹ کا چیف جس کے لئے تم کام کرتے ہو''۔ مارٹ ہیٹن کے ساتھی راسٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جیکب اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں کسی لارڈ گائزر کو نہیں جانتا''...... جیکب نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''آرام سے بیٹھ جاؤ جیکب''...... مارٹ ہیٹن نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور جیکب اسے غور سے دیکھتا ہوا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی لارڈ گائزر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا''...... جیکب نے اپنی صفائی دینے والے انداز میں کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ بہتر ہو گا کہ تم اپنے لئے کچھ منگوا لو پھر اطمینان سے مجھے جواب دینا''...... مارٹ ہیٹن نے اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔ جیکب کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔ وہ اپنی پریشانی چھپانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مارٹ ہیٹن کی نظریں اس کے دماغ میں اترتی جا رہی ہوں۔

''نہیں۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے''...... جیکب نے کہا۔

''تو پھر خود کو کول ڈاؤن کرو''...... مارٹ ہیٹن نے اسی انداز میں کہا۔

''میں نارمل ہوں''...... جیکب نے کہا۔

''نہیں۔ تم انتہائی پریشان دکھائی دے رہے ہو''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''نہیں۔ میں پریشان نہیں ہوں''...... جیکب نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ادھر میری آنکھوں کی طرف دیکھو''...... مارٹ ہیٹن نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے سرد لہجے میں نجانے ایسی کیا بات تھی کہ جیکب نے نہ چاہتے ہوئے بھی سر اٹھایا اور نظریں اٹھا کر مارٹ ہیٹن کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ جیسے ہی اس کی آنکھیں مارٹ ہیٹن کی آنکھوں سے ملیں اسی لمحے اسے ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اس نے بے اختیار مارٹ ہیٹن کی آنکھوں سے نظریں ہٹانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں مارٹ ہیٹن کی نظروں سے یوں چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے۔

''جب تک میں نہ کہوں۔ میری آنکھوں سے نظریں نہ ہٹانا''۔ مارٹ ہیٹن نے کرخت لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں ہٹاؤں گا''...... جیکب کے منہ سے خوابیدہ سی آواز نکلی۔ مارٹ ہیٹن نے بدستور نظریں جیکب کی نظروں سے گاڑ

رکھی تھیں اس نے اپنے ساتھی راسٹر کی طرف دیکھے بغیر ہاتھ سے اشارہ کیا تو راسٹر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور جیکب کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ مارٹ ہیٹن نے ایک ہاتھ اوپر اٹھایا اور پھر اس نے دھیرے سے ہاتھ ہلایا تو راسٹر نے یکلخت جیکب کے گردن کے پاس دونوں کاندھوں کو انگلیوں سے مضبوطی سے پکڑ لیا ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھوں کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلیاں جیکب کی گردن سے لگ گئیں اور وہ جیکب کی گردن میں انگلیاں یوں چبھونے لگا جیسے وہ انگلیاں خنجروں کی طرح اس کی گردن میں پیوست کرنا چاہتا ہو۔ جیسے ہی اس نے جیکب کی گردن میں انگلیاں چبھوئیں جیکب کے چہرے پر شدید ترین اذیت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔ اس کی آنکھوں سے یکلخت پانی نکل آیا۔

"اپنا چہرہ نارمل کرو جیکب۔ تمہیں کسی تکلیف کا احساس نہیں ہونا چاہئے"...... مارٹ ہیٹن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے برق سی نکل کر جیکب کی آنکھوں میں پڑی اور دوسرے لمحے حیرت انگیز طور پر جیکب کا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا۔

"میں نارمل ہوں"...... جیکب کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ کسی اندھے کنویں سے بول رہا ہو۔

"جسم میں کوئی تکلیف یا درد کا احساس تو نہیں ہے"...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

"نہیں"...... جیکب نے کہا۔

"گڈ شو۔ اب تم سانس روکو اور اپنی نظریں میری نظروں سے چپکائے رکھو"...... مارٹ ہیٹن نے کہا تو جیکب نے فوراً سانس روک لیا اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر مارٹ ہیٹن کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو گئیں جیسے اس کے جسم کا خون سمٹ کر اس کی آنکھوں میں آ گیا ہو۔

"اپنا نام بتاؤ"...... مارٹ ہیٹن نے اس کی سرخ ہوتی ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جیکب۔ میرا نام جیکب گائکوار ہے"...... جیکب نے انتہائی دھیمے لہجے میں کہا۔

"اونچا بولو"...... مارٹ ہیٹن نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"میں جیکب ہوں۔ جیکب گائکوار"...... اس بار جیکب نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم لارڈ سینڈیکیٹ کے لئے کام کرتے ہو"...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں لارڈ سینڈیکیٹ کے لئے کام کرتا ہوں"...... جیکب نے جواب دیا۔

"لارڈ سینڈیکیٹ میں تمہارا کیا عہدہ ہے"...... مارٹ ہیٹن نے اسی انداز میں پوچھا۔

"میں لارڈ سیکشن کے چیف لارڈ گائزر کے سپیشل سیون کا حصہ

ہوں اور سپیشل سیون میں میرا نمبر ایس سکس ہے"...... جیکب نے اسی طرح خوابیدہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا لارڈ گائزر اپنا جو بھی پلان بناتا تھا اس میں سپیشل سیون شامل ہوتے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا لارڈ گائزر اپنے ہر کام میں تم سب سے مشورہ لیتا تھا"...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

"ہاں۔ لارڈ، سپیشل سیون سے ہر معاملے پر خصوصی ڈسکس کرتا ہے اور اس کے ہر معاملے کی پلاننگ میں سپیشل سیون کی اسے بھرپور معاونت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد لارڈ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے کہ وہ کس کے مشورے پر عمل کرے اور اپنے کام کے لئے سپیشل سیون میں سے کس کو سلیکٹ کرے"...... جیکب نے کہا۔

"تم اس کی ہلاکت کے ڈرامے کے حصہ دار تھے"...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

"ہاں۔ لارڈ گائزر ایکریمین زیرو ایجنسی کے کرنل فرانک کو اصل ڈسک نہ دینا چاہتا تھا اور وہ کرنل فرانک کا دیا ہوا معاوضہ بھی ہڑپ کرنا چاہتا تھا اسی لئے اس نے یہ سارا کھیل کھیلا تھا"۔ جیکب نے جواب دیا۔

"لارڈ گائزر نے جب ایک بار اپنی ہلاکت کا ڈرامہ رچا کر اپنے بھائی ڈیکوسٹا کی جگہ سنبھال لی تھی تو پھر اسے دوبارہ سے یہ ڈرامہ کیوں رچانا پڑا اور اس نے پیلس کو ڈائنا مائٹس سے کیول بلاسٹ کرا لیا"...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

"لارڈ گائزر کی اصلیت پیلس میں موجود بہت سے افراد کو معلوم ہو گئی تھی۔ جن میں چند غیر ملکی ایجنٹس بھی تھے اور چند انڈر ورلڈ کے بھی افراد وہاں موجود تھے۔ ان پر حقیقت کھلنے کا مطلب تھا کہ لارڈ گائزر کی موت کا راز جلد ہی پوری دنیا میں اوپن ہو جاتا اس لئے لارڈ گائزر نے فوری طور پر پیلس تباہ کرایا اور وہاں سے نکل گیا"...... جیکب نے کہا۔ وہ پوری طرح مارٹ ہیٹن کے ٹرانس میں تھا اس لئے لاشعوری طور پر وہ مارٹ ہیٹن کی ہر بات کا صحیح صحیح اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دے رہا تھا۔

"تم جانتے ہو کہ لارڈ گائزر اب کہاں ہے"...... مارٹ ہیٹن نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں"...... جیکب نے جواب دیا تو مارٹ ہیٹن کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"گڈ شو۔ کہاں ہے وہ۔ بتاؤ"...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

"وہ بگ ہاؤس میں ہے"...... جیکب نے معمول کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے بگ ہاؤس"...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا تو جیکب نے اسے بگ ہاؤس کا پتہ بتانا شروع کر دیا۔

"بگ ہاؤس میں وہ کس نام اور کس حیثیت سے رہتا ہے"۔ مارٹ ہیٹن نے اسی انداز میں پوچھا۔

”اس نے سپیشل سیون کے نمبر سیون پرائیڈ کی جگہ لے رکھی ہے۔ وہ پرائیڈ کے روپ میں بگ ہاؤس میں موجود ہے“۔ جیکب نے کہا۔

”تمہیں اس بات کا کیسے پتہ ہے کہ لارڈ گائزر پرائیڈ کے میک اپ میں ہے“...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

”میں رات کے وقت لائٹ پارک میں ایک کلائنٹ سے ملنے گیا تھا۔ اس پارک کی دوسری طرف ایک غیر آباد جگہ ہے جہاں شہر بھر کا کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہے۔ کلائنٹ سے بات کرنے کے لئے میں نے وہی جگہ مناسب سمجھی تھی۔ جب میں اپنے کلائنٹ سے بات کر رہا تھا تو میں نے وہاں ایس ون شارگ اور ایس ٹو ہارگ کو آتے دیکھا تھا۔ انہیں دیکھ کر میں کوڑے کے ڈھیر کے پیچھے چھپ گیا۔ دونوں ایک بند باڈی کی گاڑی میں آئے تھے اور وہاں ایک لاش پھینک کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد جب میں نے اس لاش کو دیکھا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ پرائیڈ تھا۔ اس کے چہرے پر تیزاب ڈال کر اس کا چہرہ بگاڑ دیا گیا تھا لیکن میں چونکہ طویل عرصے سے پرائیڈ کے ساتھ کام کرتا آیا تھا اس لئے لاش دیکھتے ہی مجھے پتہ چل گیا کہ وہ پرائیڈ ہے۔ اگلے روز میں نے پرائیڈ کو زندہ دیکھا تو حیران رہ گیا۔ پرائیڈ، شارگ اور ہارگ کے ساتھ بگ ہاؤس میں تھا۔ میں نے جب پرائیڈ کو فون کیا تو اس کی آواز بدلی ہوئی تھی۔ یہ آواز لارڈ گائزر تھی۔ میں نے اپنے طور پر

جب تحقیقات کیں تو جلد ہی یہ بات میرے سامنے آ گئی کہ لارڈ گائزر نے اپنی شناخت چھپانے کے لئے پرائیڈ کو ہلاک کر دیا ہے اور اس کا میک اپ کر کے بگ ہاؤس میں منتقل ہو گیا ہے۔ سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا کہ پرائیڈ ہی اصل لارڈ گائزر ہے“۔ جیکب نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ کیا لارڈ گائزر کو اس بات کا علم ہے کہ تم اس کی اصلیت جانتے ہو“...... مارٹ ہیٹن نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اگر اس بات کا لارڈ کو علم ہو جائے کہ میں اس کی اصلیت جانتا ہوں تو پھر وہ مجھے بھی ہلاک کرا دے گا“...... جیکب نے کہا۔

”شارگ اور ہارگ کا تعلق اگر سپیشل سیون سے ہے تو پھر لارڈ نے انہیں اپنے سینڈیکیٹ میں کون سے سیکشن دے رکھے ہیں“۔ مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

”شارگ اور ہارگ کے الگ سے سیکشن ضرور ہیں۔ وہ قتل و غارت، دنگا فساد، اغوا برائے تاوان اور ایسے بہت سے کرائمز میں ملوث ہیں لیکن ان کا زیادہ وقت لارڈ کے ساتھ گزرتا ہے۔ وہ لارڈ کے صحیح معنوں میں محافظ ہیں جو لارڈ کے ساتھ ہی رہتے ہیں“۔ جیکب نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ شارگ اور ہارگ دونوں پرائیڈ کے ساتھ بگ ہاؤس میں ہوتے ہیں“...... مارٹ ہیٹن نے چونک کر

کہا۔

’’ہاں۔ وہ دونوں لارڈ کے ساتھ رہتے ہیں لارڈ سینڈیکیٹ کے زیادہ تر کام وہ دونوں ہی کرتے ہیں‘‘...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’باقی سیکشنوں کے انچارج کون کون ہیں اور ان کا سپیشل سیون میں کیا نمبر ہیں۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا اور جیکب کی زبان ایسے چلنے لگی جیسے اس کے منہ میں ٹیپ ریکارڈر فٹ ہو گیا ہو۔

’’لارڈ گائزر نے ٹاپ شوٹ فارمولا کرنل فرانک کو کیوں نہیں دیا۔ کیا وہ یہ فارمولا کسی اور کو بیچنا چاہتا ہے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے پوچھا۔

’’لارڈ فارمولا کسی کو نہیں بیچنا چاہتا ہے۔ وہ اس فارمولے کا خود فائدہ اٹھانا چاہتا ہے‘‘...... جیکب نے کہا تو مارٹ ہیٹن چونک پڑا۔

’’خود فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا وہ اس فارمولے سے خود میزائل بنانا چاہتا ہے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ لارڈ کی ایک بہت بڑی ریسرچ گاہ ہے جہاں میزائل بنانے والی ایک فیکٹری بھی لگائی گئی ہے۔ لارڈ وہاں چھوٹے موٹے میزائل بنا کر غیر ممالک کی اوپن مارکیٹ میں فروخت کرتا ہے۔

اس کا ارادہ ہے کہ وہ ٹاپ شوٹ میزائل بھی خود بنائے اور پوری دنیا کو سپلائی کرے۔ وہ ایک ٹاپ شوٹ میزائل کے بدلے کروڑوں ڈالرز کمانا چاہتا ہے‘‘...... جیکب نے کہا تو مارٹ ہیٹن کی آنکھیں پھیل گئیں۔

’’اوہ۔ کیا لارڈ گائزر اس قدر باوسائل ہے کہ وہ اتنے بڑے میزائل بنا کر ان کی دنیا بھر کو ترسیل کر سکے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’لارڈ گائزر نام کا نہیں حقیقت میں لارڈ ہے اور تم شاید نہیں جانتے۔ لارڈ اسی اسلحہ کی اسمگلنگ کرتا ہے جو اس نے خود بنوائے ہوں۔ وہ ہر قسم کا اسلحہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا اسلحہ خفیہ طور پر پوری دنیا میں سپلائی ہوتا ہے‘‘...... جیکب نے کہا۔

’’کہاں ہے اس کی لیبارٹری اور اسلحہ ساز فیکٹری‘‘...... مارٹ ہیٹن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’کاؤپ میں ہے اس کی خفیہ لیبارٹری‘‘...... جیکب نے کہا۔

’’کاؤپ۔ یہ کون سی جگہ ہے‘‘...... مارٹ ہیٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیکب اسے کاؤپ کے علاقے کی تفصیل بتانے لگا۔ اس نے مارٹ ہیٹن کو وہ تمام خفیہ راستے بھی بتا دیئے جہاں سے کاؤپ لیبارٹری میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔ لیبارٹری اور اسلحہ ساز فیکٹری میں کون کون سائنس دان اور انجینئرز کام کرتے تھے اس نے مارٹ ہیٹن کے پوچھنے پر سب کچھ بتا دیا۔

"تم نے جو معلومات دی ہیں ان کا شکریہ"...... مارٹ ہیٹن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیکب کے پیچھے کھڑے راسٹر کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو راسٹر جس نے بدستور جیکب کے کاندھے پکڑ رکھے تھے اور جیکب کی گردن میں دو انگلیوں پیوست کر رکھی تھیں اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے کندھے چھوڑے اور دونوں ہاتھوں سے جیکب کی گردن پکڑ لی۔ دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور کمرہ یکلخت جیکب کی گردن کی ہڈی کے ٹوٹنے کی آواز سے گونج اٹھا۔ جیکب یکبارگی تڑپا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔

سپانگو کی کشادہ سڑک پر سیاہ رنگ کی ایک کار انتہائی تیز رفتاری سے اُڑی جا رہی تھی۔ اس سڑک پر چونکہ ٹریفک کا اژدہام نہ تھا اس لئے کار انتہائی سبک رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کلارک بیٹھا ہوا تھا کہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر دو لمبے تڑنگے مقامی مسلح افراد بیٹھے ہوئے تھے جو چہرے سے ہی خطرناک بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔

ٹائیگر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ کلارک اور دونوں مسلح افراد کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ چونکہ رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی اور یہ سڑک سپانگو کے وسطی علاقے سے ہٹ کر تھی اس لئے یہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے بعد کلارک نے اچانک کار کی رفتار کم کرنی شروع کر دی اور پھر اسے دائیں طرف ایک ذیلی سڑک کی طرف موڑنا شروع کر دیا۔ کار اب آہستہ

رینگنے والے انداز میں اس سڑک پر چلنے لگی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ یکلخت انہیں دور سے روشنی دکھائی دی۔

"آگے جانا ہمارے لئے خطرناک ہوسکتا ہے اس لئے کار یہیں روک دو"...... ٹائیگر نے روشنی دیکھ کر کلارک سے مخاطب ہو کر کہا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کو سائیڈ پر موجود درختوں کی طرف لے گیا اور کچھ آگے جا کر اس نے کار روک دی۔ کار رکتے ہی ٹائیگر نے مسلح افراد کو اشارہ کیا اور اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر کار سے باہر نکل گیا۔ مسلح افراد بھی پچھلے دروازے کھول کر باہر آگئے اور کلارک بھی کار کا انجن بند کر کے کار سے باہر نکل آیا۔

"اپنے سائیلنسر لگے ہوئے ریوالور نکال لو"...... ٹائیگر نے کہا تو ان تینوں نے جیبوں سے سائیلنسر لگے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لے لئے اور پھر وہ ٹائیگر کے پیچھے کمانڈوز کے انداز میں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے چلے گئے۔ ٹائیگر انہیں درختوں کے درمیان سے گزارتا ہوا اسی طرف لے جا رہا تھا جس طرف اسے روشنی دکھائی دی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد انہیں ایک عمارت کا بڑا سا پھاٹک دکھائی دینے لگا۔ پھاٹک کے باہر دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ پھاٹک بند تھا اور پھاٹک کے دونوں اطراف آٹھ فٹ اونچی خار دار تاروں کی باڑ دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جس میں جگہ جگہ تیز روشنی کے بلب دکھائی دے رہے تھے۔

ٹائیگر نے انہیں وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے اور

بندروں کی سی پھرتی سے ایک اونچے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اسے درخت پر چڑھتے دیکھ کر فوراً درختوں کی آڑ میں ہو گئے تھے اور انہوں نے گیٹ پر موجود مسلح افراد پر نظر رکھنی شروع کر دی تاکہ اگر ان میں سے کوئی ٹائیگر کو درخت پر چڑھتا دیکھ لے تو وہ ان سے ٹائیگر کو بچا سکیں۔ درخت کی چوٹی پر چڑھ کر ٹائیگر کو دیوار کے پیچھے ایک وسیع میدان دکھائی دیا جس کے درمیان ایک کافی بڑی عمارت تھی اس عمارت کے گرد دس بارہ سیاہ لباسوں میں ملبوس مسلح افراد گھومتے پھر رہے تھے مسلح افراد کو دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ تو اس نے اپنی حفاظت کے لئے یہاں ہر طرف مسلح افراد پھیلا رکھے ہیں"...... ٹائیگر کے حلق سے غراہٹ بھری آواز نکلی۔ مسلح افراد ڈیل ڈول سے بھی واقعی انتہائی طاقتور اور انتہائی خطرناک دکھائی دے رہے تھے۔ عمارت کی کھڑکیوں اور روشندانوں سے روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی اور ہر طرف سکوت چھایا ہوا تھا۔ ٹائیگر چند لمحے عمارت کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ جس پھرتی سے درخت پر چڑھا تھا اسی پھرتی کے ساتھ وہ درخت سے اترنا شروع ہو گیا۔ درخت سے نیچے آ کر وہ درختوں کی آڑ لیتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ایک درخت کے پیچھے چھپ کر پھاٹک کے پاس کھڑے مسلح افراد کی طرف اپنا سائیلنسر لگا ریوالور کیا۔ دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ اس کے ریوالور

سے دو شعلے نکلے اور پھاٹک کے پاس کھڑے مسلح افراد کے جسموں میں پیوست ہو کر غائب ہو گئے۔ دونوں مسلح افراد اچھل اچھل کر نیچے گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔ ٹائیگر نے ان دونوں کے دلوں کا نشانہ لے کر فائر کئے تھے اس لئے ان دونوں کے منہ سے چیخیں بھی نہیں نکل سکی تھیں۔ ان دونوں کے گرتے ہی ٹائیگر نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ سب تیزی سے پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے پھاٹک کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ گیٹ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور اس میں سے اچانک ایک مشین گن کی نال باہر آ گئی۔ اس سے پہلے کہ ٹائیگر اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے اچانک مشین گن کی نال سے شعلے نکل کر ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے اور پھر ماحول مشین گن کی تیز ریٹ ریٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سائیڈ کے بل گر گیا۔ اسے گولی لگی تھی اسی لمحے اسے بے شمار بھاگتے ہوئے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا دماغ تاریک ہو گیا۔

جس طرح اندھیرے میں دور کہیں جگنو چمکتا ہے اسی طرح روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ ٹائیگر کے تاریک دماغ میں ابھرا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اسے ہوش آیا تو اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کے منظر کی طرح نمودار ہوا اور اس نے چونک کر آنکھیں

کھول دیں اور ماحول کا جائزہ لینے لگا۔ وہ ایک بڑے ہال کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ لوہے کے کڑوں کے ساتھ منسلک زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے بازوؤں پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں جبکہ کلارک اور اس کے دونوں مسلح ساتھیوں کی لاشیں اس کے سامنے پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی تھے۔ کمرے کی ساخت سے پتہ چل رہا تھا کہ یہ کوئی زیر زمین تہہ خانہ ہے۔ اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے علاوہ وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے کہ پرائیڈ نے اپنی حفاظت کے لئے میری توقع سے کہیں زیادہ انتظامات کر رکھے ہیں''...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک گینڈے جیسے جسم والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کا رنگ سیاہ تھا اور اس آدمی کے چہرے پر پرانے زخم کا ایک بڑا سا نشان تھا جو اس کے بالائی ہونٹ سے ہوتا ہوا اس کے دائیں کان کی لو تک چلا گیا تھا۔ زخم کے نشان کے گرد ٹانکوں کے نشان تھے جو اس کی بدصورتی میں اضافہ کر رہے تھے البتہ اس کی آنکھوں میں سانپ کی سی چمک تھی۔ وہ انتہائی بدشکل تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ دروازہ کھول کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ٹائیگر کی طرف بڑھنے لگا۔

''تم نے میرے دو محافظوں کو ہلاک کیا ہے۔ کون ہو تم اور

کہاں سے آئے ہو"...... گینڈے نما آدمی نے ٹائیگر کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے چیختی ہوئی آواز میں کہا لیکن ٹائیگر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"میں پوچھ رہا ہوں۔ کون ہو تم۔ بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔ بولو بولو"...... گینڈے نما آدمی نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال پوری قوت سے ٹائیگر کی پسلیوں میں کسی لاٹھی کی طرح مار دی۔ ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کا چہرہ متغیر ہو گیا۔

"بولو۔ جلدی"...... گینڈے نما آدمی نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم پرائیڈ ہو۔ لارڈ گائزر تنظیم کے سپیشل سیون کے ایس سیون"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو گینڈے نما آدمی بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ہاں۔ میں پرائیڈ ہوں۔ تم بتاؤ تم کون ہو اور مجھے کیسے جانتے ہو"...... پرائیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لارڈ گائزر نے پاکیشیا سے ایک ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کی ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ اب وہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم یہاں اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے پیچھے

آئے ہو"...... پرائیڈ نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... پرائیڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میرا تعلق کرانس سے ہی ہے"...... ٹائیگر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو پتہ چلا ہے کہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے پیچھے پاکیشیا سے علی عمران اور اس کے ساتھی آئے ہیں اگر تم ان میں سے نہیں ہو تو پھر کون ہو تم۔ اوہ۔ اوہ کہیں تم ٹائیگر تو نہیں عمران کے شاگرد"...... پرائیڈ نے بات کرتے کرتے اچانک بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ٹائیگر کو جانتے ہو"......ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا لیکن تمہاری اس بات سے پتہ چل رہا ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں سے واقف ہو۔ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہیں اور پھر میں تمہاری نشاندہی پر ان کا اپنے ہاتھوں سے خاتمہ کروں گا اور لارڈ کو بتاؤں گا کہ پرائیڈ کی صلاحیتیں بھی کسی سے کم نہیں ہیں"...... پرائیڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

ہونہہ۔ ان کے بارے میں تم مجھے بتا رہے ہو اور کہہ رہے ہو

کہ میں تمہیں ان کی نشاندہی کراؤں گا۔ اس سے بڑی احمقانہ بات شاید ہی کوئی ہو"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ان سے تعلق ہے تو تم ان سے رابطہ تو کر ہی سکتے ہو۔ تمہارے رابطے کو ذریعہ بنا کر میں ان تک پہنچوں گا"...... پرائیڈ نے کہا۔

"میرے بارے میں تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں ٹائیگر ہوں۔ کیا تم میرے بارے میں پہلے سے جانتے تھے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تمہارا مین نے صرف نام سنا ہوا تھا۔ مجھے لیڈی کارشیا نے کال کر کے بتایا تھا کہ ٹائیگر اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے حصول کے لئے کام کر رہا ہے پھر چیف نے کال کر کے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اس کے ساتھی ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کرنے یہاں آئے ہوئے ہیں اس لئے مجھے فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جانا چاہئے۔ اس کے بعد تم نے اچانک میرے ٹھکانے پر پہنچ کر حملہ کرنے کی کوشش کی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے تم پر فائر کھلوا دیا۔ تمہارے ساتھی مارے گئے اور تم زندہ بچ گئے کیونکہ تمہیں صرف ایک گولی لگی تھی اور وہ بھی تمہارے بازو میں لگی تھی۔ میں تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا تاکہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کر سکوں"...... پرائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ پاکیشیا سے جو ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کی گئی تھی وہ کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سوری۔ میں تمہارے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دوں گا۔ تم نے شاید لارڈ سینڈیکیٹ کو عام سی تنظیم سمجھ رکھا ہے جو اس طرح منہ اٹھائے یہاں چلے آئے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب تم خود ہی بتاؤ گے کہ تم کون ہو اور تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے۔ مجھے تم جیسوں کی زبان کھلوانی آتی ہے"...... پرائیڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکائی اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے کی ایک دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک بڑی فولادی الماری رکھی ہوئی تھی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرنج نکال کر اس نے سوئی پر لگی ہوئی کیپ اتار کر ایک طرف پھینکی اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا ٹائیگر کے پاس آ گیا۔ اس نے سوئی بڑی بے دردی سے ٹائیگر کی گردن میں گھونپ دی اور سرنج میں بھرا ہوا ہلکے سبز رنگ کا محلول انگوٹھے سے پریس کرتے ہوئے ٹائیگر کی گردن میں انجیکٹ کر دیا۔ جب سارا محلول ٹائیگر کی گردن میں انجیکٹ ہو گیا تو پرائیڈ نے سوئی کو باہر کھینچا اور خالی سرنج ایک طرف اچھال دی۔

ٹائیگر کے جسم میں جیسے ہی سبز محلول انجیکٹ ہوا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں یکلخت شعلے بھڑک اٹھے ہوں اور اس کے

دماغ میں یکلخت دھماکے سے ہونا شروع ہو گئے۔ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر سیاہ چادر سی پھیلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ چند لمحوں تک اس کے دماغ میں اسی طرح سے دھماکے ہوتے رہے پھر اس کے دماغ پر تاریکی کا غلبہ ہو گیا۔ پھر یہ تاریکی خود بخود چھٹنے لگی اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے ذہن میں دوبارہ شعور کی روشنی ابھرنی شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر وہ اسے حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کرسی ہال جیسے بڑے کمرے کے وسط میں رکھی ہوئی تھی اور اسے یہاں اس کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو بھی اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ وہ کرسی پر سے ہل بھی نہیں سکتا تھا۔ کمرے میں ساز و سامان نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی البتہ کچھ فاصلے ٹائیگر کے تین ساتھیوں کی لاشیں ضرور پڑی دکھائی دے رہی تھیں جو پہلے تہہ خانے میں اس کے سامنے پڑی ہوئی تھیں۔

پرائیڈ نے اسے انجکشن لگا کر بے ہوش کیا تھا اور پھر نہ صرف اسے تہہ خانے سے نکال کر اس ہال نما کمرے میں لایا گیا تھا بلکہ اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی لا کر وہاں رکھ دی گئی تھیں۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ اس کے علاوہ کمرے میں تین روشن دان تھے جو کافی بلندی پر تھے۔ ٹائیگر چند لمحے حیرت سے چاروں طرف دیکھتا رہا پھر وہ کرسی سے آزادی حاصل کرنے کے ارادے سے حرکت میں آیا ہی تھا کہ اچانک کمرے میں اسے تیز آواز گونجتی ہوئی سنائی دی۔

''ٹائیگر''...... یہ آواز پرائیڈ کی تھی جو کمرے کی دیواروں میں چھپے ہوئے اسپیکروں سے آتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

''کہاں ہو تم''...... ٹائیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں جہاں بھی ہوں ٹھیک ہوں۔ تم اپنی فکر کرو اور یہ سوچو کہ تم اس وقت کہاں ہو''...... پرائیڈ کی مضحکہ خیز آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''تم اس وقت جس کمرے میں ہو یہ موت کا کمرہ کہلاتا ہے۔ اس کمرے کی ایک دیوار کے پیچھے بھیانک موت چھپی ہوئی ہے جسے میں ابھی چند لمحوں میں آزاد کر دوں گا تو وہ موت لمحوں میں سارے کمرے میں تمہیں ناچتی دکھائی دے گی جو پہلے تمہارے ساتھیوں کی لاشیں چٹ کرے گی اور پھر بھیانک موت تم پر پل پڑے گی اور تمہارا گوشت نوچ نوچ کر چٹ کر جائے گی''۔ پرائیڈ نے اسی انداز میں کہا۔

''کیسی موت۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں''...... پرائیڈ نے زہریلے انداز میں ہنس کر کہا۔ اسی لمحے کھٹ کھٹ کی آواز سن

کر ٹائیگر نے چونک کر دائیں طرف دیوار کی طرف دیکھا تو اسے دیوار کی جڑ میں جگہ جگہ سوراخ کھلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس دیوار کے پیچھے چھوٹے چھوٹے روشن دان ہوں جن کی کھڑکیاں کھول دی گئی ہوں۔ ان سوراخوں کے کھلتے ہی کمرے میں تیز سرسراہٹوں اور چیں چیں کی عجیب سی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ان آوازوں کو سنتے ہی ٹائیگر کو یک لخت اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ وہ سرسراہٹ کی ان مخصوص آوازوں کو بخوبی پہچانتا تھا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک ان سوراخوں سے سیاہ رنگ کے بڑے بڑے چوہے نکل کر باہر آنا شروع ہو گئے۔ ان چوہوں کی ہیبت بے حد خوفناک تھی۔ چوہے بے حد بڑے اور پلے ہوئے تھے۔ ان کے منہ عام چوہوں سے لمبے تھے جن سے لمبے اور نوکیلے دانت جھانک رہے تھے۔ یہی نہیں ان چوہوں کے پنجے بھی نوکدار اور بڑے بڑے تھے جیسے یہ گوشت خور چوہے ہوں اور شکار کو پنجوں اور دانتوں سے نوچ نوچ کر کھاتے ہوں۔ سوراخوں سے نکلتے ہی چوہے تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور لاشوں پر جمع ہو گئے اور پھر ٹائیگر نے ایک ہولناک منظر دیکھا۔

چوہوں کی آنکھوں میں ایسی وحشیانہ چمک تھی جسے دیکھ کر ٹائیگر بھی خوف سے پھریریاں لے کر رہ گیا۔ چوہے انتہائی وحشیانہ انداز میں آوازیں نکالتے ہوئے لاشوں کے پاس آئے اور پھر یہ دیکھ کر

ٹائیگر کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا کہ چوہے ان لاشوں پر بری طرح سے پل پڑے تھے اور ان لاشوں کو یوں نوچنا شروع ہو گئے جیسے وہ نجانے کب سے بھوکے ہوں اور پھر ٹائیگر نے کلارک اور اپنے دو ساتھیوں کی لاشوں کا گوشت غائب ہوتے دیکھا۔ ٹائیگر کا چہرہ غصے سے بری طرح سے پھڑکنے لگا۔ اس کے ساتھیوں کی لاشیں خونخوار چوہے نوچ رہے تھے اور وہ بے بسی کے عالم میں بندھا ہوا تھا۔

''تم انسان نہیں درندے ہو پرائیڈ۔ تمہاری موت اس سے بھی بھیانک اور عبرتناک ہو گی''...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کان میں پرائیڈ کے انتہائی فاخرانہ قہقہے سنائی دیئے۔

''ابھی سے گھبرا گئے ٹائیگر۔ ابھی تو یہ چوہے صرف تمہارے ساتھیوں کی لاشیں کھا رہے ہیں۔ ان کے بعد تمہاری باری ہے۔ جب یہ ان لاشوں کی طرح تمہاری بوٹیاں نوچیں گے تب تمہیں میری درندگی کا اور زیادہ ادراک ہو گا''...... پرائیڈ نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹائیگر غرا کر رہ گیا۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... ٹائیگر نے بری طرح غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا۔

''اپنے استاد علی عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ بتاؤ کہ وہ کہاں ہیں''...... پرائیڈ نے کہا۔

''ان کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ مجھے تو ان کی کرانس آمد کا بھی علم نہیں ہے۔ تم نے ہی بتایا ہے کہ وہ کرانس آئے ہیں ورنہ میں واقعی ان کی آمد سے بے خبر تھا''...... ٹائیگر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ان سے رابطے کا کوئی تو ذریعہ ہو گا تمہارے پاس''..... پرائیڈ نے کہا۔

''نہیں۔ میرا عمران صاحب سے ان کے فلیٹ میں صرف ان کے پرسنل نمبر پر رابطہ ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ عمران صاحب یا ان کے ساتھیوں سے رابطہ کرنے کا میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تب پھر تم جانو اور یہ آدم خور چوہے جانیں۔ یہ جلد ہی تم پر جھپٹ پڑیں گے اور چند ہی لمحوں میں یہاں تمہارے ساتھیوں کی لاشوں کی طرح تمہاری بھی گوشت سے پاک ہڈیاں پڑی ہوں گی''...... پرائیڈ نے سنگدلانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ان چوہوں نے اچانک سر اٹھا کر ٹائیگر کی طرف دیکھنا شروع کر دیا جیسے انہیں وہاں ایک اور انسان کے خون کی بو محسوس ہوئی ہو اور پھر چوہوں نے دانت نکالے اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے عجیب اور خوفناک انداز میں آوازیں نکالنے لگے۔

''ارے ارے۔ مجھے بچاؤ۔ فار گاڈ سیک ان چوہوں سے بچاؤ ورنہ یہ مجھے بھی کاٹ کھائیں گے''...... اچانک ٹائیگر نے حلق کے

بل چیختے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے دائیں طرف اپنا زور لگایا اور وہ کرسی سمیت فرش پر گرتا چلا گیا۔ زمین پر گرتے ہی وہ ساکت ہو گیا جیسے وہ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہو۔

''ہونہہ۔ اگر تم اداکاری کر رہے ہو تب بھی نہیں بچ سکو گے ٹائیگر اور اگر خوف سے تمہاری جان نکل گئی ہے تب بھی یہ چوہے اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک یہ تمہاری لاش ہڈیوں میں تبدیل نہ کر دیں''...... پرائیڈ کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے چوہوں نے ٹائیگر کے ساتھیوں کی لاشیں چھوڑیں اور خوفناک انداز میں غراتے ہوئے تیزی سے اس طرف بڑھنا شروع ہو گئے جہاں ٹائیگر گرا پڑا تھا۔

ایک چوہے نے دوڑتے دوڑتے اچانک ایک لمبی چھلانگ لگائی اور ہوا میں اُڑتا ہوا ٹائیگر پر آیا جیسے وہ اپنے ساتھیوں سے پہلے ٹائیگر پر حملہ کر کے اس کی بوٹیاں نوچنا چاہتا ہو۔ جیسے ہی چوہا اچھل کر ٹائیگر کے عین اوپر پہنچا ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا کرسی کے بازو پر بندھا ہوا ہاتھ جھٹکا۔ اس کی کلائی میں بڑے ڈائل والی واچ تھی۔ جھٹکا لگتے ہی سرر کی آواز کے ساتھ ڈائل سائیڈ میں چلا گیا اور ریسٹ واچ کے درمیانی حصے سے ایک باریک سوئی سی نکل کر باہر آ گئی۔ ٹائیگر نے تیزی سے کرسی سمیت فرش پر اپنا جسم گھمایا اور ریسٹ واچ کا رخ ہوا میں اچھلے ہوئے سیاہ چوہے کی طرف کرتے ہوئے کلائی کو ایک بار پھر جھٹکا دیا۔ اسی لمحے ریسٹ

واچ سے نکلنے والی سوئی سے سرخ رنگ کی ریز نکل کر ہوا میں اچھلے ہوئے چوہے پر پڑی۔ بھک کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی ہوا میں اچھلا ہوا چوہا یوں جل کر بھسم ہو گیا جیسے اسے برقی بھٹی میں ڈال دیا گیا ہو۔ جل کر بھسم ہوتے ہی اس کی راکھ گرتی نظر آئی۔

”کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ چوہا جل کر کیسے راکھ بن گیا ہے“...... پرائیڈ کی حیرت زدہ چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی جائے اپنے جسم کو ایک بار پھر حرکت دی اور پھر اس نے اپنا گھڑی والا ہاتھ قدرے اٹھا کر اس کا رخ چھت کے ایک کونے میں لگے ہوئے ایک کیمرے کی طرف کر دیا جس سے پرائیڈ اسے مانیٹر کر رہا تھا۔ ٹائیگر نے ہاتھ جھٹکا تو ریسٹ واچ سے ریز کی دھار نکل کر کیمرے پر پڑی اور کیمرہ بھک سے جل کر راکھ بنتا چلا گیا۔

”یہ کیا ہوا گیا۔ تم نے کیمرہ کیوں تباہ کر دیا۔ اوہ اوہ۔ میں نے تمہاری تلاشی لے کر تمہاری جیبوں سے ہر چیز نکال لی تھی لیکن افسوس کہ میں تمہاری کلائی سے گھڑی اتارنا بھول گیا تھا۔ اوہ اوہ“...... پرائیڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے اپنا جسم گھما کر اپنے ساتھیوں کی لاشوں کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ ایک بار پھر بوکھلا گیا کہ چوہوں نے لاشیں چھوڑ کر اب بھاگ کر تیزی سے اس کی طرف آنا شروع کر دیا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا کئی چوہے اچھل اچھل کر اس پر آ

پڑے اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں نوکیلے کانٹے گھستے جا رہے ہوں ساتھ ہی اسے اپنے جسم کے مختلف حصوں پر آریاں سی چلتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ ٹائیگر نے خود کو کرسی سمیت بری طرح سے اچھال اچھال کر زمین پر گرانا شروع کر دیا۔ لیکن چوہے نوکیلے دانت اور پنجے اس کے جسم میں اتار رہے تھے اور ٹائیگر کو اپنے جسم میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ چوہے اس کے جسم کو ادھیڑ کر رکھ دیتے ٹائیگر نے ریسٹ واچ کو زور زور سے جھٹکے دینا شروع کر دیئے۔

تیسرے یا چوتھے جھٹکے پر اچانک ریسٹ واچ کی سائیڈوں سے ہلکے نیلے رنگ کا دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ جیسے ہی ریسٹ واچ سے دھواں نکلنا شروع ہوا ٹائیگر نے اپنا سانس روک لیا۔ چوہے مسلسل اسے نوچ رہے تھے لیکن اب ٹائیگر ساکت پڑا تھا۔ اسے چند لمحے ساکت ہی رہنا تھا۔ پھر تھوڑی دیر میں دھواں کمرے میں پھیل گیا تو اسے اپنے جسم سے چوہے اچھل اچھل کر نیچے گرتے اور بری طرح سے تڑپتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ چوہے اس بری طرح سے تڑپ رہے تھے جیسے ٹائیگر کی ریسٹ واچ سے زہریلا دھواں نکل رہا ہو۔

چوہے کچھ دیر تک تڑپتے رہے پھر ساکت ہو گئے۔ چوہوں کو ساکت ہوتے دیکھ کر ٹائیگر نے ایک بار پھر اپنے جسم کا زور لگاتے ہوئے کرسی سمیت اچھلنا شروع کر دیا۔ وہ کرسی سمیت الٹ کر کبھی

دائیں طرف گرتا اور کبھی بائیں طرف۔ لکڑی کی کرسی اس کے اچھل کود کی وجہ سے ٹوٹتی جا رہی تھی۔ پھر جیسے ہی کرسی کا ایک حصہ ٹوٹ کر الگ ہوا ٹائیگر کو اپنے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں ڈھیلی ہوتی ہوئیں محسوس ہوئیں۔ ٹائیگر نے اپنے ہاتھوں کو تیزی سے حرکت دینا شروع کر دی۔ اس کے ہاتھ چونکہ کرسی کے بازوؤں سے بندھے ہوئے تھے اس لئے اسے ان سے آزاد ہونے کے لئے شدید جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ کرسی کے بازوؤں سے اس کے ہاتھ آزاد نہیں ہو رہے تو اس نے جسم کو ایک بار پھر حرکت دی اور اس بار وہ کرسی سمیت اچھلا اور پھر جیسے ہی نیچے آیا اس نے اپنے جسم کو اس انداز میں گھمایا کہ کرسی کا ایک بازو پوری قوت سے زمین سے ٹکرایا اور کڑاکے کی آواز کے ساتھ ٹوٹ گیا۔ کرسی کے بازو کے ٹوٹنے کی وجہ سے ٹائیگر کے بازو پر بھی شدید دباؤ پڑا تھا اور اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا اپنا بازو بھی ٹوٹ گیا ہو۔ شدید تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا لیکن اس نے دانتوں پر دانت جماتے ہوئے تکلیف برداشت کی اور پھر اس نے اپنے بازو کو زور زور سے حرکت دیتے ہوئے رسی سے باہر کی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔ چونکہ کرسی کا بازو ٹوٹ گیا تھا اس لئے اس بار اس کی کوشش کامیاب رہی تھی اور رسی ڈھیلی ہونے کی وجہ سے اس نے اپنا ایک بازو آزاد کر لیا تھا۔

اس بازو کے آزاد ہوتے ہی ٹائیگر نے تیزی سے اپنا دوسرا بازو

کھولا اور پھر اس بازو کے آزاد ہوتے ہی اس کے ہاتھ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے اور اس نے اپنے جسم کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں تیزی سے کھولنی شروع کر دیں۔ ابھی وہ جسم کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں کھول ہی رہا تھا کہ اسے سامنے دروازے کے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

”جاؤ۔ جلدی اندر جاؤ اور ٹائیگر کو گولیوں سے اُڑا دو۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی کر دو“...... اسی لمحے پرائیڈ کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کے ہاتھ اور تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ اس نے چونکہ ریسٹ واچ سے نکلنے والی ریز سے کمرے کی چھت پر لگا کیمرہ تباہ کر دیا تھا اس لئے اب پرائیڈ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا اور پرائیڈ اسے ہر حال میں ہلاک کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اب ٹائیگر کو ہلاک کرنے کے لئے وہاں مسلح افراد بھیج دیئے تھے۔

دروازے کے باہر بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں ان مسلح افراد کی تھیں جو اسے گولیاں مار کر ہلاک کرنے آ رہے تھے۔ ٹائیگر کے ہاتھ اور تیزی سے چلنے لگے لیکن اس کے جسم کے گرد رسیاں اس بری طرح سے بندھی ہوئی تھیں کہ وہ ہاتھ آزاد ہونے کے باوجود خود کو ان رسیوں سے آزاد کرانے میں کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ ابھی ٹائیگر خود کو رسیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اچانک اسے دوڑتے قدموں کی آوازیں دروازے پر رکتی ہوئی

محسوس ہوئیں۔ ساتھ ہی اسے کمرے کی دیواروں کے نیچے سے سرخ دھواں سا نکل کر پھیلتا ہوا دکھائی دیا۔ سرخ دھواں دیکھ کر ٹائیگر نے ایک بار پھر سانس روک لیا۔

''دو منٹ رک جاؤ۔ میں چوہوں کو واپس ان کے بلوں میں بھیج دوں پھر تم دروازہ کھول کر اندر گھس جانا اور ٹائیگر کے پرخچے اڑا دینا''...... پرائیڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سنتے ہی ٹائیگر کے جسم میں جیسے پارہ دوڑ گیا۔ اس نے اور زیادہ تندہی سے اپنے جسم کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چونکہ ٹائیگر نے چوہوں کو پہلے ہی زہریلے دھوئیں سے ہلاک کر دیا تھا اور اس نے کمرے کی چھت پر لگے کیمرے کو بھی تباہ کر دیا تھا اس لئے پرائیڈ یہ نہیں دیکھ سکا تھا کہ کمرے میں چوہوں کی کیا پوزیشن ہے اور اب اس نے کمرے کی طرف آنے والے مسلح افراد کو دو منٹ اس لئے روک دیا تھا کہ ان کے کمرے میں جانے پر چوہے انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں اور یہی دو منٹ ٹائیگر کی زندگی کی ضمانت بن گئے تھے ورنہ وہ رسیاں کھولنے کی کوشش میں لگا رہتا اور مسلح افراد کمرے میں داخل ہوتے ہی اس پر فائر کھول دیتے۔

ٹائیگر رسیاں کھولنے کے لئے انتہائی جدوجہد کر رہا تھا اور پھر اس کی کوششیں رنگ لگائیں۔ وہ نہ صرف اپنے جسم کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں کھولنے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ رسیاں کھلتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ابھی وہ رسیوں سے آزاد ہو کر اٹھ کر

کھڑا ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ کی طرف چھلانگ لگا دی۔ سائیڈ کی دیوار کے پاس آتے ہی اس نے تیزی سے اپنی کلائی سے ریسٹ واچ اتاری اور اسے لئے ہوئے دیوار کے ایک کونے میں آ گیا۔ ٹھیک اسی لمحے چار مسلح افراد ہاتھوں میں مشین گنیں لئے اندر داخل ہو گئے۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کی نظریں زمین پر پڑے مردہ چوہوں اور ٹوٹی ہوئی کرسی پر پڑیں تو وہ بری طرح سے چونک پڑے۔ ان کی نظریں جیسے ہی سائیڈ میں موجود ٹائیگر پر پڑیں انہوں نے مشین گنوں کے رخ ٹائیگر کی طرف کر دیئے لیکن ٹائیگر ہوشیار تھا اس نے مسلح افراد کو مشین گنوں کے ٹریگر دبانے کا کوئی موقع نہ دیا تھا۔ مسلح افراد اس کی طرف مڑے ہی تھے کہ ٹائیگر کی ریسٹ واچ سے سرخ شعاعیں نکل نکل کر مسلح افراد پر پڑیں اور وہ وہیں جل کر بھسم ہوتے چلے گئے۔ ان چاروں کو جلا کر بھسم کرتے ہی ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے مسلح افراد کی گری ہوئی دو مشین گنیں اٹھا لیں اور تیزی سے کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے قریب آ کر اس نے باہر جھانکا لیکن باہر کوئی نہیں تھا۔ باہر ایک طویل راہداری تھی۔ ٹائیگر ہاتھوں میں مشین گنیں لئے راہداری میں آیا اور تیزی سے سامنے کی طرف بھاگنا شروع ہو گیا۔ اس کا جسم زخموں سے چور تھا۔ چوہوں نے اس کے جسم کو

جگہ جگہ سے کاٹ کھایا تھا جہاں سے اب بھی خون رس رہا تھا۔ تکلیف کی وجہ سے ٹائیگر کا چہرہ بگڑا ہوا تھا لیکن وہ ہر درد اور تکلیف کی پرواہ کئے بغیر مشین گنیں لئے بھاگا چلا جا رہا تھا۔ ایک موڑ مڑتے ہی اسے سامنے دو مسلح افراد دکھائی دیئے جو راہداری کے سرے پر موجود دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ ٹائیگر کے بھاگتے قدموں کی آوازیں سن کر وہ چونک پڑے اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں ٹائیگر پر پڑیں انہوں نے مشین گنیں سیدھی کیں لیکن ٹائیگر نے انہیں بھی مشین گنوں کے ٹریگر دبانے کا کوئی موقع نہ دیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں سے مسلح افراد پر فائر کھول دیا۔ راہداری یکلخت مشین گنوں کی تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں اور دو انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ دونوں افراد چیختے ہوئے گرے اور تڑپتے ہوئے ساکت ہو گئے۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور ان دونوں کی لاشیں پھلانگتا ہوا دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔ ٹائیگر نے احتیاطاً تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو اسے سامنے ایک بڑا سا برآمدہ دکھائی دیا۔ برآمدے میں چار مسلح افراد چار مختلف سائیڈوں میں موجود تھے۔ ٹائیگر نے ان چاروں کی پوزیشنوں کا جائزہ لیا اور پھر وہ اچانک دروازہ کھول کر اچھل کر باہر آ گیا۔ اس سے پہلے کہ باہر موجود مسلح افراد اسے دیکھتے ٹائیگر نے باہر آتے ہی مشین گنوں سے ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔

تڑتڑاہٹوں کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی برآمدہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ چاروں افراد گر کر تڑپنا شروع ہو گئے۔ ٹائیگر نے انہیں سنبھلنے کا کوئی موقع نہ دیا تھا۔ ان چاروں کو نشانہ بناتے ہی وہ تیزی سے برآمدے میں بھاگتا چلا گیا۔ ابھی وہ برآمدہ عبور کر کے صحن کی طرف آیا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک طرف سے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ آئی۔ گولیاں زائیں زائیں کی آوازوں کے ساتھ اس کے قریب سے گزر گئیں۔

اس سے پہلے کہ مزید فائرنگ ہوتی ٹائیگر نے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور زمین پر گر کر تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ برآمدے کی سائیڈ میں دو مسلح افراد چھپے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے ٹائیگر کو دیکھ لیا تھا اور وہ اس پر مسلسل مشین گنوں سے فائرنگ کر رہے تھے۔ ٹائیگر تیزی سے زمین پر لوٹ پوٹ ہوتا آگے بڑھتا جا رہا تھا اور گولیاں اس کے اردگرد زمین پر پڑ رہی تھیں۔ پھر اچانک ٹائیگر کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ یوں تڑپنا شروع ہو گیا جیسے اسے گولیاں لگ گئیں ہوں۔ اس کے چیخنے کی آواز سنتے ہی ستونوں کے پیچھے چھپے ہوئے افراد نے فائرنگ روک دی تھی۔ ٹائیگر چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔ عمارت میں یکلخت سکوت سا چھا گیا تھا۔

ستونوں کے پیچھے چھپے ہوئے افراد کچھ دیر اس کی طرف دیکھتے رہے پھر وہ ستونوں کے پیچھے سے نکلے اور مشین گنوں کی نالوں کے

رخ ٹائیگر کی طرف کئے آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ یہی نہیں۔ عمارت کے مختلف حصوں میں چھپے ہوئے چار اور مسلح افراد بھی اپنی کمین گاہوں سے نکل آئے تھے اور وہ بھی مشین گنیں لئے ٹائیگر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹائیگر زمین پر اوندھا پڑا ہوا تھا اور دونوں مشین گنیں اس کے نیچے دبی ہوئی تھیں۔ اس کے جسم میں معمولی سی بھی حرکت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ مسلح افراد آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھے آ رہے تھے۔

''احتیاط سے اس کی طرف بڑھو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مکر کر رہا ہو''...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

''تو پھر آگے بڑھنے سے پہلے اس پر مزید گولیاں برسا دیتے ہیں تاکہ اس کی رہی سہی جان بھی نکل جائے''...... ایک اور مسلح آدمی نے کہا۔

''او کے۔ اس پر فائر کرو اور اس کا جسم چھلنی کر دو''...... پہلے شخص نے کہا۔ اس سے پہلے کہ مشین گن بردار گرے ہوئے ٹائیگر پر فائرنگ کر کے اس کا جسم چھلنی کرتے ٹائیگر جو زمین پر ساکت لیٹا ہوا تھا تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے لیٹے لیٹے دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کے ٹریگر دبا کر قریب آنے والے مسلح افراد پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ فائرنگ کرتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے نیم دائرے کی شکل میں گھوم رہے تھے جس سے اس کے گرد موجود چھ کے چھ مسلح افراد گولیوں کا شکار ہو گئے

تھے۔ ان کی مشین گنوں سے بھی فائرنگ ہوئی تھی لیکن اس وقت تک وہ ٹائیگر کی گولیوں کا شکار ہو چکے تھے۔ اس لئے ان کی چلائی ہوئی گولیاں ٹائیگر کے ارد گرد اور اس کے سر کے اوپر سے نکل گئی تھیں۔ ٹائیگر نے مسلح افراد کو ان کی کمین گاہ سے باہر لانے کے لئے ڈاج دیا تھا۔ وہ جان بوجھ کر چیخ مار کر تڑپا تھا اور پھر ساکت ہو گیا تھا تاکہ ستونوں کے پیچھے چھپے ہوئے افراد یہی سمجھیں کہ وہ ان کی گولیوں سے ہٹ ہو گیا ہے۔ اسے ہٹ ہوتے دیکھ کر نفسیاتی طور پر وہ فائرنگ روک دیتے اور اسے چیک کرنے کے لئے لامحالہ ستونوں کے پیچھے سے نکل کر باہر آ جاتے اور یہی ہوا تھا۔ ٹائیگر کے ڈاج میں آ کر نہ صرف ستونوں کے پیچھے چھپے ہوئے دونوں افراد بلکہ سائیڈوں سے مزید چار افراد بھی باہر آ گئے تھے جن کی پوزیشنوں سے ٹائیگر لاعلم تھا اور اب جب وہ یہ دیکھنے کے لئے اس کی طرف بڑھے کہ ٹائیگر ہٹ ہوا ہے یا نہیں تو ٹائیگر نے اچانک سیدھے ہوتے ہی دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کے دہانے کھول دیئے تھے جس سے چھ کے چھ مسلح افراد اس کی گولیوں کا شکار بن گئے تھے۔

ان چھ افراد کے ہلاک ہوتے ہی وہاں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور اس نے انتہائی برق رفتاری سے سامنے موجود پھاٹک کی جانب دوڑنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ پھاٹک کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ اسے پیچھے سے ایک بار پھر تیز فائرنگ کی

آوازیں سنائی دیں۔ اس نے بھاگتے ہوئے پلٹ کر دیکھا تو اسے عمارت کے پیچھے سے کئی مسلح افراد بھاگ کر اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ ٹائیگر نے اونچی چھلانگ لگائی اور وہ پھاٹک کے نزدیک آ گیا۔ اس نے پھاٹک کے نزدیک آتے ہی اس کا ذیلی دروازہ کھولا اور بجلی کی سی تیزی سے باہر نکل گیا۔ جیسے ہی وہ باہر نکلا ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ بے شمار گولیاں پھاٹک پر پڑیں۔

پھاٹک سے نکلتے ہی ٹائیگر رکے بغیر تیزی سے سامنے موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف بھاگنے لگا۔ دیوار کی دوسری طرف سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ٹائیگر کو پرائیڈ پر انتہائی غصہ آ رہا تھا جس نے اسے زندہ حالت میں آدم خور چوہوں کے سامنے پھینک دیا تھا۔ یہ تو اس کی قسمت اچھی تھی کہ اس نے چوہوں کو ریسٹ واچ میں موجود زہریلے دھویں سے ہلاک کر دیا تھا ورنہ چوہے یقینی طور پر اسے نوچ کھاتے اور اس کا خاتمہ کر دیتے۔ اس نے سڑک سے اس طرف آتے ہوئے رات کے اندھیرے میں ایک طرف پانی کی ہلکی سی جھلک دیکھی تھی۔ وہاں شاید کوئی تالاب یا جھیل تھی۔ ٹائیگر لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اسی طرف بڑھتا جا رہا تھا اور پھر درختوں کے جھنڈ سے نکل کر وہ آگے گیا تو اسے وہاں پانی سے بھرا ہوا ایک بڑا سا گڑھا دکھائی دیا۔ اس گڑھے میں بارش کا پانی موجود تھا۔ پانی دیکھ کر ٹائیگر کی آنکھوں میں مسرت انگیز چمک آ گئی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے

گڑھے میں چھلانگ لگا دی۔ پانی سرد تھا۔ پانی میں چھلانگ لگاتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے زخموں میں نمک بھر دیا گیا ہو۔ اس کے پورے جسم میں آگ بھر گئی تھی۔ اس نے دانتوں پر دانت جما کر تکلیف برداشت کی اور پھر تیرتا ہوا گڑھے کے کنارے کی طرف آ گیا۔

کنارے سے اس نے گیلی مٹی انگلیوں کی مدد سے اتاری اور پھر گیلی مٹی کو اپنی گردن اور جسم کے زخموں پر لگانے لگا۔ زخموں پر گیلی مٹی لگانے کی وجہ سے خون رسنا بند ہو گیا تھا اور اسے سکون بھی مل رہا تھا۔ ابھی وہ زخموں پر مٹی لگا رہا تھا کہ اسی لمحے اسے دور سے گیٹ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پانی کا گڑھا درختوں سے ہٹ کر سائیڈ میں تھا جہاں سے وہ آسانی سے گیٹ کی طرف دیکھ سکتا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چنگاریاں سی بھر گئیں کہ گیٹ کے پاس پرائیڈ کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ وہ شاید یہ دیکھنے کے لئے باہر آیا تھا کہ ٹائیگر پھاٹک سے نکل کر کس طرف گیا ہے تاکہ وہ اسے گولیوں سے چھلنی کر سکے۔ اس کے ساتھ چار مسلح افراد تھے۔ باہر آتے ہی وہ چاروں تیزی سے اس کی تلاش میں دائیں بائیں بھاگتے چلے گئے۔

ٹائیگر فوراً پانی میں بیٹھ گیا اور اس نے کنارے سے دونوں ہاتھوں سے گارا نکال کر اپنے سر اور چہرے پر لگانا شروع کر دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے مسلح افراد کو بھاگ کر اس طرف آتے دیکھا

جہاں ٹائیگر موجود تھا۔ ان افراد نے شاید زمین پر ٹائیگر کا گرا ہوا خون دیکھ لیا تھا اور وہ خون کے نشانات دیکھتے ہوئے اس طرف بھاگے آ رہے تھے۔ ٹائیگر چند لمحے ان افراد اور پرائیڈ کو دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور آہستہ آہستہ گڑھے میں ایک طرف تیرتا چلا گیا۔ گڑھا کافی بڑا تھا اور مختلف سائیڈوں سے نالے کی طرح جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائیگر جوں جوں آگے بڑھتا جا رہا تھا پانی گدلا ہوتا جا رہا تھا۔ ٹائیگر ابھی تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اسے گڑھے کے اس حصے کی طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید مسلح افراد اس کے خون کے گرے ہوئے قطروں کو دیکھتے ہوئے گڑھے کے اس حصے میں پہنچ گئے تھے اور گڑھے کے اردگرد اس کے خون کے قطرے دیکھ کر انہوں نے پانی سے بھرے گڑھے میں فائرنگ کرنی شروع کر دی ہو گی۔

ٹائیگر جس گڑھے میں تھا اس نے آگے چل کر باقاعدہ ایک بڑے نالے کی شکل اختیار کر لی تھی اور یہ نالا بل کھاتا ہوا اس عمارت کے اردگرد سے گزر رہا تھا جہاں سے ٹائیگر نکل کر آیا تھا۔ وہ نالے میں تیرتا ہوا عمارت کے عقبی سمت میں آ گیا تھا۔ اس طرف بھی اونچی دیواریں تھی جن پر باڑ لگی ہوئی تھی۔ ٹائیگر کی نظریں ایک جگہ دیوار کی جڑ میں پڑیں تو یہ دیکھ کر اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا کہ وہاں ایک بڑا سا خلاء بنا ہوا تھا۔ یہ خلاء شاید میدان میں بارش کے جمع ہونے والے پانی کی نکاسی کے لئے بنایا گیا تھا۔

خلاء اتنا بڑا تو نہیں تھا کہ ٹائیگر اس سے گزر کر دوسری طرف پہنچ جاتا لیکن اس خلاء کے پتھر اور مٹی بے حد نرم اور ٹوٹے پھوٹے سے دکھائی دے رہے تھے۔ ٹائیگر نالے کے کنارے سے نکلا اور پھر وہ زمین پر کرالنگ کرتا ہوا دیوار کی جڑ میں بنے ہوئے ہول تک پہنچ گیا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ پانی کے مسلسل اخراج کی وجہ سے دیوار کا یہ حصہ کافی نرم پڑ چکا تھا۔ پتھر اپنی جگہ چھوڑ چکے تھے۔ ٹائیگر نے ہاتھ مار کر وہاں سے پتھر ہٹانے شروع کر دیئے۔ چند ہی لمحوں میں وہ دیوار میں اتنا بڑا خلاء بنانے میں کامیاب ہو گیا کہ وہ اس سے آسانی سے گزر سکتا تھا۔ مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں بدستور سنائی دے رہی تھیں۔ پرائیڈ اور اس کے ساتھی شاید ہر قیمت پر اسے تلاش کر کے ہلاک کرنا چاہتے تھے۔

خلاء سے گزر کر ٹائیگر ایک بار پھر عمارت میں داخل ہو گیا۔ رہائشی عمارت کا عقبی حصہ اس کے سامنے تھا اور وہاں کوئی نہیں تھا۔ ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور اس نے پنجوں کے بل تیزی سے عمارت کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ عمارت کے قریب پہنچتے ہی وہ فوراً سائیڈ سے لگ گیا۔ پھر اس نے عمارت کے کنارے سے دوسری طرف جھانکا اور وہاں کسی کو موجود نہ پا کر وہ اسی طرح پنجوں کے بل دوڑتا ہوا دوسری طرف آ گیا۔

عمارت میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ٹائیگر احتیاط کے ساتھ عمارت میں داخل ہو گیا۔ عمارت کا اندرونی حصہ واقعی خالی

تھا۔ ٹائیگر عمارت کے مختلف کمروں میں گھوم کر وہاں کا جائزہ لیتا رہا۔ عمارت خاصی بڑی تھی۔ ایک کمرے میں ٹائیگر کو فرسٹ ایڈ باکس مل گیا۔ ٹائیگر نے کمرے کا دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کر کمرے سے ملحق ایک واش روم میں گھس گیا۔ اس نے ہینڈ شاور لیا اور اپنے جسم پر لگا ہوا سارا گارا دھویا اور پھر وہ واش روم میں موجود ایک آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرنے لگا۔

زخموں کی بینڈیج کر کے وہ واش روم سے نکل آیا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا وہاں تین بڑی بڑی الماری بھی موجود تھیں۔ ٹائیگر نے ان الماریوں کو کھول کر چیک کیا تو اسے وہاں مختلف لباس اور اسلحہ بھی مل گیا۔ ٹائیگر نے ایک لباس منتخب کر کے پہنا اور دوسری الماری سے اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں منتقل کرنے لگا۔ اسے وہاں سے ایک ہتھکڑی بھی مل گئی۔ جسے کچھ سوچ کر ٹائیگر نے اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ ایک مشین پسٹل ہاتھ میں لے کر دروازے کی طرف آیا۔ اس نے دروازے کے کی ہول سے باہر دیکھا لیکن باہر اسی طرح خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے لاک کھولا اور پھر دروازہ کھول کر اس نے باہر جھانکا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ عمارت کے مختلف حصوں کا راؤنڈ لگاتے ہوئے وہ ایک کمرے کے دروازے سے گزرنے ہی لگا تھا کہ اسے اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سن کو وہ وہیں ٹھٹھک گیا۔

یہ آواز پرائیڈ کی نہیں تھی۔ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ اس نے کچھ دیر پہلے عمارت کا راؤنڈ لگایا تھا تو اسے وہاں کسی دوسرے آدمی کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا تھا جبکہ یہ آواز سن کر ایسا لگ رہا تھا کہ پرائیڈ یہاں اکیلا نہیں رہتا ہے۔ ٹائیگر فوراً دیوار کے ساتھ لگ گیا اور اندر سے آنے والی آواز سننے لگا۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اس لئے اندر سے آنے والی آواز ٹائیگر بخوبی سن سکتا تھا۔

”یس۔ لارڈ گائزر بول رہا ہوں“...... اندر سے آواز سنائی دی اور ٹائیگر کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔ لارڈ گائزر کے الفاظ اس کے دماغ پر بم کی طرح پھٹے تھے۔ اس کا تو مطلب تھا کہ لارڈ سینڈیکیٹ کا چیف بھی اسی عمارت میں رہتا تھا۔ ٹائیگر چند لمحے کھڑا رہا پھر اس نے سر آگے کر کے کھلے ہوئے دروازے سے اندر جھانکا تاکہ ایک نظر لارڈ گائزر کے چیف کو دیکھ سکے لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگا ہو۔ اندر پرائیڈ موجود تھا جو کرسی پر بیٹھا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا۔ دروازے کی طرف اس کی سائیڈ تھی لیکن ٹائیگر اس کا سائیڈ چہرہ دیکھ کر ہی اسے پہچان گیا تھا کہ وہ پرائیڈ ہی ہے۔

”ہونہہ۔ یہ پرائیڈ ہی لارڈ گائزر ہے“...... ٹائیگر نے جبڑے بھینچ کر انتہائی آہستہ آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پرائیڈ کے منہ سے بدلی ہوئی آواز نکل رہی تھی اور وہ غصے سے لیڈی کارشیا کو کسی

عمارت پر بم سے حملہ کرنے پر اس کی سرزنش کر رہا تھا۔ ٹائیگر خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا اور وہ لیڈی کارشیا کی باتیں سن کر چونک پڑا تھا جو اسے عمران سے بات کرنے اور پھر اس کی رہائش گاہ پر حملے کی تفصیل بتا رہی تھی اور پرائیڈ، لارڈ گائزر کے چیف کے انداز میں اسے بتا رہا تھا کہ جس کوٹھی کو اس نے بموں سے اُڑایا ہے اس میں پولیس کو چڑیا کے ایک بچے کی لاش بھی نہیں ملی ہے۔ اس نے فوری طور پر لیڈی کارشیا کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے بچنے کے لئے انڈر گراؤنڈ ہونے کا مشورہ دیا تھا اور پھر اس نے غصے سے اوور اینڈ آل کہہ کر لیڈی کارشیا سے رابطہ ختم کر دیا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ خواہ مخواہ جوش میں آ کر ان لوگوں سے الجھنے نکل کھڑی ہوئی تھی"...... پرائیڈ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے فوراً اپنا سر پیچھے کر لیا۔ اسی لمحے اسے کرسی کے گھسٹنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ پرائیڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز دروازے کی طرف آئی تو ٹائیگر کی کمر فوراً دیوار سے لگ گئی اور اس کی مشین پسٹل پر گرفت اور زیادہ مضبوط ہو گئی۔

اسی لمحے پرائیڈ بڑبڑاتا ہوا باہر آیا اور ٹائیگر کی طرف دیکھے بغیر راہداری میں مخالف سمت مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس کے عقب میں آیا اور پھر اس سے پہلے کہ پرائیڈ کو

اپنے پیچھے ٹائیگر کی موجودگی کا احساس ہوتا ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر مار دیا۔ پرائیڈ کے حلق سے زوردار چیخ نکلی وہ لہرایا اور پلٹنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے ٹائیگر نے اس کے سر پر ایک اور ضرب لگا دی اور پرائیڈ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح فرش پر گرتا چلا گیا۔

پرائیڈ کو گرتے دیکھ ٹائیگر اس پر جھکا اور اس نے پرائیڈ کی گردن کی ایک مخصوص رگ مسل دی تاکہ پرائیڈ کو فوری طور پر ہوش نہ آ سکے۔ اسے بے ہوش کر کے ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور جیب سے ہتھکڑی نکال لی جو وہ اپنی جیب میں ڈال کر لایا تھا۔ اس نے پرائیڈ کے بازو پکڑ کر عقب کی طرف کئے اور ہتھکڑی کے کلپ کھول کر اس سے پرائیڈ کے ہاتھ جکڑ دیئے۔ ہتھکڑی کو تالا لگا کر اس نے چابی نکالی اور اپنے لباس کی اندرونی جیب میں ڈال لی پھر اس نے جھک کر پرائیڈ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے لے کر ایک طرف چل پڑا۔

عمارت کی تلاشی کے دوران اسے ایک ایسا کمرہ نظر آیا تھا جہاں اس نے راڈز والی کرسیاں اور ایذا رسانی والے آلات دیکھتے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے بے ہوش پرائیڈ کو ایک کرسی پر بٹھایا اور اسے کرسی کے راڈز میں جکڑ دیا۔ پرائیڈ کو راڈز والی کرسی پر جکڑ کر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ وہ پرائیڈ سے پوچھ گچھ کرنے سے پہلے ایک بار

پھر عمارت کا جائزہ اور تلاشی لینا چاہتا تھا تاکہ اسے اس بات کے پختہ ثبوت مل جائیں کہ پرائیڈ ہی لارڈ گائزر ہے۔ تلاشی لیتا ہوا وہ ایک تہہ خانے میں آ گیا۔ تہہ خانے میں دس کے قریب عجیب و غریب مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر ان مشینوں کو چیک کرنے لگا اور جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ ان مشینوں کے ذریعے پرائیڈ اپنے اس ہیڈ کوارٹر کو کنٹرول کرتا ہے۔ ٹائیگر نے عمارت کے ایک ایک حصے کی تلاشی لے کر وہاں سے وہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک تلاش کرنے کی کوشش کی تھی جس کے لئے اسے اس قدر جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی لیکن اسے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کہیں نہ ملی۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ پرائیڈ سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے بارے میں پوچھے اور اس کے لئے اسے چاہے پرائیڈ پر اس سے بھی بڑا سفاک بننا پڑے وہ ہر حال میں اس سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے بارے میں اگلوانا چاہتا تھا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا اس کمرے میں آیا جہاں اس نے پرائیڈ کو راڈز والی کرسی پر جکڑا تھا اور پھر جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا وہیں ٹھٹھک گیا اور اس کا دماغ ایک بار پھر بھک سے اڑ گیا کیونکہ جس کرسی پر اس نے پرائیڈ کو راڈز میں جکڑا تھا اب وہ کرسی وہاں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے باہر جاتے ہی پرائیڈ کو ہوش آ گیا تھا اور وہ راڈز میں جکڑا کرسی سمیت کمرے سے غائب ہو گیا تھا۔

لیڈی کارشیا کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے دروازے کے پاس جا کر دروازے کو لاک کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا دوبارہ لیڈی کارشیا کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

عمران کو علم تھا کہ وہ اس وقت لیڈی کارشیا کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے جہاں بے شمار مسلح افراد موجود تھے اور ان میں سے کوئی بھی اندر آ سکتا تھا اس لئے عمران نے حفظ ماتقدم کے طور پر دروازہ اندر سے لاک کر لیا تھا۔ عمران پرنس ہوٹل چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک اور ہوٹل میں منتقل ہو گیا تھا۔ دوسرے ہوٹل میں جانے سے پہلے ان سب نے میک اپ کر لئے تھے لیکن عمران کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ ان کی بدستور نگرانی کی جا رہی ہے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوٹل میں چھوڑ کر ایک پراپرٹی ڈیلر سے رابطہ کیا اور پھر وہ اس سے ملنے ہوٹل سے نکل کھڑا ہوا۔ اس نے

پراپرٹی ڈیلر سے ایک کوٹھی کرائے پر حاصل کی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کوٹھی میں شفٹ کر گیا۔ اس نے نگرانی کرنے والے کو چیک کر لیا تھا۔ رہائش گاہ منتقل ہوتے ہی عمران فوراً رہائش گاہ کے عقبی حصے سے نکل کر سڑک پر آیا جہاں نگرانی کرنے والا موجود تھا۔

عمران نے اس کے عقب میں آ کر اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا اور اسے لے کر کوٹھی میں آ گیا اور پھر عمران نے جب اس پر مخصوص انداز میں تشدد کیا تو اس نے اپنا نام کالپر بتایا اور پھر اس نے عمران کو یہ بھی بتا دیا کہ وہ کس کی ہدایات پر ان کی نگرانی پر مامور تھا۔ جب اس نے عمران کو بتایا کہ ابھی کچھ ہی دیر میں لیڈی کارشیا اپنے گروپ کے ساتھ اس رہائش گاہ کو تباہ کر کے انہیں ہلاک کرنے آ رہی ہے تو عمران نے فوری طور پر اپنے ساتھیوں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دے دیا اور پھر اس نے فوری طور پر کالپر کی جگہ لے لی۔ اس نے کالپر کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسی علاقے کی ایک خالی کوٹھی میں بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد عمران نے کالپر کے میک اپ میں اپنی رہائش گاہ کی نگرانی کرنی شروع کر دی اور پھر جب وہاں لیڈی کارشیا اپنے گروپ کے ساتھ آئی تو عمران کالپر کے روپ میں لیڈی کارشیا کے پاس پہنچ گیا۔ وہ کالپر کے روپ میں لیڈی کارشیا کو ٹریپ کرنا چاہتا تھا تا کہ اس کے ذریعے وہ کسی طریقے سے شارگ تک اور پھر

لارڈ گائزر تک پہنچ سکے۔ لیڈی کارشیا نے اپنے ساتھ آئے ہوئے افراد کی مدد سے اس رہائش گاہ پر تباہ کن بمباری کرائی تھی جو عمران نے کرائے پر حاصل کی تھی۔ عمارت مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور جب وہاں پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے تو لیڈی کارشیا اور اس کے ساتھی وہاں سے بھاگ نکلے۔ عمران نے کالپر سے پوچھ کر اس کی کار بھی درختوں کے پیچھے چیک کر لی تھی۔ اس نے کالپر کی کار سنبھالی اور پھر وہ لیڈی کارشیا اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے لیڈی کارشیا کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔

اب تک وہ خاموشی سے ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی لیڈی کارشیا اور اس کے ساتھی ڈیوڈ کو یہ شک نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ کالپر نہیں بلکہ عمران ہے۔ اس نے لیڈی کارشیا اور لارڈ گائزر کی باتیں سن لی تھیں اور اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ لیڈی کارشیا نہیں جانتی تھی کہ لارڈ گائزر کہاں ہے لیکن شارگ اور ہارگ کو نہ صرف لارڈ کے بارے میں پتہ تھا بلکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ لارڈ کہاں رہتا ہے اور لیڈی کارشیا، شارگ اور ہارگ کا پتہ جانتی تھی۔ عمران اب لیڈی کارشیا کو ہوش میں لا کر اس سے شارگ اور ہارگ کے ٹھکانے کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا تا کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں جا کر وہ ان کو قابو کر سکے اور پھر اس کا منہ کھلوا کر وہ لارڈ گائزر تک پہنچ سکے۔ عمران ابھی لیڈی کارشیا کے قریب آیا ہی تھا کہ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو عمران بے

اختیار چونک پڑا۔

''کون''...... عمران نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے لیڈی کارشیا کی آواز میں کہا۔

''ولیم ہوں مادام''...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ کالپر، ولیم کے لئے دروازہ کھولو''...... عمران نے لیڈی کارشیا کے لہجے میں اسی طرح اونچی آواز میں کہا۔

''یس مادام''...... اس بار عمران نے کالپر کے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے لاک کھولا اور تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا۔ لاک کھلنے کی آواز سن کر باہر موجود ولیم نے دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر آ گیا۔ یہ ایک قدآور نوجوان تھا۔ جیسے ہی وہ اندر آیا عمران نے پیر مار کر دروازہ بند کیا اور اچھل کر آنے والے نوجوان کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا۔ نوجوان کے منہ سے چیخ نکلی وہ عمران کی طرف مڑا ہی تھا کہ اسی لمحے عمران کی ٹانگ چلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ گرنے کی وجہ سے اس کا سر اس زور سے فرش سے ٹکرایا تھا کہ وہ فوراً ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔

''ہونہہ۔ مجھے لیڈی کارشیا کو یہاں سے نکال کر کہیں اور لے جانا ہو گا ورنہ اس کے ساتھیوں کا آنا جانا اسی طرح لگا رہے گا''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس

ے لیڈی کارشیا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے لے کر دروازے ی طرف بڑھا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر راہداری میں آیا اور اسے لے کر تیز تیز چلتا ہوا باہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ لیڈی ارشیا کو لے کر باہر برآمدے میں پہنچا تو اسے سامنے دو مسلح افراد ائی دیئے۔ لیڈی کارشیا کو کالپر کے کاندھے پر دیکھ کر وہ چونکے ی تھے کہ عمران نے سائیلنسر لگے ریوالور کا رخ ان کی جانب کر ے یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی آواز کے اتھ ونوں مسلح افراد بغیر چیخے اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے اور اکت ہو گئے۔ عمران نے ان کے دل کا نشانہ لے کر فائر کئے ے اسی لئے انہیں چیخنے اور تڑپنے کا بھی موقع نہیں مل سکا تھا۔

برآمدے میں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ عمران تیزی ے برآمدے سے ہوتا ہوا پورچ کی طرف آیا جہاں کالپر کی کار ھڑی تھی۔ اس نے تیزی سے کالپر کی کار کا عقبی دروازہ کھول کر ڈی کارشیا کو اندر ڈالا اور پھر وہ تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کا روازہ کھول کر کار میں بیٹھ گیا۔ ابھی تک وہاں کوئی نہیں آیا تھا۔ ٹھی کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے کار سٹارٹ کر کے بیک کی اور ڑی سے عمارت سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی کار ڈی کارشیا کے ہیڈ کوارٹر کے علاقے سے نکلی جا رہی تھی۔

آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ کار اسی کالونی میں لے گیا ہاں اس کی کرائے پر حاصل کی ہوئی کوٹھی کو لیڈی کارشیا اور اس

کے ساتھیوں نے بموں سے اُڑا دیا تھا۔ ملحقہ گلیوں سے گزارتا ہوا عمران کار اس کوٹھی کے گیٹ کے پاس لے آیا جو خالی تھی اور جہاں عمران نے اپنے ساتھیوں کو منتقل کیا تھا۔ اس نے کار گیٹ پر روک کر مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں کے بعد کوٹھی کے گیٹ کی ایک چھوٹی کھڑکی کھلی اور کیپٹن شکیل کا چہرہ دکھائی دیا۔ چونکہ عمران نے ان سب کے سامنے کالپر کا میک اپ کیا تھا اس لئے کیپٹن شکیل نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا اور اس کے لئے گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی عمران کار اندر لے گیا اور اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ اس اثناء میں کیپٹن شکیل گیٹ بند کر کے اس کے پاس آ گیا۔ صفدر، تنویر اور جولیا بھی برآمدے میں کھڑے تھے۔

''تنویر۔ کار کی پچھلی سیٹ پر لیڈی کارشیا بے ہوش پڑی ہے اسے اٹھا کر اندر لے جاؤ اور باندھ دو اور صفدر تم یہ کار لے جاؤ اور اس کالونی سے دور چھوڑ آؤ''...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور تنویر نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھول کر بے ہوش پڑی ہوئی لیڈی کارشیا کو نکالا اور اسے لے کر اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صفدر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کیپٹن شکیل دروازہ کھولو اور جب صفدر کار باہر لے جائے تو تم باہر ہی رک کے رہنا اور اس بات کا دھیان رکھنا کہ کوئی اس طرف نہ آ

جائے۔ اگر کوئی خطرہ ہو تو واچ ٹرانسمیٹر پر مجھے کاشن دے دینا''۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے جا کر گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی صفدر کار باہر لے گیا اور کیپٹن شکیل گیٹ بند کر کے وہیں رک گیا۔

''یہ کیسے تمہارے قابو آ گئی''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''مغربی عورتوں کی شان میں اگر قصیدے پڑھے جائیں اور ان قصیدوں میں صرف عورتوں کے حسن کی تعریف کر دی جائے تو یہ ذرا ہی قابو میں آ جاتی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تم نے اس کی تعریف میں قصیدے پڑھے تھے۔ اس کے حسن کی تعریف میں۔ یہ تمہیں حسین دکھائی دے رہی ہے''۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ یہ تو احمق سی لڑکی ہے جو ایک ہی قصیدے سے موم ہو گئی۔ تمہارے سامنے تو ہزار قصیدے بیان کر دیئے جائیں پھر بھی تم۔ آگے میں کیا کہوں تم خود ہی اندازہ لگا لو کہ یہ زیادہ حسین ہے یا تم''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا غصے سے تمتماتا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے لیڈی کارشیا کے مقابلے میں اسے زیادہ حسین قرار دیا تھا۔ عمران اندرونی کمرے کی طرف بڑھا تو جولیا اس کے ساتھ چل پڑی۔ تنویر نے

لیڈی کارشیا کو ایک کرسی پر مضبوطی سے رسیوں سے باندھ دیا تھا۔ اب ہوش میں آنے کے باوجود لیڈی کارشیا اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرسکتی تھی۔

''اب تم اسے ہوش میں لاؤ۔ اگر میں نے اسے ہوش میں لانے کے لئے ہاتھ لگایا تو مجھے پھر سے تمہاری جلی کٹی سننا پڑیں گی''...... عمران نے کہا تو جولیا مسکراتی ہوئی لیڈی کارشیا کی طرف بڑھی اور اس نے عقب میں جا کر ایک ہاتھ لیڈی کارشیا کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک دبا دی۔ چند لمحوں بعد لیڈی کارشیا کا دم گھٹا تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھ کر جولیا نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا دیئے۔ چند ہی لمحوں میں لیڈی کارشیا کو ہوش آ گیا اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔

''کک۔ کک۔ یہ سب کیا ہے۔ اوہ اوہ۔ کالپر تم۔ عمران تم کالپر کے روپ میں۔ اوہ اوہ''...... لیڈی کارشیا نے عمران کو دیکھ کر حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جولیا اور تنویر کو دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا دیکھ رہی ہو۔ یہ وہی ہیں جنہیں تم کوٹھی سمیت بموں سے اُڑا کر ان کی کٹی پھٹی لاشیں لارڈ گائزر کو پیش کرنا چاہتی تھی''۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ اوہ۔ کاش میں نے یہ جذباتی اقدام نہ کیا ہوتا۔ کاش''...... لیڈی کارشیا نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''اب اس کاش سے کچھ نہیں ہوسکتا لیڈی کارشیا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا تم نے میرا سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے جو تم مجھے وہاں سے نکال کر یہاں لے آئے ہو''...... لیڈی کارشیا نے خود کو سنبھالتے ہوئے ہونٹ چبا کر کہا۔

''نہیں۔ ابھی تمہارا ہیڈ کوارٹر سلامت ہے لیکن میں جب چاہوں اسے تباہ کرسکتا ہوں۔ تمہیں وہاں سے نکالنے کے لئے مجھے چند لاشیں گرانی پڑی تھیں اور اب اگر تم لاش نہیں بننا چاہتی تو بتاؤ کہ شارگ اور ہارگ کون ہیں اور ان کا ٹھکانہ کہاں ہے۔ ان دونوں کے حلیئے اور ان کے بارے میں جو بھی تفصیلات ہیں وہ سب بتاؤ''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کون شارگ اور ہارگ۔ میں انہیں نہیں جانتی''...... لیڈی کارشیا نے جواب مکمل طور پر سنبھل چکی تھی، سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اس کا جواب سن کر جولیا کے تن بدن میں جیسے آگ سی لگ گئی۔

''ہونہہ۔ مجھے بات کرنے دو اس سے۔ دیکھتی ہوں کہ یہ کیسے

کچھ نہیں بتاتی“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اس پر عورت ہونے کے ناطے تمہارے ذریعے لمبا چوڑا تشدد کراؤں اور پھر اس سے پوچھ گچھ کروں“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور سائیڈ میں ہوگئی۔

”تنویر“...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس“...... تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”تمہارے پاس خنجر ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں ہے“...... تنویر نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک باریک دھار والا خنجر نکال لیا۔

”گڈ شو۔ آگے بڑھو اور لیڈی کارشیا کی ایک آنکھ نکال دو اور اگر یہ پھر بھی نہ بولے تو اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دینا۔ پھر اس کی ناک کاٹنا اور اگر یہ پھر بھی خاموش رہے تو اس کے دونوں کان کاٹ کر اس کا چہرہ اس قدر بھیانک بنا دینا کہ اگر ہم اسے اٹھا کر شہر کے چوراہے پر بھی پھینک دیں تو اس کی بھیانک شکل دیکھ کر کوئی اسے بھیک بھی نہ دے“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو تنویر کی آنکھوں میں چمک آ گئی جیسے عمران نے اس کی پسند کا کام اسے سونپ دیا ہو۔

”اوکے“...... تنویر نے کہا اور خنجر لے کر تیزی سے لیڈی کارشیا کی طرف بڑھا۔

”تم کچھ بھی کر لو۔ جب مجھے کچھ معلوم ہی نہیں ہے تو میں تمہیں کیا بتاؤں“...... لیڈی کارشیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تنویر۔ کیا میں نے تمہیں اس کی شکل دیکھنے کا کہا ہے“۔ عمران نے غرا کر کہا تو تنویر جو لیڈی کارشیا کی بات سن کر رک گیا تھا اس کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور لیڈی کارشیا کی ناک کا اگلا حصہ کٹ کر دور جا گرا۔ لیڈی کارشیا کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگی۔

”میں نے پہلے تمہیں اس کی آنکھ نکالنے کا کہا تھا“...... عمران کڑک دار لہجے میں کہا۔

”اوہ سوری۔ ابھی لو“...... تنویر نے کہا اور اس نے خنجر سیدھا کر کے اس کی نوک لیڈی کارشیا کی آنکھ کی طرف کی ہی تھی کہ لیڈی کارشیا حلق کے بل چیخنا شروع ہوگئی۔

”رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ تم سفاک ہو۔ ظالم ہو۔ رک جاؤ“...... لیڈی کارشیا نے چیختے ہوئے کہا تو عمران کے اشارے پر تنویر کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

”سنو لیڈی کارشیا۔ مجھے تم سے اور تمہارے حسن سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں یہاں صرف وہ ٹاپ شوٹ فارمولا حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں جو لارڈ گائزر نے پاکیشیا سے حاصل کیا ہے۔ کالپر کے روپ میں تمہارے ساتھ رہنے سے مجھے اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ تم لارڈ گائزر سے واقف نہیں ہو کہ وہ کہاں ہے

اور اپنی ہلاکت کا ڈرامہ رچانے کے بعد کس حلیئے میں ہے البتہ تمہارے کہنے کے مطابق شارگ اور ہارگ، لارڈ گائزر کا ٹھکانہ جانتے ہیں اور انہیں یہ بھی پتہ ہے کہ لارڈ گائزر اصل میں کون ہے۔ اگر تم اپنا حسن مزید نہیں بگاڑنا چاہتی اور زندہ رہنا چاہتی ہو تو مجھے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو۔ ورنہ اس بار اس کا ہاتھ تب رکے گا جب تمہاری دونوں آنکھیں نکل چکی ہوں گی۔ دونوں کان کٹ چکے ہوں گے اور تمہارا چہرہ بھیانک پن کی انتہائی حد تک پہنچ چکا ہو گا۔ بولو‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’بب بب۔ بتاتی ہوں۔ بتاتی ہوں‘‘...... لیڈی کارشیا نے خوف سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کو شارگ اور ہارگ کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔ ان کے حلیئے۔ ان کا ٹھکانہ اور ان کے بارے میں وہ تمام معلومات جو عمران کے لئے فائدہ مند ثابت ہوسکتی تھیں۔

’’ہونہہ۔ تو شارگ اور ہارگ نے اپنی حفاظت کے لئے اپنے ٹھکانے میں سائنسی انتظامات کے ساتھ ساتھ مسلح افراد بھی تعینات کر رکھے ہیں‘‘...... عمران نے غرا کر کہا۔

’’ہاں۔ وہ انتہائی طاقتور اور خونخوار ہیں جو اس عمارت میں گھسنے والے کسی بھی آدمی کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیتے ہیں‘‘...... لیڈی کارشیا نے اسی انداز میں کہا۔

’’کیا یہ دونوں وہاں اکیلے رہتے ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں۔ پرائیڈ بھی ان کے ساتھ رہتا ہے بگ ہاؤس میں‘‘...... لیڈی کارشیا نے جواب دیا۔

’’پرائیڈ کون ہے اس کا حلیہ بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا تو لیڈی کارشیا نے اسے پرائیڈ کا حلیہ بتا دیا۔

’’وہاں کا فون نمبر بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا تو لیڈی کارشیا نے اسے ایک نمبر بتا دیا۔

’’گڈ شو۔ اب تمہارا کام ختم۔ تنویر آف کر دو اسے‘‘...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لیڈی کارشیا کچھ کہتی اسی لمحے تنویر کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور لیڈی کارشیا کا نرخرہ کٹتا چلا گیا۔ لیڈی کارشیا کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ بے نور ہوتی ہوئی آنکھوں سے چند لمحے عمران کو دیکھتی رہی پھر اس کا سر ڈھلک گیا۔

’’اس کی لاش اٹھا کر کسی سڑک کے کنارے پھینک آؤ‘‘۔ عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور لیڈی کارشیا کی رسیاں کھول کر اس کی لاش اٹھائی اور اسے کاندھے پر ڈال کر تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر میز پر پڑا ہوا فون اٹھایا اور لیڈی کارشیا کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا لیکن دوسری طرف مسلسل گھنٹی بج رہی تھی لیکن کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا تھا۔ عمران

نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''شاید اس نے غلط نمبر بتایا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ شارگ اور ہارگ اس وقت اپنے ٹھکانے پر موجود نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں وہاں براہ راست حملہ کرنا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔تم ریڈ کی تیاری کرو تب تک تنویر اور صفدر بھی واپس آ جائیں گے۔ پھر ہم ایک ساتھ شارگ اور ہارگ کے ٹھکانے پر ریڈ کرنے جائیں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ عمران نے اب حتمی طور پر شارگ اور ہارگ کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ اسے اب تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کا ہی انتظار تھا۔ جیسے ہی وہ واپس آتے، عمران انہیں لے کر لیڈی کارشیا کے بتائے ہوئے پتے پر روانہ ہو جاتا۔

ٹائیگر تیز نظروں سے کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ آخر پرائیڈ کرسی سمیت اس کمرے سے کیسے غائب ہو سکتا ہے۔ اچانک اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ وہ تیزی سے اس جگہ پر گیا جہاں راڈز والی کرسی پر پرائیڈ بندھا ہوا تھا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ کرسی کے پائے زمین میں گڑے ہوئے تھے۔ پرائیڈ نے یقیناً کوئی ایسا کام کیا تھا کہ وہ کرسی سمیت فرش میں کہیں غائب ہو گیا تھا۔ اس نے فرش کو غور سے دیکھا تو اسے وہاں ایک بڑا سا گول کٹاؤ دکھائی دیا۔ فرش کا یہ حصہ کسی فنکشن کی وجہ سے ہٹ گیا تھا اور پرائیڈ کرسی سمیت فرش میں سما گیا تھا اور اس کے فرش میں سماتے ہی فرش دوبارہ برابر ہو گیا تھا۔

ٹائیگر مڑا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ وہ مختلف راستوں سے دوڑتا ہوا تہہ خانے میں آ گیا جہاں مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ وہ جیسے ہی مشین روم میں داخل ہوا یکلخت

ٹھٹھک گیا۔ جب وہ پہلے یہاں آیا تھا تو تمام مشینیں بند تھیں لیکن اب تمام مشینیں آن تھیں ان سے آوازیں بھی آ رہی تھیں اور ان پر لگے ہوئے مختلف رنگوں کے بے شمار بلب بھی جل بجھ رہے تھے اور ایک مشین پر لگی ہوئی سکرین بھی روشن ہوگئی تھی۔ ٹائیگر اس سکرین کو غور سے دیکھنے لگا۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ یہ کمرہ بالکل ویسا ہی تھا جس میں ٹائیگر، پرائیڈ کو راڈز والی ایک کرسی پر جکڑ کر آیا تھا لیکن یہ دوسرا کمرہ تھا جس میں پرائیڈ بھی دکھائی دے رہا تھا۔ پرائیڈ کمرے کے ایک کونے میں دیوار کے پاس کھڑا کچھ کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ سکرین پر واضح دکھائی دے رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تو اس نے اس کمرے کے نیچے ویسا ہی دوسرا کمرہ بنا رکھا ہے۔ کرسی کے پایوں میں شاید کوئی خاص فنکشن ہے جس پر اس نے ہوش میں آ کر پاؤں مارا اور کرسی سمیت فرش میں دھنس کر زیر زمین کمرے میں چلا گیا''...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سکرین پر نظر آنے والے پرائیڈ کو دیکھتا رہا پھر وہ ایک مشین پر جھک گیا اور اس پر لگے بٹنوں اور ڈائلوں کو غور سے دیکھنے لگا۔

چند لمحے مشین کا مکمل جائزہ لینے کے بعد اس نے ایک بٹن پریس کیا تو مشین پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ساتھ ہی سکرین پر ٹائیگر نے نیلا دھواں سا پھیلتے دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے

سکرین نیلے رنگ کے دھویں سے چھپ گئی۔ ٹائیگر نے مشین کے یکے بعد دیگر چند بٹن اور پریس کئے تو سکرین پر جھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا منظر دوبارہ واضح ہوگیا اور یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی کہ پرائیڈ دیوار کے پاس گرا ہوا تھا اور ساکت نظر آ رہا تھا۔ وہ جس دیوار کے پاس کھڑا تھا وہاں ایک دروازے جیسا خلاء دکھائی دے رہا تھا۔ شاید پرائیڈ دیوار کے پاس کھڑا اسی دروازے کو کھولنے میں مصروف تھا۔ دروازہ تو کھل گیا تھا لیکن ٹائیگر نے مشین کے فنکشن کو سمجھ کر اس کمرے میں بلیو گیس چھوڑ دی تھی جس کے اثر سے پرائیڈ فوراً بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا تھا۔

ٹائیگر چند لمحے اس دروازے کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اس مشین کو آف کیا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا اور تیز تیز چلتا ہوا تہہ خانے سے نکل کر باہر آ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ نچلے کمرے میں جانے کا راستہ کہاں ہوسکتا ہے اور تھوڑی سی تلاش کے بعد آخر کار وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں پرائیڈ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ پرائیڈ کے دونوں ہاتھ بدستور ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے تھے۔ ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور اسے لے کر ایک اور کمرے میں آ گیا۔ اس نے پرائیڈ کو لا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر کمرے کی ایک الماری کھول کر اس میں سے رسی نکالی اور اس نے پرائیڈ کو اس بار کرسی

پر رسی سے باندھنا شروع کر دیا۔ پرائیڈ شاید وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا اگر ٹائیگر مشین کے فنکشنز سمجھ کر اسے فوری طور پر بے ہوش نہ کر دیتا تو وہ اس کے خلاف بھی ایکشن لے سکتا تھا اور ٹائیگر کے لئے شاید اس عمارت سے نکلنا ناممکن ہو جاتا۔

پرائیڈ کو اچھی طرح باندھ کر ٹائیگر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور پھر کمرہ اچانک چٹاخ چٹاخ کی زور دار آوازوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کے چہروں پر تھپڑوں کی بارش کر دی تھی۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر ہی پرائیڈ کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اسے ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم یہاں کیسے آ گئے اور تم اس قدر زخمی ہونے کے باوجود زندہ کیسے بچ گئے۔ اور اور''۔ پرائیڈ نے ٹائیگر کو دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم یہ سمجھے تھے کہ تمہارے پالے ہوئے آدم خور چوہوں کے لگائے ہوئے زخموں سے میں ہلاک ہو جاؤں گا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہونا تو ایسا ہی چاہئے تھا لیکن......'' پرائیڈ نے خوف اور پریشانی کے عالم میں کہا پھر وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

''لیکن باہر تو میں موجود تھا اور میرے ساتھ مسلح افراد بھی تھے۔

پھر تم ہماری نظروں سے بچ کر اندر کیسے آ گئے اور اس خفیہ کمرے میں کیسے پہنچ گئے جہاں میں راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا تھا''۔ پرائیڈ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''تم یہ سب نہیں سمجھ سکو گے اور میرے پاس یہ سب بتانے کا وقت بھی نہیں ہے۔ میں نے تم سے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا انتقام لینا ہے۔ تم نے جس سفاکانہ، سنگدلانہ اور بہیمانہ انداز میں میرے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے اور ان پر خونخوار چوہے چھوڑ کر ان لاشوں کی چیر پھاڑ کرائی تھی یہ سب میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ تم جیسے درندہ صفت انسان کی میں جب تک بوٹی بوٹی علیحدہ نہیں کر لوں گا اس وقت تک مجھے سکون نہیں آئے گا''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم واقعی بہادر، دلیر اور انتہائی نڈر آدمی ہو۔ تم میرے پالے ہوئے آدم خور چوہوں سے جس طرح سے بچ نکلے ہو اور جس طرح تم نے باہر موجود میرے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے ان سب سے واقعی میں تم سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور اب چونکہ میں تمہارے قابو میں ہوں اس لئے تم جو چاہو مجھ سے سلوک کر سکتے ہو۔ میں تمہاری دی ہوئی ہر اذیت برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں چاہے تم میری بوٹی بوٹی ہی کیوں نہ کر ڈالو''...... پرائیڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ میں تمہاری سفاکی، درندگی اور بربریت پر اب بھی

تمہیں بخش سکتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تم وہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک مجھے دے دو جو تم نے پاکیشیا سے حاصل کی ہے''۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں نے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک لارڈ گائزر کو پہنچا دی ہے اور لارڈ گائزر کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ اگر تم اسے جانتے ہو تو جاؤ لے لو اس سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک مجھے بھلا اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... پرائیڈ نے لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

''کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو''...... ٹائیگر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ کیوں''...... پرائیڈ نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ لارڈ گائزر کون ہے''...... ٹائیگر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو پرائیڈ بری طرح سے چونک پڑا۔

''اگر تم جانتے ہو کہ لارڈ گائزر کون ہے تو پھر اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ مجھے چھوڑ کر اس کے پاس جاؤ اور اس سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک لے لو''...... پرائیڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''میں نے کچھ دیر پہلے تمہاری اور لیڈی کارشیا کی باتیں سن لی تھیں پرائیڈ۔ جب تم لارڈ کی حیثیت سے اس سے بات کر رہے

تھے''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا تو پرائیڈ کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

''ہونہہ۔ یہاں میں نے لارڈ کی حیثیت سے صرف اس کا سیٹ اپ بنا رکھا ہے ورنہ حقیقت میں لارڈ میں نہیں کوئی اور ہے''...... پرائیڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب تم شاید مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... پرائیڈ نے بااعتماد لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم اس طرح سے نہیں مانو گے۔ مجھے تمہارے ساتھ وہی سب کرنا پڑے گا جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا مطلب''...... پرائیڈ نے چونک کر کہا۔

''جس طرح تم نے مجھے آدم خور چوہوں کے سامنے پھینکا تھا۔ اسی طرح اب میں تمہیں بھی ان کے سامنے پھینک دوں گا۔ میں نے تو خود کو ان چوہوں سے بچا لیا تھا لیکن تمہارے ہی پالے ہوئے چوہے جب تمہارے جسم کو ادھیڑیں گے تب شاید تمہاری عقل ٹھکانے پر آئے گی اور تم مجھے اس طرح بچگانہ انداز میں نہیں بہلاؤ گے''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ ایسا کرنے سے میں یہ بات

قبول کر لوں گا کہ میں ہی لارڈ گائزر ہوں تو ایسا بھی کر کے دیکھ لو۔ میں تمہیں روک بھی نہیں سکتا کیونکہ اس وقت میں تمہارے رحم و کرم پر ہوں۔ تم جو چاہو مجھ سے سلوک کر سکتے ہو چاہو تو اپنے ہاتھوں سے میری بوٹیاں اُڑا دو اور چاہو تو میری گردن کاٹ دو لیکن سچ یہی ہو گا کہ میں لارڈ گائزر نہیں ہوں اور نہ میں اس کے بارے میں کچھ جانتا ہوں''...... پرائیڈ نے کہا۔

''کافی ڈھیٹ معلوم ہوتے ہو''...... ٹائیگر نے غرا کر کہا۔

''شاید''...... پرائیڈ نے زہریلے انداز میں مسکرا کر کہا۔

''تو تم نہیں بتاؤ گے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کہاں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''جب مجھے معلوم ہی نہیں ہے تو میں کیا بتاؤں''...... پرائیڈ نے کاندھے اچکا کر اسی طرح لاپرواہانہ انداز میں جواب دیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اسی لمحے ٹائیگر کا ہاتھ حرکت میں آیا تو ایک لمحے کے لئے پرائیڈ کا چہرہ بگڑ گیا۔ ٹائیگر نے اس کے منہ پر زور دار تھپڑ رسید کر دیا تھا لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ یوں نارمل ہوتا چلا گیا جیسے اسے تھپڑ لگنے کا کوئی احساس ہی نہ ہوا ہو حالانکہ ٹائیگر کے زور دار تھپڑ نے اس کے چہرے پر نشان چھوڑ دیئے تھے۔ پرائیڈ کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر ٹائیگر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ دوسرے لمحے کمرہ پرائیڈ کے منہ پر پڑنے والے زور دار تھپڑوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر کے ہاتھ مشینی

انداز میں چل رہے تھے اور اس کے پڑنے والے تھپڑوں سے پرائیڈ کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ پرائیڈ نے حیرت انگیز طور پر اپنا چہرہ پتھریلا کر رکھا تھا جیسے اسے واقعی ان تھپڑوں کا کوئی اثر نہ ہو رہا ہو۔ اس کے منہ سے چیخ تو کیا ہلکی سی سسکاری کی آواز بھی نہ نکلی تھی۔

''دیکھتا ہوں کہ تم میں کتنی قوت برداشت موجود ہے''...... ٹائیگر نے اسے پتھر بنا بیٹھے دیکھ کر کہا۔

''تم کچھ بھی کر لو ٹائیگر۔ میں نے اپنا مائنڈ بلینک کر رکھا ہے۔ تمہارا مجھ پر کوئی بھی تشدد اثر نہیں کر سکتا''...... پرائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے بولتے دیکھ کر ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار ٹائیگر نے پرائیڈ کی پیشانی پر مخصوص جگہ مکا مارا تھا۔ ٹائیگر نے پرائیڈ کی آنکھوں میں دیکھ لیا تھا کہ اس نے خود کو تشدد کی تکلیف سے بچانے کے لئے واقعی اپنا ذہن بلینک کر لیا ہے لیکن جیسے ہی پرائیڈ نے منہ کھولا ٹائیگر نے اس کی پیشانی پر مخصوص انداز میں ضرب لگا دی۔ بول پڑنے کی وجہ سے چونکہ پرائیڈ کا بلینک مائنڈ پھر سے اوپن ہو گیا تھا اس لئے ٹائیگر کی اس ضرب سے پرائیڈ کے چہرے پر اس بار قدرے تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پرائیڈ نے ایک بار پھر اپنا مائنڈ بلینک کر لیا لیکن ٹائیگر نے جس مقصد کے لئے اسے بولنے پر مجبور کیا تھا وہ پورا ہو گیا تھا۔ پرائیڈ کی پیشانی پر مخصوص انداز میں پڑنے والے مکے نے اس کی

کنپٹی کی ایک مخصوص رگ ابھار دی تھی۔ جیسے ہی ٹائیگر نے اس کی
کنپٹی کی ابھری ہوئی رگ دیکھی اس نے ایک انگلی کا ہک بنایا اور
پھر اس نے ہک پرائیڈ کی کنپٹی کی ابھری ہوئی مخصوص رگ پر مار
دیا۔ اس بار پرائیڈ کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا لیکن اس نے فوراً
آنکھیں بند کر لیں۔ وہ یہ زور دار جھٹکا بھی برداشت کر گیا تھا۔
ٹائیگر نے اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر ایک بار پھر اس کی مخصوص
رگ پر ہک مارا تو پرائیڈ کے جسم میں اس بار زلزلے کے سے آثار
طاری ہو گئے۔ یہ دیکھ کر ٹائیگر نے مخصوص انداز میں اس کی رگ پر
ہک کی ضربیں لگانی شروع کر دیں۔

جیسے جیسے وہ پرائیڈ کی کنپٹی پر ابھری ہوئی رگ پر ہک مار رہا تھا
پرائیڈ کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی اس کا جسم نہ صرف بری طرح
سے کانپنا شروع ہو گیا تھا بلکہ اس کے جسم سے پسینہ بھی ابل پڑا
تھا۔ پھر جیسے ہی ٹائیگر نے اس کی رگ پر ایک اور ضرب لگائی تو
پرائیڈ کی آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔ اس کی آنکھیں خون کی طرح
سرخ ہو رہی تھیں۔

"کیا ہوا۔ اب کیوں آنکھیں کھول دی ہیں تم نے۔ تم نے تو
اپنا مائنڈ بلینک کر رکھا تھا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو
پرائیڈ کچھ بولے بغیر اسے خونی نظروں سے گھورنے لگا۔ ٹائیگر کا
ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار جو اس نے پرائیڈ کی کنپٹی
کی رگ پر ہک مارا تو پرائیڈ کا رنگ یکلخت سیاہ پڑ گیا اور اس کے

منہ سے تیز۔اور انتہائی اذیت بھری چیخ نکل گئی اور اس کا جسم بندھا
ہونے کے باوجود کرسی پر یوں پھڑکنے لگا جیسے کرسی میں ہزاروں
وولٹیج کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس کی ناک سے خون کی دو لکیریں سی
نکل آئی تھیں۔ ٹائیگر چونکہ اس کی کنپٹی پر مخصوص ضربیں لگا رہا تھا
اس لئے شاید پرائیڈ کے دماغ کی کوئی اندرونی رگ متاثر ہو گئی تھی
جس کی وجہ سے اس کی ناک سے خون بہہ نکلا تھا۔ خون دیکھ کر
ٹائیگر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"تمہاری ناک سے خون بہہ نکلا ہے پرائیڈ۔ اب تم کسی بھی
طرح اپنا مائنڈ بلینک نہیں کر سکو گے۔ میں نے تمہارے دماغ کی
وہ رگ ڈیمیج کر دی ہے جس سے تم اپنا مائنڈ بلینک کرنے پر قادر
تھے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔ پرائیڈ کا جسم اس بری طرح
سے لرز رہا تھا جیسے دماغ کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کی ہر رگ
پھڑک رہی ہو۔ ٹائیگر نے ایک بار پھر پرائیڈ کی کنپٹی کی رگ پر ہک
مارا تو اس بار پرائیڈ اپنے حلق سے نکلنے والی چیخوں کو کسی بھی طرح
نہ روک سکا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی دردناک چیخوں سے کمرے
کی چھت اُڑنے لگی۔ اس کا جسم بری طرح سے پھڑکنے لگا اور پھر
اس کا سر ڈھلک گیا۔

"اتنی جلدی بے ہوش ہو گئے۔ ابھی تو آغاز ہے پرائیڈ۔ تم
جس طرح انسانوں کو آدم خور چوہوں سے چیر پھاڑ کراتے ہو۔ اس
کے مقابلے میں تو یہ تشدد کچھ بھی نہیں ہے۔ اٹھو۔ جلدی اٹھو۔ ابھی

تم نے مجھے بہت کچھ بتانا ہے۔ اٹھو۔ جلدی آنکھیں کھولو‘‘۔ ٹائیگر نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے پرائیڈ کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چند تھپڑ کھاتے ہی پرائیڈ کو ہوش آ گیا اور وہ ہوش میں آتے ہی ایک بار پھر بری طرح سے چیخنے لگا۔ اس کی چیخیں انتہائی دردناک تھیں اور وہ کرسی پر یوں جھٹکے کھا رہا تھا جیسے اس کی روح واقعی اس کے جسم سے نکلنے کے لئے بے تاب ہو رہی ہو۔

’’بتاؤ۔ کہاں ہے ٹاپ شوٹ فارمولا‘‘...... ٹائیگر نے ایک بار پھر اس کی کنپٹی پر ہک کا وار کرتے ہوئے کہا تو پرائیڈ تڑپ کر رہ گیا۔ اس ضرب کے پڑتے ہی اس کے کانوں سے بھی خون نکل آیا تھا اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں انتہائی تیز اور ہولناک ہو گئی تھیں۔

’’بتاؤ۔ جلدی بتاؤ ورنہ......‘‘ ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

’’بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ مجھ پر رحم کرو۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کہاں ہے‘‘...... پرائیڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

’’رحم۔ ہونہہ۔ تم نے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر رحم کیا تھا جو میں تم پر رحم کروں۔ جلدی بولو کہاں ہے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک ورنہ میں تمہارے دماغ کی اس رگ پر ہک مار مار کر تمہارا حشر کر دوں گا‘‘...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس

کی کنپٹی پر ضرب لگا دی۔ اس بار پرائیڈ کے تڑپنے کی حد بھی جیسے ختم ہو گئی۔ اس کا جسم اس زور زور سے جھٹکے کھا رہا تھا جیسے اب کسی بھی لمحے اس کی روح پرواز کر جائے گی۔

’’لل۔ لل۔ لیبارٹری۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کاؤپ لیبارٹری میں ہے۔ میں نے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک پر کام کرنے کے لئے شارگ اور ہارگ کے ہاتھ اسے کاؤپ لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے‘‘...... پرائیڈ کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔ تشدد کی وجہ سے اس کا مائنڈ جیسے ماؤف ہو گیا تھا اور اب وہ لاشعوری کی کیفیت میں بول رہا تھا۔

’’کہاں ہے کاؤپ لیبارٹری۔ جلدی بولو‘‘...... ٹائیگر نے اس کی کنپٹی پر ایک اور ضرب لگائی تو پرائیڈ ایک بار پھر تڑپ کر رہ گیا۔ اس کی ناک اور کانوں سے نکلنے والے خون کی رفتار تیز ہو گئی۔

’’وہ۔ وہ۔ وہ۔ لارڈ سینڈیکیٹ کی مخصوص لیبارٹری ہے۔ لائسو کی پہاڑیوں کے اندر‘‘...... پرائیڈ نے تڑپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔ اس کی ناک سے سیاہی مائل خون ابل پڑا۔ اس کے دماغ کی رگ پھٹ گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی پرائیڈ کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ اس کا بری طرح سے پھڑکتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ وہ مر چکا تھا۔

’’ہونہہ۔ تم تو خود کو انتہائی ناقابلِ تسخیر سمجھتے تھے اور بڑے سے

بڑا تشدد برداشت کر سکتے تھے۔ اب کیا ہوا۔ تم اتنی جلدی کیسے مر گئے۔ ابھی تو میں نے تم پر شدید تشدد کیا ہی نہیں تھا''...... اسے ساکت ہوتے دیکھ کر ٹائیگر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''اٹھو۔ مجھے کاؤپ کی لیبارٹری کے بارے میں بتاؤ۔ تم وہاں کس طرح جاتے ہو اور اس لیبارٹری میں کون کون ہے۔ سب بتاؤ مجھے۔ اٹھو پرائیڈ۔ اٹھو''...... ٹائیگر نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کرتے ہوئے کہا لیکن پرائیڈ تو مر چکا تھا اور مرا ہوا کوئی انسان بھلا کیسے بول سکتا تھا۔ ٹائیگر کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ پرائیڈ کو ساکت دیکھ کر اس کے ہاتھ رک گئے اور وہ یوں ہانپنا شروع ہو گیا جیسے وہ پرائیڈ پر تھپڑ برسا برسا کر تھک گیا ہو۔

''ہونہہ۔ بزدل کہیں کا۔ میرا تھوڑا سا تشدد بھی برداشت نہیں کر سکا اور لارڈ سینڈیکیٹ کا چیف بنا پھرتا تھا۔ نانسنس''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ پرائیڈ کی لاش کو گھورتا رہا پھر اس نے خود کو نارمل کرنا شروع کر دیا۔ اسے پرائیڈ کے اس طرح اچانک مر جانے پر افسوس ہو رہا تھا لیکن بہرحال اسے اس بات کی بھی خوشی تھی اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ پاکیشیا سے حاصل کئے ہوئے فارمولے ٹاپ شوٹ کی ڈسک اب کہاں موجود ہے۔ اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے لئے اسے شدید تکلیف برداشت کرنی پڑی تھی اور اپنے تین ساتھیوں کی قربانی بھی دینی

پڑی تھی لیکن آخر کار اس کی جدوجہد رنگ لائی تھی اور اسے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کا پتہ چل چکا تھا۔ پرائیڈ نے لارڈ سینڈیکیٹ کی کسی مخصوص لیبارٹری کا بتایا تھا اور کہا تھا کہ کاؤپ لیبارٹری لائسو کی پہاڑیوں کے اندر کہیں موجود ہے۔

لائسو کی پہاڑیوں کے بارے میں تو ٹائیگر جانتا تھا لیکن یہ پہاڑیاں طویل و عریض علاقے میں پھیلی ہوئی تھیں اس لئے ان پہاڑیوں کے اندر کسی لیبارٹری کو تلاش کرنا آسان نہیں ہو سکتا تھا۔ ٹائیگر نے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے حصول کے طویل جدوجہد کی تھی اب وہ اس معاملے کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانا چاہتا تھا اور ہر حال میں ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ٹائیگر چاہتا تھا کہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک وہ خود حاصل کر کے عمران کو دے تاکہ عمران پر وہ اپنی صلاحیتوں کو ثابت کر سکے۔ اس لئے اس نے فوری طور پر لائسو کی پہاڑیوں میں پہنچ کر اس لیبارٹری کو تلاش کرنے کا فیصلہ کر لیا جہاں ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک موجود تھی۔ ٹائیگر نے چونکہ پرائیڈ کے ہیڈ کوارٹر کی مکمل تلاشی لی تھی اس لئے اسے وہاں موجود 'سلحے کا ایک سٹور بھی مل گیا تھا جہاں ہر قسم کے اسلحہ موجود تھا۔ ٹائیگر نے سٹور میں جا کر ریموٹ کنٹرولڈ بم لئے اور پھر انہیں وہ پرائیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے مختلف حصوں میں ایڈجسٹ کرنے لگا۔ وہ چونکہ باہر موجود تمام مسلح افراد کو پہلے ہی ہلاک کر چکا تھا اس لئے اسے پرائیڈ کے ہیڈ

کوارٹر سے نکلنے میں کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑ سکتا تھا۔ ریموٹ کنٹرول بم لگا کر اور ان کا چارجر لے کر وہ باہر آ گیا اور پھر وہ عمارت کی چار دیواری سے نکل کر درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی اپنی کار موجود تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنی کار میں سوار اس رہائش گاہ کی طرف اُڑا جا رہا تھا جو اسے کلارک نے مہیا کی تھی۔ وہ سب سے پہلے اس رہائش گاہ میں جا کر لائسو کی پہاڑیوں میں موجود کاؤپ لیبارٹری ٹریس کرنا چاہتا تھا اس کے بعد ہی وہ پرائیڈ کا ہیڈ کوارٹر اُڑانا چاہتا تھا۔ اگر وہ لیبارٹری پہنچنے سے پہلے پرائیڈ کا ہیڈ کوارٹر اُڑا دیتا تو لیبارٹری میں موجود افراد کو لارڈ گائزر کی ہلاکت کی خبر مل جاتی۔ ایسی صورت میں لارڈ گائزر کا کوئی سائنس دان ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک لے کر وہاں سے نکل بھی سکتا تھا اور لیبارٹری کو سیلڈ بھی کر سکتا تھا۔ اس لئے ٹائیگر ہر کام سوچ سمجھ کر اور پلاننگ سے کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ ہر صورت میں ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کر سکے۔

عمران تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا جب لیڈی کارشیا کے بتائے ہوئے شارگ اور ہارگ کے اس ٹھکانے پر پہنچا تو یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ ہیڈ کوارٹر کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ نہ صرف گیٹ کے باہر بلکہ اندر بھی ہر طرف مسلح افراد کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ عمارت میں ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عمران کے ساتھ جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تھے۔ عمران کار سیدھا گیٹ کے اندر لے گیا تھا۔ وہاں پڑی ہوئی لاشیں خراب ہو رہی تھیں جنہیں دیکھ کر لگتا تھا کہ ان افراد کو ہلاک ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہیں۔

"یہاں تو ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ لگتا ہے ہم سے پہلے کوئی یہاں آ کر کارروائی کر گیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

اور پھر وہ کار سے نکلے اور عمران کے اشارے پر عمارت میں گھس گئے۔ کچھ ہی دیر میں تصدیق ہو گئی کہ عمارت واقعی خالی تھی وہاں کوئی زندہ نفوس نہیں تھا۔ ایک کمرے میں کرسی پر رسیوں سے جکڑی ہوئی مسخ شدہ لاش دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ پرائیڈ تھا جس کا حلیہ اسے لیڈی کارشیا بتا چکی تھی۔ پرائیڈ کی حالت بتا رہی تھی کہ اس پر انتہائی اذیتناک تشدد کیا گیا تھا اور اس کی موت اسی تشدد کے باعث ہوئی تھی۔

''یہ سب کس نے کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ معلوم ہوتا ہے کیونکہ پرائیڈ پر کیا جانے والا تشدد عام ایجنٹ نہیں کر سکتے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پرائیڈ کی رسیاں کھول کر اس کی لاش اٹھا کر زمین پر رکھی اور پھر وہ اس کی تلاشی لینے لگا لیکن پرائیڈ کی جیبیں خالی تھی۔ شاید اسے باندھنے والے نے پہلے ہی اس کی تلاشی لے کر اس کی جیبیں خالی کر دی تھی اور پھر عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے اسے ایک طرف سے صفدر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص ٹرانسمیٹر واچ اور مٹی سے لتھڑے ہوئے کپڑے تھے۔

''یہ تمہیں کہاں سے ملے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ایک چھوٹے سے کمرے کی بند راہداری میں یہ گٹھڑی بنا کر

رکھے ہوئے تھے مجھے اس ریسٹ واچ پر شک گزرا تو میں اسے لے آیا۔ نجانے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ ریسٹ واچ میں نے پہلے بھی دیکھی ہو۔ اس میں باقاعدہ ٹرانسمیٹر نصب ہے''۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے ریسٹ واچ لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''یہ ٹائیگر کا واچ ٹرانسمیٹر ہے۔ دیکھو اس میں ٹی بھی لکھا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹائیگر۔ اوہ۔ ہاں آپ نے بتایا تھا کہ ٹائیگر بھی یہاں کام کر رہا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس دوران جولیا اور تنویر بھی عمارت کی تلاشی لے کر آ گئے تھے ابھی کیپٹن شکیل نہیں آیا تھا۔ وہ شاید ابھی تلاشی لینے میں مصروف تھا۔ ان دونوں نے بھی ٹائیگر کے حوالے سے عمران کی ساری باتیں سن لی تھیں۔

''لیکن ٹائیگر کا یہاں کیا کام۔ کیا وہ بھی یہاں ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کرنے کے لئے آیا تھا''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ بھی اسی سلسلے میں کام کر رہا تھا اور وہ یہاں ہے میں اس بارے میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تب تو وہ یہاں سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک لے کر نکل گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک

اب ٹائیگر کے پاس ہے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ پرائیڈ، لارڈ گائزر کے مخصوص سیکشن کا انچارج ہے جبکہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک لارڈ گائزر کے پاس ہو گی۔ جس طرح ہمیں لیڈی کارشیا سے پتہ چلا تھا کہ شارگ اور ہارگ، لارڈ گائزر کے بارے میں جانتے ہیں اسی طرح شاید ٹائیگر کو بھی اس بات کی ٹپ مل گئی ہو اور اس نے اپنے طور پر کارروائی کی اور پھر اس نے اس ہیڈ کوارٹر میں آ کر پرائیڈ پر مخصوص انداز میں تشدد کر کے اس سے لارڈ گائزر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور اب وہ یقیناً لارڈ گائزر کے پیچھے گیا ہو گا تاکہ اس سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کر سکے لیکن مجھے ایک بات کھٹک رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... جولیا نے کہا۔

''یہی کہ ہمیں یہاں صرف پرائیڈ کی لاش ملی ہے یا پھر باہر موجود چند سیاہ پوشوں کی ان میں شارگ اور ہارگ کی لاشیں نہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں یہ حیرت مجھے بھی ہے کہ اگر پرائیڈ یہاں ہے تو پھر وہ دونوں کہاں ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں پرائیڈ کو ٹائیگر کے ہاتھوں اذیت کا نشانہ بنتے دیکھ کر یہاں سے نکل گئے ہوں اور ٹائیگر ان کے پیچھے گیا ہو''...... صفدر نے کہا۔

''اگر ٹائیگر یہ سب کر رہا ہے تو پھر تم اس سے بات کرو تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ اب اس سے بات کرنی ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل تیز تیز چلتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ڈائری تھی۔

''مجھے یہ ڈائری ملی ہے جو ایک خفیہ سیف میں موجود تھی''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اس سے ڈائری لے لی۔

''خفیہ سیف''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ سیف کو دیوار میں اس طرح نصب کیا گیا تھا کہ اسے کسی طور پر تلاش ہی نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن میں نے اسے تلاش کر لیا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سیف میں صرف یہ ڈائری ہی تھی یا دولت بھی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں پرائیڈ کی دولت سے کیا مطلب''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''دولت سے ہی تو مطلب ہے۔ اگر لگے ہاتھوں مجھے پرائیڈ کی جمع پونجی بھی مل جائے تو پھر مجھے واپس جا کر چوہے کا چھوٹا سا چیک دیکھ کر ناک بھوں تو نہیں چڑھانی پڑے گی۔ یہاں سے دولت لے جا کر میں اسے اپنی شادی پر خرچ کروں گا۔ شادی کے

بعد ولیمہ اور پھر میں اپنی بیوی کو لے کر ورلڈ ٹور پر چلا جاؤں گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کس کے ساتھ جاؤ گے ورلڈ ٹور پر“...... جولیا نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے پر کئی رنگ کھل اٹھے تھے۔

”اماں بی نے میرے لئے ثریا کی ایک سہیلی کو پسند کر رکھا ہے۔ سنا ہے وہ بے حد حسین ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس بار میں اماں بی اور ثریا کی بات مان ہی لوں“...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے کے سارے رنگ اُڑ گئے اور وہ اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔

”کون سہیلی۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ میں واپس جا کر اس حرافہ کی بوٹیاں نہ اُڑا دوں تو میرا نام جولیانا فٹز واٹر نہیں“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”تت۔ تت۔ تنویر اپنی بہن کو بچاؤ نہیں تو وہ بے چاری شادی سے پہلے ہی بیوہ ہو جائے گی“...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

”تنویر کی بہن۔ کیا مطلب۔ تنویر کی بہن کہاں سے آ گئی۔ اوہ اوہ۔ کہیں تم مجھے تو۔ اوہ۔ اوہ“...... جولیا نے پہلے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جیسے اسے یاد آ گیا کہ عمران، تنویر کو چھیڑنے کے لئے اسے ہی اس کی بہن کہتا تھا۔ دوسرے لمحے جولیا کے

چہرے پر قوس وقزح کے رنگ بکھرتے چلے گئے جبکہ جولیا کی بات سن کر تنویر بری طرح سے تلملا اٹھا جبکہ صفدر بے اختیار ہنس پڑا تھا۔ کیپٹن شکیل کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ تنویر کو اپنی طرف گھورتا دیکھ کر عمران نے جلدی سے ڈائری کھولی اور اسے دیکھنے لگا جیسے اسے خطرہ ہو کہ تنویر ابھی اس پر جھپٹ پڑے گا۔

”کیا ہے اس ڈائری میں“...... جولیا نے کہا۔

”کوڈ میں ہے“...... عمران نے کہا۔

”کس کوڈ میں“...... جولیا نے پوچھا۔

”کوئی نیا کوڈ معلوم ہوتا ہے۔ عجیب سی زبان ہے“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ایک کمرے میں، میں نے کروشونسل کے بہت سے آدم خور چوہے مرے ہوئے دیکھے ہیں۔ وہاں تین ادھڑی ہوئی لاشیں بھی موجود ہیں جنہیں شاید ان آدم خور چوہوں نے ہی کھایا ہے۔ کمرے میں کوئی زندہ انسان بھی موجود تھا۔ اس نے کرسی توڑ کر وہاں سے آزادی حاصل کی تھی۔ شاید وہ ٹائیگر ہی ہو جسے پرائیڈ نے آدم خور چوہوں کی خوراک بنانا چاہا ہو اور ٹائیگر ان چوہوں کو ہلاک کر کے وہاں سے نکل کر پرائیڈ تک پہنچ گیا ہو“...... صفدر نے کہا۔

”کروشونسل کے چوہے۔ یہ تو افریقی جنگلات کے چوہے ہیں جو گوشت خور ہوتے ہیں اور ان کی بہت سے نسلیں آدم خور بھی ہیں

لیکن افریقی چوہے یہاں کرانس کہاں سے آ گئے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”معلوم نہیں“...... صفدر نے کاندھے اچکا کر کہا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ کروشونسل کے چوہے ہیں۔ کیا تم نے پہلے انہیں دیکھا ہوا ہے“...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ایک جیوگرافیک میگزین میں ان چوہوں کے بارے میں تفصیل تھی جو میں نے پڑھی تھی۔ بڑے بڑے چوہے جن کے دانت لمبے اور پنجے نوکیلے اور خطرناک ہوتے ہیں“...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اچانک اس کے ذہن میں کوندا سا لپکا۔

”اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ گڈ شو۔ گڈ شو“...... عمران نے کہا۔

”کیا ہوا۔ اس طرح چونکے کیوں ہو“...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اس ڈائری کا کوڈ سمجھ آ گیا ہے۔ لگتا ہے پرائیڈ کروشو زبان کا ماہر تھا اس نے اسی کوڈ میں ڈائری تحریر کی ہوئی ہے۔ تمہارا شکریہ صفدر۔ تم نے واقعی میری مدد کی ہے“...... عمران نے کہا۔

”میرا شکریہ۔ کیا مطلب۔ اور میں نے آپ کی کیا مدد کی ہے“...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تم نے کروشونسل کے چوہوں کا بتایا ہے اور مجھے یاد آ گیا

ہے کہ یہ افریقہ کے ایک خاص علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ڈائری میں جو تحریر ہے یہ بھی اسی علاقے کے قبیلے کی زبان میں لکھی گئی ہے۔ شاید پرائیڈ افریقہ کے جنگل میں اس قبیلے میں گیا ہو اور وہاں اس نے ان کی زبان سیکھ لی ہو اور وہاں سے چند چوہے بھی پکڑ لایا ہو جنہیں اس نے یہاں اپنے دشمنوں کو سزا دینے کے لئے پال کر ان کی نسل کو بڑھا لیا ہو“...... عمران نے کہا۔

”کیا تم یہ زبان جانتے ہو“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ جوزف سے یہ زبان میں نے خصوصی طور پر سیکھی تھی جب ایک اہم مہم کے سلسلے میں مجھے اس کے ساتھ افریقہ کے جنگلوں میں موجود کروشو قبیلے سے گزر کر ہی آگے جانا تھا اور جب تک کروشو قبیلے والوں کو ان کی زبان میں سمجھایا نہ جائے وہ کسی کو اپنے قبیلے سے گزرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ میں نے جوزف سے زبان سیکھ کر ان کے سردار سے بات کی تھی اور پھر میں جوزف کے ساتھ وہاں سے آگے گیا تھا“...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران وہاں موجود ایک میز کے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا ایک پیڈ اٹھایا اور جیب سے قلم نکال کر پیڈ پر ڈائری ڈی کوڈ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے ڈائری کا ایک ایک صفحہ ڈی کوڈ کیا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور کامیابی کی گہری چمک تھی۔

''کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا ہے اس ڈائری سے''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''سب کچھ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سب کچھ۔ کیا مطلب''...... جولیا نے کہا۔

''لارڈ گائزر نے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک لائسو کی پہاڑیوں میں موجود اپنی کسی کاؤپ لیبارٹری میں بھجوا دی ہے تا کہ اس فارمولے پر کام کیا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا اب ہمیں لائسو کی پہاڑیوں میں جا کر اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہو گا''...... صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ کرانس کا نواحی علاقہ ہے جہاں ہر طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں ہیں۔ انہی پہاڑیوں میں کاؤپ لیبارٹری ہے جو نجانے وہاں کس پہاڑی کے اندر ہے۔ بہرحال اب ہمیں لائسو جانا ہو گا اور وہاں جا کر ان پہاڑیوں کو چیک کرنا ہو گا تا کہ ہم لارڈ گائزر کی لیبارٹری میں جا کر وہاں سے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ یہ تو پرائیڈ، شارگ اور ہارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور آپ نے کہا تھا کہ ڈائری پرائیڈ کی لکھی ہوئی ہے اور آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ لارڈ گائزر نے ڈسک لائسو کی پہاڑیوں میں موجود کسی کاؤپ لیبارٹری میں بھیج دی ہے۔ اگر یہ پرائیڈ کی ڈائری ہے تو پھر اسے کیسے معلوم ہوا کہ لارڈ گائزر نے

ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک وہاں بھیجی ہے''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''پرائیڈ ہی لارڈ گائزر تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''پرائیڈ۔ لارڈ گائزر۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''یہ پرائیڈ کی پرسنل ڈائری ہے جس میں اس نے اپنے بارے میں ساری تفصیل لکھی ہے کہ اس نے لارڈ سینڈیکیٹ کی بنیاد کیسے رکھی۔ اپنی شناخت چھپانے کے لئے وہ کون کون سے روپ اور ٹھکانے بدلتا رہا ہے اس کے بارے میں اس نے سب کچھ لکھا ہے اور اس ڈائری میں یہ بھی تحریر ہے کہ وہ ہر صورت میں ٹاپ شوٹ فارمولے پر اپنی مخصوص لیبارٹری میں کام کرانا چاہتا ہے تا کہ وہ ٹاپ شوٹ میزائل بنا کر سپر پاورز ممالک کو فروخت کر کے منہ مانگی قیمت وصول کر سکے۔ اس نے ٹاپ شوٹ فارمولے کے حصول کے بعد ہی سوزے پیلس میں خود کو ہلاک کرنے کا ڈرامہ رچایا تھا۔ اسے اس بات کا پتہ چل گیا تھا کہ اس کی موت کے ڈرامے کا راز فاش ہو چکا ہے اور بہت جلد کرانسی ایجنسیاں اس کے خلاف حرکت میں آ سکتی تھیں جن میں خاص طور پر کرانس کی ٹائم ایجنسی اس کے خلاف بھرپور انداز میں کام کر رہی تھی۔ خود کو ٹائم ایجنسی سے بچانے کے لئے اس نے اپنے سپیشل سیون میں سے پرائیڈ کو چنا جو

اس کے قد کاٹھ کا تھا اور پھر اس نے شارگ اور ہارگ کے سوا کسی اور کو کچھ نہ بتایا اور سوزے پیلس سے نکل کر پرائیڈ کے میک اپ میں یہاں بگ ہاؤس میں شفٹ ہو گیا۔ اب یہ بات اس کے دو مخصوص ساتھی شارگ اور ہارگ ہی جانتے ہیں کہ پرائیڈ ہی اصل میں لارڈ گائزر ہے اور وہ دونوں اس کے محافظ بن کر اس کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ پرائیڈ کون ہے۔ پرائیڈ نے دوہرا روپ اپنا رکھا تھا اور وہ اسی روپ میں لارڈ گائزر بن کر دوسرے سیکشنوں کو کنٹرول کر رہا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ پھر تو یہ بات ٹائیگر نے بھی اس سے اگلوا لی ہو گی اور اسے بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس نے ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کس لیبارٹری میں پہنچائی ہے۔ شاید وہ اب تک ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کرنے وہاں پہنچ بھی گیا ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں تو اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے۔ ٹائیگر بھی ہمارا ساتھی ہے۔ اس نے اگر ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کر لی تو وہ ڈسک مجھے ہی لا کر دے گا کسی اور کو تو نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ تو ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اب مجھے واقعی ٹائیگر سے بات کر لینی چاہئے تا کہ پتہ چل

سکے کہ وہ لائسو پہاڑیوں میں موجود کاوپ لیبارٹری تک پہنچا بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کے مخصوص ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ واچ ٹرانسمیٹر تو ٹائیگر یہیں چھوڑ گیا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ ٹائیگر نے ایک لانگ رینج سپیشل ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھا ہوا ہے جو اس کے جوتے کی ایڑی میں چھپا ہوا تھا۔ اس ٹرانسمیٹر پر عمران اس سے کبھی بھی رابطہ کر سکتا تھا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کچھ دیر کے بعد ٹائیگر کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

''لگتا ہے ٹائیگر کو پر لگ گئے ہیں اور اس نے لمبی پروازیں کرنا شروع کر دی ہیں۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں باس۔ اوور''...... ٹائیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''پرائیڈ سے تمہیں ایسی کون سی ٹپ مل گئی تھی جو تم سیدھے لائسو جا پہنچے ہو۔ اوور''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ اس وقت پرائیڈ کے ہیڈ

کوارٹر میں ہیں۔ اوور“...... ٹائیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔ کیا مجھے یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اوور“۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ایسی بات نہیں لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں وہاں آیا تھا۔ اوور“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہاں تم اپنی واچ ٹرانسمیٹر بھول گئے تھے۔ اوور“...... عمران نے جواب دیا۔

”مجھے پرائیڈ سے پتہ چلا تھا کہ آپ کرانس میں ہیں۔ کیا آپ اسی ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے لئے آئے ہیں۔ اوور“۔ ٹائیگر نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

”ہاں۔ اوور“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ یہ مشن مجھے تنہا مکمل کرنا ہے اور کسی وجہ سے آپ یہاں نہیں آ سکتے۔ اوور“...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”کام ختم ہو گیا تھا۔ تمہیں بھیجنے کے بعد چیف کے حکم پر مجھے بھی یہاں آنا پڑا۔ مجھے بھی مردہ ہو کر زندہ ہونے والے لارڈ میں دلچسپی پیدا ہو گئی تھی کہ وہ مرنے کے بعد کیسے زندہ ہو جاتا ہے۔ اب تمہاری لائف میں دلچسپی کا سامان، میرا مطلب ہے کوئی صنف نازک نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ اوور“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کی طرح اس مصیبت سے دور ی رہنا پسند کرتا ہوں۔ میرے نزدیک عورت ہی سارے فساد کی صل جڑ ہوتی ہے۔ جب تک ان سے دور رہا جائے اتنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ اوور“...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ ایسا نہ کہو۔ اگر میرے قریب کھڑی کسی خاتون نے یہ سن لیا کہ عورت ہی فساد کی اصل جڑ ہوتی ہے تو پھر میرا اللہ ہی حافظ ہے لہذا تم ان باتوں کو چھوڑو اور بتاؤ کہ اب تمہارا پروگرام کیا ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں نے اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے لئے بے حد جدوجہد کی ہے اور اب میں اس جدوجہد کو منطقی انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اوور“...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

”گڈ شو۔ تو کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں تفریح کروں۔ جب سارا کام تم نے ہی کر لیا ہے تو پھر مجھے ہاتھ پاؤں مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ آپ یہاں تفریح کریں اور فارمولے کا سر درد میرے لئے چھوڑ دیں۔ میں فارمولا حاصل کر کے آپ کے پاس لے آؤں گا۔ اوور“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اگر تم نے ہی سب کچھ کرنا تھا تو پھر مجھے پہلے ہی بتا دیتے۔ میں خواہ مخواہ اتنا خرچہ کر کے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ یہاں تو نہ

آ تا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ کہیں گے تو آپ کے یہاں آنے کا سارا خرچہ میں ادا کر دیتا ہوں۔ اوور''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کے ساتھ اگر میری شادی کا خرچ بھی اپنے سر پر لے لو تو میں تمہارا احسان مند رہوں گا''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ٹائیگر کی ہنسی تیز ہو گئی اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''تمہاری بات درست ثابت ہوئی ہے۔ ٹائیگر واقعی بے حد تیز اور فعال ہے۔ تمہاری طرح وہ کچھ بھی کر سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میں اس کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا۔ کچھ نہ کچھ ہمیں بھی کرنا پڑے گا۔ چلو۔ لائسو چلنے کی تیاری کرو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹائیگر نے کار ایک رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ گیٹ پر کوئی نہیں تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر گیٹ کے سائیڈ پلر پر لگا ہوا کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم ٹائپ آدمی باہر آ گیا۔

''وکٹر سے کہو کہ پاکیشیا سے کوبرا آیا ہے''...... ٹائیگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیس سر۔ آپ تشریف لائیں مالک آپ کے ہی منتظر ہیں''...... ملازم نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس نے دروازہ بند کر کے گیٹ کھول دیا۔ ٹائیگر واپس کار میں آ گیا اور گیٹ کھلتے ہی وہ کار اندر لے گیا اور پورچ میں لے جا کر روک کر نیچے اتر آیا۔ پورچ میں ایک جدید ماڈل کی کار موجود تھی۔ اسی لمحے برآمدے سے ایک لمبے قد لیکن چھریرے جسم کا نوجوان نمودار ہوا۔

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

''کیسے ہو کوبرا''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں وکٹر۔ تم سناؤ۔ تم کیسے ہو''...... ٹائیگر نے بھی جواباً مسکرا کر کہا اور پھر دونوں آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے۔

''میں ٹھیک ہوں۔ بس تمہارے ہی انتظار میں دبلا ہوا جا رہا تھا''...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا اور دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اسی لمحے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

''ہیلو کوبرا''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ہیلو روتھ۔ کیسی ہو۔ یہ وکٹر بڑا خطرناک انسان ہے۔ کہیں یہ تمہیں تنگ تو نہیں کرتا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ روتھ، وکٹر کی بیوی تھی۔

''اس بے چارے نے مجھے کیا تنگ کرنا ہے۔ یہ تو خود مجھ سے تنگ رہتا ہے''...... روتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے روز روز بھاری بھرم شاپنگ کرا کرا کر مجھے تو تھکنا ہی ہوتا ہے اور یہ میرا اکیلے کا نہیں پوری دنیا کے شوہروں کا حال ہے بے چارے تھک جاتے ہیں اپنی بیویوں کو خوش رکھنے کے لئے انہیں شاپنگ کرا کرا کر''...... وکٹر نے ہنستے ہوئے کہا تو روتھ اور ٹائیگر ہنس پڑے۔

''تم دونوں باتیں کرو میں ایک ضروری کام سے باہر جا رہی ہوں۔ واپسی پر لنچ کا سامان بھی لیتی آؤں گی پھر مل کر لنچ کریں گے''...... روتھ نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور روتھ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ ابھی وہ باہر نکلی ہی تھی کہ ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ ٹرالی میں لیمن جوس کا بھرا ہوا جگ اور دو گلاس تھے۔ اس نے ٹرالی لا کر وکٹر کے سامنے روک دی۔

''تم جاؤ۔ میں اپنے دوست کو خود سرو کروں گا''...... وکٹر نے کہا تو ملازم اثبات میں سر ہلاتا ہوا پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور وکٹر نے جگ سے لیمن جوس گلاسوں میں انڈیلنا شروع کر دیا۔

''لو۔ تمہارا پسندیدہ لیمن جوس''...... وکٹر نے ایک گلاس اٹھا کر ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے شکریہ کہہ کر اس سے گلاس لیا اور لیمن جوس کی چسکیاں بھرنے لگا۔

''اور سناؤ اتنے عرصے بعد تمہیں لائسو آنے کا خیال کیسے آ گیا''...... وکٹر نے لیمن جوس کا گھونٹ بھرتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یہاں ایک علاقہ ہے جسے کاؤپ کہا جاتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کاؤپ۔ کیا مطلب۔ یہ کس علاقے کا نام ہے''...... وکٹر

نے حیران ہو کر کہا۔

''تم لائسو میں رہتے ہو اور تمہیں کاؤپ کے بارے میں معلوم نہیں۔ حیرت ہے''...... ٹائیگر نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو میں حیران ہو رہا ہوں کہ لائسو کا ایسا شاید ہی کوئی علاقہ ہو گا جس کا مجھے علم نہ ہو لیکن کاؤپ نام کا تو یہاں کوئی علاقہ ہی نہیں ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے تو بتایا گیا ہے کہ کاؤپ کا علاقہ لائسو میں ہی موجود ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ جس نے بھی تمہیں ایسا بتایا ہے بالکل غلط بتایا ہے''۔ وکٹر نے کہا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار ہلکی سی مایوسی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ وکٹر واقعی اس علاقے کا کیڑا تھا اور اس سے لائسو کا کوئی بھی علاقہ چھپا ہوا نہیں ہو سکتا تھا پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ اسے کاؤپ کے بارے میں علم نہ ہو۔ اس لئے ٹائیگر کے دماغ میں یہ خیال آیا تھا کہ پرائیڈ نے یقیناً اسے ڈاج دینے کے لئے کاؤپ کا نام لیا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹنا شروع ہو گیا۔

''کیا بات ہے۔ تم پریشان کیوں ہو''...... وکٹر نے اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے دیکھ کر کہا۔

''سپانگو کی ایک مجرم تنظیم ہے جو لارڈ سینڈیکیٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بارے میں تم کچھ جانتے ہو''...... ٹائیگر نے

ونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس تنظیم کی ایک عورت جو لیڈی کارشیا ہے۔ بڑی خوبصورت عورت ہے۔ وہ یہاں آ کر میرے پاس ہی ٹھہرتی ہے ور میرا اس سے کبھی کبھار انسانی اسمگلنگ کے لین دین کا سلسلہ چلتا رہتا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''لارڈ گائزر صرف انسانی اسمگلنگ، اسلحہ اور منشیات کا ہی دھندہ نہیں کرتا ہے۔ اس کے اور بھی دھندے ہیں جن کے بارے میں شاید تمہیں علم نہ ہو۔ بہرحال لارڈ گائزر کی یہاں ایک خفیہ لیبارٹری ہے جسے کاؤپ لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ چونکہ اسے کاؤپ لیبارٹری کہا جاتا ہے اس لئے میں سمجھا کہ کاؤپ، لائسو کا کوئی خاص علاقہ یا کسی پہاڑی کا نام ہو گا۔ مجھے اس لیبارٹری کی تلاش ہے''۔ ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔

''کاؤپ لیبارٹری یہاں لائسو میں۔ نہیں۔ تمہیں اس کے بارے میں غلط انفارمیشن دی گئی ہے۔ تم میرے بزنس کے بارے میں جانتے ہو اور میں یہاں کے ایک ایک انچ سے واقف ہوں۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری قائم کی گئی ہوتی تو مجھے یقیناً اس کا علم ہوتا۔ یہاں کوئی لیبارٹری موجود نہیں ہے''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''یہ لیبارٹری لارڈ گائزر کی خفیہ لیبارٹری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری اس قدر خفیہ انداز میں بنائی گئی ہو جس کا تمہیں بھی علم نہ ہوا ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

”ایسا ہو نہیں سکتا۔ پھر بھی تم اس لیبارٹری کو کیوں تلاش کر رہے ہو۔ کوئی خاص وجہ ہے کیا“...... وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ بہت خاص وجہ ہے۔ مجھے وہاں سے ایک سائنسی فارمولا حاصل کرنا ہے“...... ٹائیگر نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا تو وکٹر چونک پڑا۔

”سائنسی فارمولا۔ کیا مطلب۔ کیا ہے اس فارمولے میں“۔ وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ میں بھی نہیں جانتا کہ وہ کس نوعیت کا فارمولا ہے۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ لارڈ گائزر کی تنظیم نے پاکیشیا سے ایک ڈسک حاصل کی ہے جس میں ایک اہم ٹاپ شوٹ فارمولا موجود ہے اور میں وہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے مجھے لارڈ گائزر کی تنظیم سے شدید معرکہ آرائی کرنی پڑی تھی“...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے وکٹر کو پاکیشیا کے خلاف ملنے والی اطلاع سے لے کر اب تک پیش آنے والے تمام حالات سے آگاہ کر دیا۔ اس نے وکٹر کو یہ بھی بتا دیا کہ پرائیڈ ہی لارڈ گائزر کا اصل چیف تھا جسے وہ ہلاک کر کے یہاں تک پہنچا ہے۔

”اوہ۔ اگر لارڈ گائزر کا چیف ہلاک ہو چکا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ لارڈ گائزر کا سینڈیکیٹ بھی ختم ہو گیا ہے“...... وکٹر نے

ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہاں اس کی لیبارٹری موجود ہے۔ لارڈ گائزر نے اپنے دو آدمیوں شارگ اور ہارگ کے ہاتھ فارمولے کی ڈسک لیبارٹری میں پہنچائی ہے اور میں اب اس ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے حصول کے لئے یہاں آیا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لائسو کے کیڑے ہو اور شاید ہی لائسو کی کوئی ایسی جگہ ہو جو تمہاری نگاہوں سے چھپی ہوئی ہو اس لئے مجھے یقین تھا کہ اگر یہاں لارڈ گائزر کی کوئی خفیہ لیبارٹری ہوئی تو تم اس کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتے ہو گے اور تم میرے دوست ہو اس لئے مجھے اس بات کا بھی یقین تھا کہ میرے پوچھنے پر تم مجھے لیبارٹری کا پتہ ضرور بتاؤ گے“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے تو مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اگر واقعی لائسو میں لارڈ گائزر کی کوئی لیبارٹری موجود ہے تو اس کا مجھے اب تک پتہ کیوں نہیں چلا“...... وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے۔

”تو سوچو۔ میں ہر صورت میں اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس قدر طویل جدوجہد کرنے کے بعد میں آخری مرحلے میں ناکام ہو جاؤں یہ میری برداشت سے باہر ہے“...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

”ایک منٹ۔ یہاں کرانس کا ایک بوڑھا سائنس دان موجود

ہے جو کسی زمانے میں کرانس کی لیبارٹری میں کام کرتا تھا اور اب ریٹائرمنٹ کی زندگی یہاں لائسو میں ہی بسر کر رہا ہے۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری ہوئی تو اس کے بارے میں وہ ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہو گا کیونکہ وہ پچھلے دس بارہ سالوں سے یہاں مقیم ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''تو پھر جلدی سے اس سے رابطہ کرو۔ مجھے فوری طور پر لیبارٹری کا پتہ چاہئے۔ اس کے لئے چاہے تم کسی سے بھی پوچھو''۔ ٹائیگر نے تیز اور انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ''...... وکٹر نے کہا اور پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس نے فون انڈیکس سے نمبر چیک کرنے کے بعد ایک نمبر اوکے کر دیا۔

''یس سلاٹر سپیکنگ''...... رابطہ ملتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔ آواز کسی مقامی غنڈے کی معلوم ہو رہی تھی۔

''وکٹر بول رہا ہوں''...... وکٹر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ وکٹر۔ اتنے دنوں بعد کیسے یاد کیا مجھے۔ خیریت تو ہے''...... سلاٹر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''تم سے ایک کام نکل آیا تھا''...... وکٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''بولو۔ کیا کام ہے۔ تمہارا کام کر کے مجھے یقیناً خوشی ہو گی کیونکہ تم مشکل سے ہی مجھے کوئی کام سونپتے ہو''...... سلاٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تمہارے بار میں ایک بوڑھا سائنس دان جس کا نام غالباً ڈاکٹر ٹیلس ہے اٹھتا بیٹھتا ہے۔ مجھے اس کا سیل فون نمبر چاہئے''۔ وکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

''اس بوڑھے سائنس دان سے تمہیں کیا کام پڑ گیا''...... سلاٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہے ایک ضروری کام۔ تمہیں نمبر معلوم ہے تو بتاؤ نہیں تو میں کسی اور سے پوچھ لیتا ہوں''...... وکٹر نے ناگوار لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ کسی اور سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں بتاتا ہوں تمہیں نمبر۔ ایک منٹ ہولڈ کرو''...... سلاٹر نے کہا اور خاموش ہو گیا۔ وکٹر نے چونکہ سیل فون کا سپیکر آن کر لیا تھا اس لئے ٹائیگر بھی ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''نوٹ کرو نمبر''...... چند لمحوں کے بعد سلاٹر کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے ایک نمبر نوٹ کرا دیا۔

''شکریہ۔ جلد ہی تم سے میں کاروباری معاملات پر بھی ڈسکس کروں گا''...... وکٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا اور رابطہ ختم کر دیا اور پھر اس نے سیل فون پر سلاٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ڈاکٹر ٹیلس بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ایک بوڑھی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ٹیلس۔ میں گرے کلب کا مالک وکٹر بول رہا ہوں۔

آپ اکثر میرے کلب میں تشریف لاتے رہتے ہیں''...... وکٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ وکٹر پارلس۔ تم وکٹر پارلس ہو نا''...... ڈاکٹر ٹیلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں''...... وکٹر نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ گرے کلب میرا پسندیدہ کلب ہے۔ وہاں آ کر مجھے واقعی بے حد سکون ملتا ہے کیونکہ تمہارے کلب کا ماحول بے حد اچھا ہے۔ بہرحال کیسے فون کیا ہے۔ کوئی کام ہے مجھ سے''...... ڈاکٹر ٹیلس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر۔ ایک بہت ضروری کام ہے آپ سے''...... وکٹر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بولو۔ کیا کام ہے۔ اگر میرے بس میں ہوا تو میں ضرور کروں گا۔ بولو''...... ڈاکٹر ٹیلس نے کہا۔

''میرے ایک دوست ہیں جن کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ وہ یہاں اپنے ایک دوست کی تلاش میں آئے ہیں جو کسی کاؤپ لیبارٹری میں کام کرتا ہے لیکن اب کوشش کے باوجود اس کا اپنے دوست سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے اور اسے کاؤپ لیبارٹری کا بھی علم نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر لوں تاکہ اپنے دوست کو اس کے دوست تک پہنچا سکوں جو اس سے ملنے اتنی دور سے یہاں آیا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''کاؤپ لیبارٹری۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی لیبارٹری ہے۔ میں نے تو یہاں ایسی کسی لیبارٹری کا نام نہیں سنا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ لائسو ایک پہاڑی علاقہ ہے یہاں تو سرے سے ہی کوئی لیبارٹری موجود نہیں ہے''...... ڈاکٹر ٹیلس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر جو لاؤڈر پر ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا اس کے انکار پر ایک بار پھر اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔ اب اسے یقین ہو گیا کہ واقعی پرائیڈ نے اس سے جھوٹ بولا تھا اور اس نے اپنی جان بچانے کے لئے جان بوجھ کر لائسو میں موجود کسی فرضی کاؤپ لیبارٹری کا نام لے دیا تھا۔

''میں نے بھی اپنے دوست سے یہی کہا ہے کہ یہاں سرے سے ہی کوئی لیبارٹری موجود نہیں ہے لیکن یہ بضد ہے کہ اسے یہاں سے کسی لیبارٹری سے ہی کال کی گئی تھی''...... وکٹر نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ اسے یہاں سے کسی لیبارٹری سے کال کی گئی تھی۔ یہ بات درست ہے کہ یہاں سرکاری طور پر ایک لیبارٹری بنانے کا سوچا ضرور گیا تھا اور ایک پہاڑی علاقے کو لیبارٹری بنانے کے لئے چن بھی لیا گیا تھا لیکن پھر اس پروگرام کو سرے سے ہی کینسل کر دیا گیا تھا۔ اب پروگرام کیوں کینسل کیا گیا تھا اس کا مجھے علم نہیں ہے''...... ڈاکٹر ٹیلس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''اس سے پوچھو کہ کیا لیبارٹری سرکاری طور پر بنانے کی پلاننگ کی گئی تھی''......ٹائیگر نے منہ وکٹر کے کان کے پاس کرتے ہوئے کہا۔

''کیا یہاں سرکاری طور پر لیبارٹری بنانے کا سوچا گیا تھا''۔ وکٹر نے ڈاکٹر ٹیلس سے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ سرکاری سطح پر ہی لیبارٹریاں بنتی ہیں۔ میرے پاس دس پندرہ سال پہلے سپانگو سے ایک آدمی آیا تھا۔ اس کا نام تو مجھے یاد نہیں ہے لیکن یہ ضرور یاد ہے کہ وہ اپنے ساتھ میرے ایک دوست سائنس دان کا خط لایا تھا۔ آنے والا شخص کسی تعمیراتی کمپنی کا نمائندہ تھا۔ خط میں دوست نے لکھا تھا کہ کرانس حکومت لائسو پہاڑیوں میں ایک خفیہ سائنسی لیبارٹری بنانا چاہتی ہے۔ اس لئے حکومت چاہتی ہے کہ پہلے لائسو پہاڑیوں میں کوئی ایسی جگہ تلاش کی جائے جہاں واقعی لیبارٹری محفوظ اور خفیہ رہ سکے۔ میں چونکہ اسی علاقے کا رہنے والا ہوں اس لئے خط میں میرے دوست نے حکومت کی طرف سے استدعا کی گئی تھی کہ میں یہاں کوئی ایسی جگہ تلاش کرنے میں اس شخص کی مدد کروں جہاں خفیہ لیبارٹری بنائی جا سکے۔ اس کے لئے مجھے بڑے معاوضے کی بھی پیشکش کی گئی تھی۔ میں چونکہ فارغ تھا اور اس لیبارٹری میں مجھے بھی کام کرنے کا موقع مل سکتا تھا اس لئے میں نے اس شخص سے مل کر لائسو کی پہاڑیوں میں لیبارٹری کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنی شروع کر دی۔ پھر

میں نے ایک مقام منتخب کر لیا۔ اس مقام کو اس شخص نے بھی پسند کر لیا تھا۔ اس شخص نے چونکہ لیبارٹری بنانے کے لئے حکومتی سطح پر اس کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کرنی تھی اس لئے وہ چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ جلد ہی حکومت کی طرف سے مجھے اچھی پیش کش کی جائے گی لیکن ایسا نہ ہو سکا نہ وہ شخص واپس آیا اور نہ ہی حکومت کے کسی نمائندے اور میرے سائنس دان دوست نے اس سلسلے میں مجھ سے رابطہ کیا تو میں سمجھ گیا کہ حکومت نے کسی وجہ سے یہاں لیبارٹری بنوانے کا پروگرام مؤخر کر دیا ہے اس لئے میں بھی خاموش ہو کر بیٹھ گیا تھا''......ڈاکٹر ٹیلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے لیبارٹری کے لئے جو مقام منتخب کیا تھا وہ کون سا تھا''...... ٹائیگر کے کہنے پر وکٹر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ کاؤن کا علاقہ ہے۔ سپانگ جھیل کے قریب کا ویران اور انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ اور وہ ایسا علاقہ ہے جسے لارڈ ہنگر مین نے خرید لیا تھا۔ اس علاقے میں چونکہ سیاہ ہرن وافر تعداد میں پائے جاتے ہیں اس لئے اسے شکار گاہ کا درجہ دے دیا گیا ہے جہاں لارڈ ہنگر مین کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں جا سکتا ہے''۔ ڈاکٹر ٹیلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آپ کا بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ میں نے آپ کا قیمتی وقت لیا''...... وکٹر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اگر مجھے کسی لیبارٹری کا علم ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا۔ میری طرف سے بھی اپنے دوست سے معذرت کر لینا کہ میں اس کے کسی کام نہ آ سکا"...... ڈاکٹر ٹیلس نے کہا اور وکٹر نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کر کے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

"اب"...... وکٹر نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب کیا۔ لیبارٹری اسی علاقے میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی علاقے میں۔ کیا مطلب"...... وکٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ کاؤپ کا مطلب کیا ہے۔ یہ قدیم کرانس زبان کا کوئی لفظ ہے جس کا مطلب میرے ذہن میں تو موجود ہے لیکن مجھے یاد نہیں آ رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کاؤپ کا مطلب ہے شکار گاہ۔ یہ قدیم کرانس لفظ ہے"۔ وکٹر نے کہا تو ٹائیگر کے ہونٹوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ آ گئی۔

"گڈ شو۔ اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ لیبارٹری اسی علاقے میں موجود ہے۔ اس سلسلے میں پرائیڈ نے مجھ سے غلط بیانی سے کام نہیں لیا تھا"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے۔ تمہیں اس بات کا یقین کیوں ہے کہ لیبارٹری اسی علاقے میں ہے"...... وکٹر نے اسی طرح حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ مجھے پرائیڈ نے بتایا تھا کہ لائسو میں کاؤپ لیبارٹری ہے جبکہ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ یہاں کاؤپ نام کا کوئی مقام ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹر ٹیلس نے بتایا ہے کہ کسی تعمیراتی کمپنی نے یہاں لیبارٹری بنانے کے لئے ایک جگہ کا انتخاب کیا تھا لیکن پھر اس نے بعد میں کوئی رابطہ نہیں کیا۔ اس کے بعد کسی لارڈ ہنگر مین نے وہ سارا علاقہ خرید لیا اور اپنی شگار گاہ قائم کر لی۔ اس ساری بات کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ یہاں لیبارٹری سرکاری طور پر نہیں بنائی جا رہی تھی بلکہ یہ لیبارٹری لارڈ گائزر قائم کرنا چاہتا تھا۔ لارڈ ہنگر مین، لارڈ گائزر کا ہی نام ہو گا۔ ڈاکٹر ٹیلس سے جگہ کی تلاش کے بعد لارڈ گائزر نے یہ جگہ خرید کر خاموشی سے وہاں لیبارٹری بنوانی شروع کر دی ہو گی جس کے بارے میں تمہیں اور ڈاکٹر ٹیلس کو بھی علم نہیں ہو سکا اب تم اس شگار گاہ کو کاؤپ کہہ لو یا کاؤپ لیبارٹری"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ حیرت ہے۔ تمہارا دماغ تو واقعی بے حد تیز ہے۔ میں نے تو اس رخ پر کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسی شکار گاہ میں لیبارٹری موجود ہے جسے کاؤپ کہا جاتا ہے"...... وکٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن یہ علاقہ تو بے حد وسیع ہے۔ دشوار گزار بھی پھر لیبارٹری کو کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... وکٹر نے پریشان سے لہجے میں

کہا۔

''کیا تم نے یہ علاقہ دیکھا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے اس سے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں کئی بار یہاں شکار کھیلنے جا چکا ہوں''...... وکٹر نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''ڈاکٹر ٹیلس نے کہا ہے کہ سپانگ جھیل بھی وہیں موجود ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا اس جھیل کا پانی صاف ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا اس جھیل کا پانی پیا جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ ایک پہاڑی پر ایک قدرتی چشمہ ہے۔ اسی چشمے سے پانی پھوٹ کر ایک نالے سے گزرتا ہوا اس جھیل میں آتا ہے۔ جھیل بے حد صاف شفاف ہے جس کا پانی ٹھنڈا بھی ہے اور میٹھا بھی جسے پیا جا سکتا ہے''...... وکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ لیبارٹری کے لئے قدرتی پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اب یا تو لیبارٹری اس جھیل کے پاس ہی کہیں موجود ہے یا پھر اس چشمے کے ارد گرد جہاں سے پانی کی لیبارٹری میں آسانی سے ترسیل کی جا سکے۔ اس کے لئے وہاں ضرور کوئی نہ کوئی انتظام کیا گیا ہو گا اور ایسے انتظامات طویل فاصلے پر نہیں کئے جاتے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ واقعی۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو ٹائیگر۔ واقعی لیبارٹریاں

ایسی ہی جگہ قائم کی جاتی ہیں جہاں قدرتی پانی وافر مقدار میں موجود ہو اور صاف شفاف ہو۔ تم میں تو واقعی شرلاک ہومز کی روح گھسی ہوئی ہے جو تم ایسے اندازے لگا رہے ہو جن سے میں بھی انکار نہیں کر سکتا''...... وکٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جواب میں ٹائیگر مسکرا دیا۔

''لیکن میں اس علاقے میں کئی بار گیا ہوں اور اس جھیل کے پاس بھی مگر مجھے تو وہاں کسی لیبارٹری کے آثار دکھائی نہیں دیئے تھے''...... وکٹر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

''لیبارٹری کو خفیہ رکھا گیا ہے۔ آسانی سے تمہیں کیسے نظر آ سکتی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس علاقے میں کون کون رہتا ہے اور وہاں کے انتظامات کیا ہیں۔ مجھے ان سب کی تفصیل بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس علاقے کا انچارج ایرک ہے۔ اس نے وہاں رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا مکان بنایا ہوا ہے۔ لکڑی کا بنا ہوا کیبن نما مکان ہے۔ اس کے علاوہ ایسے ہی چھوٹے چھوٹے کیبن نما وہاں دس بارہ کیبن ہیں جہاں ایرک کے ساتھی رہتے ہیں جو ہر وقت مسلح رہتے ہیں اور سارے علاقے کے گرد باڑ لگا دی گئی ہے تاکہ کوئی غیر متعلق آدمی وہاں نہ جا سکے۔ ایرک کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی بھی نہیں جا سکتا''...... وکٹر نے کہا۔

''ایرک سے تمہاری واقفیت ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ میرا اچھا دوست ہے۔ شکار کرنے کے بدلے میں اسے اپنے کلب کی اعلیٰ برانڈ کی شراب مفت مہیا کرتا ہوں''۔ وکٹر نے مسکرا کر کہا۔

''گڈ شو۔ تم اس سے کہو کہ تمہارے چند دوست وہاں سیاہ ہرنوں کا شکار کھیلنا چاہتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم اپنے ساتھ وہاں اور لوگوں کو بھی لے جانا چاہتے ہو''...... وکٹر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تین چار افراد میرے ساتھ ہوں گے۔ تم بس ہمیں وہاں پہنچانے کا انتظام کرا دو اس کے بعد تمہارا کام ختم۔ باقی کا کام ہم خود کر لیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تین یا چار۔ ایک بات کرو''...... وکٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''مجھ سمیت چھ افراد''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ساتھ پانچ افراد کو وہاں بھجوا دوں گا لیکن اس کے لئے میں خود سامنے آئے بغیر تمہاری خفیہ طریقے سے مدد کروں گا کیونکہ تم نے یہاں سے اپنا مشن مکمل کر کے واپس چلے جانا ہے جبکہ مجھے اپنی زندگی یہیں گزارنی ہے۔ اگر لارڈ ہنگر مین کو علم ہو گیا کہ اس سارے معاملے میں میرا ہاتھ ہے تو پھر وہ مجھے کسی بھی طرح زندہ نہیں چھوڑے گا۔ تم اس کے بارے میں نہیں جانتے اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں جو آسانی سے میری گردن تک پہنچ

جائیں گے''...... وکٹر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ اس معاملے میں تمہارا کہیں نام نہیں آئے گا۔ تم مجھ پر اعتماد کر سکتے ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اور میرا معاوضہ''...... وکٹر نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''کیا میں نے کبھی تمہارا حق مارا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں اور تم جانتے ہو کہ وکٹر دوستوں کے لئے اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ خاص طور پر تم جیسے دوست کے لئے''...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی مسکرا دیا۔

''کب تک انتظامات مکمل ہو جائیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''بس تھوڑی دیر انتظار کر لو۔ پھر تم چاہے سیاہ ہرنوں کا شکار کرنا یا ایرک کا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... وکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وکٹر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ لائسو کے ایک ہوٹل میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک فلائٹ کے ذریعے اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں پہنچا تھا۔ اس نے چونکہ سپانگو سے ہی اس ہوٹل میں بکنگ کرا لی تھی اس لئے وہ ایئر پورٹ سے سیدھا ہوٹل پہنچا تھا اور وہ سب ایک ہی کمرے میں موجود تھے جو ظاہر ہے عمران کا ہی کمرہ تھا۔ وہ سب کرانسی میک اپ میں تھے۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''وہی جو پہلے تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ پہلے کون سا پروگرام تھا تمہارا''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اب تمہیں یاد نہیں ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تنویر کی طرف دیکھو اسے شاید میری بات کی سمجھ آ گئی ہے کیونکہ اس نے مجھے تیز

نظروں سے گھورنا شروع کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ تم ہر بات کا الٹا ہی جواب دیتے ہو۔ میرے پوچھنے کا مقصد تھا کہ اب کاؤپ لیبارٹری کی تلاش کے لئے کیا پروگرام ہے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لیبارٹری کو ہم بعد میں تلاش کریں گے۔ مجھے تو یہ پرفضا مقام بے حد پسند آیا ہے۔ میرا تو یہاں آ کر واقعی ٹائیگر کی باتوں پر عمل کرنے کا دل چاہ رہا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ ہم اس کے مہمان ہیں۔ گھومیں پھریں اور خوب انجوائے کریں۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک حاصل کرنا اس کا سر درد ہے۔ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک وہ خود ہی حاصل کر لے گا پھر خواہ مخواہ ان چٹیل پہاڑی علاقوں میں ہمیں جوتے چٹخانے کا کیا فائدہ۔ کیوں نہ ہم یہاں سیر سپاٹے کریں اور لائف انجوائے کریں''...... عمران نے کہا۔

''ہم یہاں سیر سپاٹے اور لائف انجوائے کرنے نہیں آئے ہیں سمجھے تم''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''تو پھر کیوں آئے ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''عمران پلیز۔ تم جانتے ہو کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔ ہمیں جلد سے جلد کاؤپ لیبارٹری ٹریس کرنی ہے اور وہاں جا کر وہ فارمولا کی ڈسک حاصل کرنی ہے جس کے لئے ہم نے طویل سفر کیا ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ

عمران کوئی جواب دیتا اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"دیکھو کون ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... صفدر نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ٹائیگر"...... باہر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو صفدر نے پلٹ کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اسے پہلے سے ہی معلوم تھا کہ آنے والا ٹائیگر ہے۔ صفدر نے دروازہ کھولا تو ٹائیگر کرانسی میک اپ میں اس کے سامنے تھا۔

"باس"...... ٹائیگر نے دروازے سے عمران کی طرف دیکھ کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا پھر وہ اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا دروازے پر آ گیا۔

"مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے باس"...... ٹائیگر نے آہستگی سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے صفدر کی طرف دیکھا تو صفدر مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ عمران کمرے سے باہر آ گیا اور ٹائیگر اس سے آہستہ آواز میں باتیں کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد عمران واپس اندر آیا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھی۔

"ایسی کیا بات تھی جو ہمارے سامنے نہیں کی جا سکتی تھی"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو عورتوں کے سامنے کرنے والی

ہیں ہوتیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم سب اٹھو۔ ہمیں فوری طور پر چلنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کہاں"...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں اغوا کر کے کہیں نہیں لے جاؤں گا کیونکہ تمہارے تین بڑے بھائی تمہارے ساتھ ہوں گے۔ ان کی موجودگی میں، میں بھلا تمہیں کیسے اغوا کر سکتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔ وہ سب اپنے کمروں میں گئے اور تیار ہو کر واپس اس کمرے میں آ گئے جہاں عمران ٹائیگر کے ساتھ موجود تھا۔ عمران نے بھی لباس بدل لیا تھا۔ اس کے چہرے پر نیا میک اپ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے چونکہ انہیں خصوصی طور پر تیار ہونے کے لئے کہا تھا اس لئے وہ سب بھی اپنے چہروں پر ماسک لگا کر آئے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی ٹائیگر اور عمران اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"چلو"...... عمران نے کہا۔

"جانا کہاں ہے۔ کچھ تو بتاؤ"...... جولیا نے پوچھا۔

"شکار کھیلنے"...... عمران نے کہا۔

"شکار کھیلنے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکار کھیلنے کا مطلب شکار کھیلنا ہی ہوتا ہے اس کے سوا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کس کا شکار کھیلنا ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"یہاں ایک ایسا علاقہ ہے جہاں سیاہ ہرن بکثرت پائے جاتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ جب تک کاؤپ لیبارٹری کا پتہ نہیں چل جاتا اس وقت تک کیوں نہ ہم ٹائیگر کے ساتھ جا کر اس علاقے میں شکار ہی کھیل لیں۔ کچھ تو وقت کٹ ہی جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"سیدھی طرح کہو کہ تم کچھ بتانا نہیں چاہتے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"سیدھی طرح"...... عمران نے کہا۔

"سیدھی طرح۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ سیدھی طرح کہو تو میں نے کہہ دیا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"ہم یہاں جس لیبارٹری کی تلاش میں آئے ہیں وہ شاید اسی شکار گاہ میں کہیں موجود ہے۔ عمران صاحب شکار کے بہانے اس علاقے میں جا کر لیبارٹری تلاش کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل

نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"خدا کی پناہ۔ ایک تم ہو جو میرے لئے روز بروز خطرناک ہوتے جا رہے ہو۔ میرے دل و دماغ میں چھپی ہوئی ہر بات کا پتہ چل جاتا ہے تمہیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ ٹائیگر نے آپ سے خاموشی سے جو گفتگو کی ہے اس سے مجھے یہی اندازہ ہوا ہے کہ اس نے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور یہ لیبارٹری کسی شکار گاہ میں موجود ہے۔ اسی لئے آپ نے فوراً شکار کا پروگرام بنایا ہے ورنہ اس سے پہلے آپ نے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا اور نہ ہی آپ کا کہیں شکار کھیلنے کا پروگرام تھا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکار گاہ میں لیبارٹری۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی"...... صفدر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"جب ہمارے ساتھ شکار کھیلنے جاؤ گے تو سب سمجھ آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... جولیا نے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب ہوٹل کے عقبی راستے سے نکل کر روڈ کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔ ٹائیگر نے مین روڈ پر آ کر دو ٹیکسیاں ہائر کیں اور پھر وہ سب ان ٹیکسیوں میں سوار ہو گئے۔ ٹائیگر نے انہیں لائسو پہاڑیوں کی طرف

چلنے کا کہا تو ٹیکسیاں انہیں لے کر پہاڑی علاقے کی طرف روانہ ہو گئیں۔ عمران ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اس کے پیچھے جولیا اور ٹائیگر تھے جبکہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل پچھلی ٹیکسی میں سوار تھے۔

''کہاں ملے گا وکٹر''...... عمران نے پیچھے بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں نے اسے مخصوص جگہ پہنچنے کا کہا ہے وہ اب تک پہنچ چکا ہو گا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا وہ ہمیں وہاں لے جا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میری اس سے بات ہو گئی ہے۔ ایرک اس کا دوست ہے اور وہ اس کی دعوت پر کئی بار وہاں جا کر شکار کھیل چکا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''وہ اکیلا ہو گا یا اس کے ساتھی بھی ہمارے ساتھ جائیں گے''۔ عمران نے پوچھا۔

''اس نے اکیلے ہی آنے کا کہا تھا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ اپنے چند ساتھیوں کو لے آئے''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ یہاں ہر طرف خشک اور چٹیل پہاڑیاں تھیں جن کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ خشک اور چٹیل علاقے میں دور دور تک کسی درخت اور پودے کا نام و نشان تک نہ

تھا۔ البتہ علاقے کا بہت بڑا حصہ خشک اور قد آور جھاڑیوں میں چھپا ہوا تھا۔ ہر طرف ویرانی اور ہو کا عالم تھا۔ چٹیل علاقے میں بڑے بڑے گڑھے اور پہاڑیوں میں بے شمار کریکس بنے ہوئے تھے۔ پہاڑیاں چونکہ ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں اس لئے پہاڑیوں کی دوسری طرف جانے کے لئے ان کریکس کو ہی استعمال کیا جا سکتا تھا ورنہ پہاڑی پر چڑھنا پڑتا تھا۔

جب ان کی ٹیکسیاں اس پہاڑی مقام پر پہنچیں تو انہیں وہاں ایک جیپ کھڑی دکھائی دی جس کے باہر ایک نوجوان شکاری لباس پہنے اور دو نالی بندوق لئے جیپ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ وہ اکیلا تھا اور ان ٹیکسیوں کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

''یہ وکٹر ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دونوں ٹیکسیاں اس جیپ کے پیچھے جا کر رک گئیں۔ اگلی ٹیکسی رکتے ہی ٹائیگر دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اس نے جیپ کے پاس کھڑے نوجوان کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا۔ وہ چونکہ نئے میک اپ میں تھا اس لئے اس نے وکٹر کو مخصوص انداز میں اشارہ کر کے اپنی پہچان کرائی تھی۔ اس کا اشارہ دیکھ کر وکٹر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ ٹائیگر تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ٹیکسیوں سے نکل آئے۔ انہوں نے چھوٹے چھوٹے سفری بیگ نکال کر اپنے

کاندھوں پر ڈال لئے تھے۔ عمران کے کہنے پر صفدر اور کیپٹن شکیل نے ٹیکسی ڈرائیوروں کو کرایہ دیا اور ٹیکسیاں مڑ کر واپس اس طرف چلی گئیں جس طرف سے آئی تھیں۔ ٹائیگر نے وکٹر کا عمران اور اس کے ساتھیوں سے تعارف کرایا اور اس کا ان سب سے۔ ان سب نے سوائے جولیا کے، اس سے ہاتھ ملائے۔

’’کیا یہی ہے لارڈ ہنگر مین کی شکار گاہ‘‘...... عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ شکار گاہ ان پہاڑیوں کے پیچھے ہے اور یہاں سے کافی دور ہے۔ ہمیں ان پہاڑیوں کو عبور کر کے اور لمبا چکر کاٹ کر اس طرف جانا پڑے گا‘‘...... وکٹر نے کہا۔

’’کیوں۔ کوبرا تو کہہ رہا تھا کہ شکار گاہ کا انچارج ایرک تمہارا دوست ہے جو تمہیں اس شکار گاہ میں شکار کھیلنے کی بخوشی اجازت دے دیتا ہے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’جی ہاں۔ ایرک میرا دوست ہے اور میری اس سے بات بھی ہو گئی ہے لیکن اس بار اس نے مجھے اس طرف آنے سے منع کر دیا ہے‘‘...... وکٹر نے کہا۔

’’منع کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ اگر اس نے منع کر دیا تھا تو پھر تم نے یہ بات مجھے کیوں نہیں بتائی‘‘...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں تمہیں زبان دے چکا تھا کوبرا اور تم جانتے ہو کہ وکٹر ایک

بار جسے زبان دیتا ہے اس کا کام ضرور کرتا ہے۔ میں نے تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت شکار گاہ لے جانے کا وعدہ کیا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ میں تمہیں اگر شکار گاہ تک سیدھے راستے سے نہیں لے جا سکتا تو پھر میں تمہیں وہاں عقبی طرف سے لے جاؤں گا۔ یہ راستے دشوار گزار اور خطرناک ضرور ہیں لیکن ہم ان راستوں سے گزر کر ایرک اور اس کے ساتھیوں کی نظروں سے بچ کر آگے بڑھ سکتے ہیں اور اپنا کام کر سکتے ہیں‘‘...... وکٹر نے جواب دیا۔

’’کیا تم پہلے بھی ان راستوں سے وہاں گئے ہو‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ ایرک نے مجھے پہلی بار انکار نہیں کیا ہے۔ پہلے بھی وہ متعدد بار مجھے منع کر چکا ہے لیکن میں ایک بار جو ٹھان لیتا ہوں وہ پورا کر کے ہی رہتا ہوں۔ اس لئے میں شکار گاہ پہنچنے کا کوئی نہ کوئی راستہ بنا لیتا ہوں اور دل بھر کے شکار کھیلتا ہوں اور پھر انہی راستوں سے واپس آ جاتا ہوں‘‘...... وکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’پھر تو تم اس علاقے کے ہر حصے سے واقف ہو گے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’جی ہاں۔ میں اس علاقے کا کیڑا ہوں۔ اس علاقے کا ایسا کوئی حصہ نہیں ہے، جس کے بارے میں مجھے علم نہ ہو‘‘...... وکٹر نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ کوبرا نے تمہیں ساری بات بتا دی ہوگی کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ میں جانتا ہوں“...... وکٹر نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

”کب سے شکار کھیل رہے ہو یہاں“...... عمران نے پوچھا۔

”کئی سالوں سے۔ صرف میں اور میرے ساتھی ہی نہیں میرے باپ بھی شکاری تھے اور وہ بھی اپنے زمانے میں یہاں آ کر شکار کھیلتے رہتے تھے۔ ان کے ساتھ میں بچپن سے یہاں آ رہا ہوں“...... وکٹر نے کہا۔

”تب تو تمہیں اس علاقے میں ہونے والی تبدیلیوں کا بھی علم ہونا چاہئے جو قدرتی بھی ہوسکتی ہیں اور انسانی ہاتھوں سے کی گئیں بھی“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ پچھلے چند سالوں میں اس علاقے میں بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں انسانی ہاتھوں سے بھی اور قدرتی آفات سے بھی“...... وکٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”کس حصے میں ہوئی ہیں زیادہ تبدیلیاں“...... عمران نے پوچھا۔

”پہاڑیوں اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں لیکن زیادہ تبدیلیاں اس علاقے میں ہیں جو لارڈ ہنگر مین کا علاقہ ہے۔ اس نے مخصوص حصے کو خاصا ڈویلپ کرایا ہے اور اس

علاقے کو باقاعدہ ایک بڑی شکار گاہ کی شکل دے دی ہے۔ اس نے خشک اور چٹیل علاقے میں ایک مصنوعی چھوٹا سا جنگل بھی بنایا ہوا ہے جو دیکھنے میں بالکل اصلی دکھائی دیتا ہے۔ اس جنگل میں چرند پرند کی کوئی کمی نہیں ہے“...... وکٹر نے کہا۔

”کیا اس مصنوعی جنگل میں خطرناک جانور بھی ہیں“...... صفدر نے پوچھا۔

”نہیں۔ خطرناک اور قد آور جانور کے علاوہ اس جنگل میں ہر قسم کے جانور رکھے گئے ہیں جن کا آسانی سے شکار کیا جا سکتا ہے“...... وکٹر نے جواب دیا۔

”وہ صرف ایک جنگل ہی ہے یا وہاں کچھ اور بھی ہے“۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”آپ شاید لیبارٹری کا پوچھ رہے ہیں تو میرے خیال میں یہی ایک ایسی جگہ ہوسکتی ہے جہاں خفیہ لیبارٹری قائم کی جا سکے ورنہ اس علاقے میں مجھے تبدیل ہونے والی ایسی کوئی جگہ دکھائی نہیں دیتی جہاں کوئی خفیہ لیبارٹری ہو“...... وکٹر نے کہا۔

”اگر اس جنگل میں شکار کھیلا جاتا ہے تو پھر وہاں کوئی لیبارٹری کیسے ہوسکتی ہے“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”لیبارٹری زمین کے نیچے ہوسکتی ہے۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہاں بننے والا سارا جنگل مصنوعی ہے۔ درخت پودے، چھوٹی چھوٹی جھیلیں اور بہت کچھ جو کسی جنگل کا خاصہ ہوتا ہے سب کچھ

ہے یہاں۔ سب کچھ انتہائی ماہرانہ انداز میں بنایا گیا ہے کہ گمان ہی نہیں کیا جا سکتا کہ یہ سب مصنوعی ہو سکتا ہے۔ اس جنگل کو بنانے میں کئی سال لگے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ جنگل سے پہلے زیر زمین لیبارٹری بنائی گئی ہو''...... وکٹر نے کہا۔

''اس مصنوعی جنگل میں شکار کی کھلی اجازت ہے یا لارڈ ہنگر مین کے آدمی ہی وہاں شکار کھیلتے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''اس جنگل میں سوائے لارڈ ہنگر مین کے اور کوئی شکار نہیں کھیل سکتا۔ جنگل کی حفاظت کا انتہائی سخت اور فول پروف انتظام ہے۔ وہاں ہر وقت پہرہ رہتا ہے اور کسی اجنبی کو جنگل میں کسی صورت داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ لارڈ ہنگر مین کی اجازت سے جو یہاں شکار کھیلنے آتے ہیں وہ بھی جنگل سے باہر رہ کر شکار کھیلتے ہیں۔ جنگل کے اندر انہیں شکار کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور نہ ہی انہیں جنگل کے قریب پھٹکنے دیا جاتا ہے''۔ وکٹر نے جواب دیا۔

''تو کیا تم بھی کبھی اس جنگل میں نہیں گئے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہاں کی سیکورٹی بے حد سخت ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''تو پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہاں لیبارٹری ہے''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں نے یہ نہیں کہا کہ وہاں لیبارٹری ہے۔ میں نے کہا ہے

کہ اس جگہ پر لیبارٹری ہونے کا امکان ہو سکتا ہے ورنہ وہاں اس قدر ٹائٹ سیکورٹی کیوں رکھی گئی ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''تم ہمیں اس مصنوعی جنگل تک پہنچا سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں پہنچا سکتا ہوں لیکن اگر آپ اس جنگل میں جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو میں آپ کے اس پروگرام کا حصہ نہیں بنوں گا''...... وکٹر نے صاف لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہمیں اس مصنوعی جنگل تک پہنچا دو باقی کا کام ہم خود کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ کوبرا نے کہا تھا کہ اگر میں آپ کا یہ کام کر دوں تو آپ مجھے اس کا معاوضہ دیں گے''...... وکٹر نے کہا۔

''کتنا معاوضہ لو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''پہلے شکار گاہ تک جانے کی بات ہوئی تھی۔ میں نے ایک لاکھ ڈالرز کا سوچا تھا لیکن اب آپ نے آگے جانے کا پروگرام بنا لیا ہے تو کم از کم دو لاکھ ڈالرز''...... وکٹر نے کہا۔

''او کے۔ ڈن''...... عمران نے اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا تو وکٹر نے مسرت بھرے انداز میں اس سے ہاتھ ملایا۔

''شکار کھیلنے کے لئے اسلحہ لائے ہو جس کا میں نے تم سے کہا تھا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ تم نے جو اسلحہ منگوایا تھا وہ میں اوپن مارکیٹ سے لے

آیا ہوں۔ اس کی رقم تمہیں الگ سے دینی ہو گی''...... وکٹر نے کہا۔

''مل جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ اسلحہ جیپ میں رکھا ہے۔ میں نکالتا ہوں''...... وکٹر نے کہا اور پھر وہ جیپ کی طرف بڑھ گیا اس نے جیپ کے پچھلے حصے میں جا کر جیپ کے فرش کا ایک حصہ اوپن کیا اور پھر اس میں چھپایا ہوا اسلحہ نکال نکال کر سیٹوں پر رکھنے لگا۔ وہ مشین گنوں کے ساتھ منی میزائل اور مختلف اقسام کے بم بھی لایا تھا۔ ٹائیگر نے سیٹوں سے اسلحہ اٹھا کر ان سب کو دینا شروع کر دیا۔ عمران نے بھی اس سے اسلحہ لے کر اپنے تھیلے میں رکھ لیا۔

''میں جیپ ان جھاڑیوں میں چھپا دیتا ہوں۔ پھر ہم سب آگے جائیں گے''...... وکٹر نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وکٹر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ اس نے جیپ اسٹارٹ کی اور پھر اسے موڑ کر سڑک سے اتار کر نیچے ڈھلان کی طرف لے گیا جہاں قد آور اور گھنی جھاڑیاں تھیں۔ اس نے جیپ جھاڑیوں میں روکی اور پھر وہ جھاڑیاں توڑ توڑ کر ان سے جیپ چھپانے لگا۔

''آ جاؤ سب''...... جیپ چھپانے کے بعد وکٹر نے انہیں آواز دیتے ہوئے کہا تو وہ سب ڈھلان کی طرف بڑھے۔

''کیا تم اس پر بھروسہ کر سکتے ہو''...... عمران نے نیچے اترتے

ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس۔ بے فکر رہیں۔ میں ایسے افراد سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو بھروسے کے قابل نہ ہوں۔ وکٹر دولت کے لئے کام ضرور کرتا ہے لیکن یہ اصول پسند آدمی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب جھاڑیوں سے گزرتے ہوئے سامنے موجود ایک پہاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔

''اس پہاڑی سے تقریباً پانچ سو گز کا فاصلہ طے کرنے پر لائسو پہاڑی سلسلے کا آغاز ہو جائے گا''...... وکٹر نے کہا۔

''لارڈ سینڈیکیٹ نے پورے لائسو پہاڑی سلسلے پر سیٹلائٹ نگرانی کا انتظام کر رکھا ہو گا اس لئے پانچ سو گز کا فاصلہ طے کرتے ہی ہم انہیں سکرینوں پر نظر آنے لگیں گے جیسے فلم میں چلتے پھرتے انسان نظر آتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''پھر تم نے ان کی نظروں سے بچنے کا کیا انتظام کیا ہے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''میں نے بہت کوشش کی تھی کہ کسی طرح سپانگو یا لائسو میں سلیمانی ٹوپیاں مل جائیں لیکن وہ سرے سے ٹوپی سے ہی واقف نہیں تو سلیمانی ٹوپی کے بارے میں کیا جانتے ہوں گے۔ اس لئے مجبوری ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ کیا وہ ہم پر میزائل فائر کر سکتے ہیں''۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ہاں۔ جو تفصیلات وکٹر نے بتائی ہیں ان کے مطابق یقیناً ایسا ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر تو ہمیں رات کو یہاں آنا چاہئے تھا''۔ جولیا نے کہا۔

''سیٹلائٹ کی نگرانی کی صورت میں رات اور دن کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس لئے عمران صاحب کا اس وقت یہاں آنے کا مطلب ہے کہ انہوں نے یقیناً ٹارگٹ ہونے سے بچنے کا کوئی طریقہ سوچ لیا ہوگا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچانک اور غیر متوقع میزائل حملوں سے بچنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ایک طریقہ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا طریقہ ہے۔ بتاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''ہم ہلاک ہو جائیں۔ پھر نگرانی بھی ختم ہو جائے گی اور میزائل بھی نہیں برسیں گے''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ہر وقت کی منحوس باتیں اچھی نہیں ہوتیں''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''میں منحوس باتیں نہیں کر رہا اور نہ تم میری باتوں کو مذاق سمجھو''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیٹلائٹ نگرانی سے بچنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ ہم واقعی ہلاک ہو جائیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اس بار جولیا کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمران صاحب۔ آپ ابھی ساری تفصیل بتا دیں۔ آگے جا کر ایسا نہ ہو کہ وہاں مائیکروفون لگے ہوں اور وہ ہماری ساری باتیں سن لیں''...... صفدر نے کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ جب تک ہم ہلاک نہیں ہوں گے اس وقت تک ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ جب تک ہم یہاں ہیں نگرانی سے بھی بچے ہوئے ہیں اور میزائل حملوں سے بھی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مرنے کے بعد ہم آگے کیسے بڑھیں گے۔ کیا ہم مر کر دوبارہ زندہ ہوں گے''...... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ کی ذات قادر مطلق ہے۔ وہ چاہے تو دوبارہ تو کیا ہم بار بار زندہ ہو سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کہیں آپ ڈی وائل سے بچنے کا تو نہیں سوچ رہے''۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے

لگے۔

''ڈی وائل۔ کیا مطلب۔ یہ ڈی وائل کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب نے یہاں آنے سے پہلے مارکیٹ سے میرے ذریعے ڈی وائل منگوایا تھا۔ جو میں نے لا کر انہیں دے دیا تھا۔ میں نے کافی سوچا تھا کہ انہوں نے ڈی وائل کیوں منگوایا ہے لیکن اب آپ کی اور عمران صاحب کی باتیں سن کر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ عمران صاحب سیٹلائٹ فوکس سسٹم کی نگرانی سے بچنے کے لئے ڈی وائل کا استعمال کریں گے اور سیٹلائٹ کو ڈاج دینے کی کوشش کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ تو وہ سب ایک بار پھر عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''کیا کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اب یہ کوئی بات غلط کیسے کر سکتا ہے۔ اسے تو عادت ہو گئی ہے میرے دماغ میں جھانک کر ہر بات جاننے کی''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''اب بتاؤ اس ڈی وائل کے بارے میں۔ اس سے تم سیٹلائٹ فوکس کو کیسے ڈاج دے سکتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''یہ واقعی سیٹلائٹ فوکس سسٹم کو دھوکہ دینے والا آلہ ہے۔ یہ آلہ آگے بڑھتے ہوئے میں اپنے ہاتھ میں رکھوں گا۔ آلہ آن

ہوتے ہی اپنا کام شروع کر دے گا۔ میزائل اس وقت تک نہیں داغے جائیں گے جب تک وہ سیٹلائٹ سسٹم سے ہمیں چیک نہ کر لیں۔ جیسے ہی وہ ہمیں سیٹلائٹ سسٹم سے چیک کرنا شروع کریں گے اس آلے کی مدد سے مجھے پتہ چل جائے گا کہ وہ ہمیں مانیٹر کر رہے ہیں۔ اسی وقت میں آلے کو ڈبل آپریٹ کر دوں گا اور اسے زمین پر گرا دوں گا۔ اس کے بعد جیسے ہی میزائل ہماری طرف آئے ہم یہاں سے دوڑ پڑیں گے۔ ڈی وائل ہماری اس دوڑ کو آٹو ریکارڈ کر لے گا اور وہی مناظر انہیں سکرین پر دکھائے گا جو دو سے تین منٹ کے دورانئے کے ہوں گے۔ وہ سکرین پر ہمیں دوڑتے ہوئے دیکھیں گے۔ میزائل اسی آلے کی طرف آئیں گے۔ ہم دور جاتے ہی نیچے لیٹ جائیں گے اور خود کو جھاڑیوں میں چھپا لیں گے۔ میزائلوں کی بلاسٹنگ سے یہاں ہر طرف آگ لگ جائے گی اور دھواں پھیل جائے گا۔ ڈی وائل کا سسٹم اس منظر کو بار بار ریکارڈ کرتے ہوئے پلے کرتا رہے گا اور کاؤپ لیبارٹری کی سکرینوں پر سوائے دھویں اور آگ کے کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ ہم اس کا فائدہ اٹھا کر آگے بڑھ جائیں گے۔ یہاں برسنے والے میزائلوں سے لگنے والی آگ سے انہیں یقین ہو جائے گا کہ ہم ہٹ ہو چکے ہیں اس لئے وہ سیٹلائٹ سے ہماری نگرانی ختم کر دیں گے اور پھر ہم آزاد''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اگر انہوں نے پھر سے ہر طرف میزائل برسانے شروع کر

دیئے تو پھر"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر وہی ہو گا جسے جولیا منحوس باتیں کہتی ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"نہیں عمران۔ یہ سراسر رسک ہے۔ ان کا کوئی بھروسہ نہیں کہ ہمارے سیٹلائٹ پر نظر نہ آنے پر وہ یہاں ہر طرف میزائل داغنا شروع کر دیں اور پھر ہمارے پاس ان میزائلوں سے بچنے کی کوئی راہ نہ بچے"...... جولیا نے کہا۔

"تو تم کیا چاہتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی اور ترکیب سوچو"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انسانی نفسیات کے مطابق یہ رسک نہیں ہے اور ویسے اگر ہماری موت کا وقت آ گیا ہے تو پھر جو چاہے کر لو موت ٹل نہیں سکے گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہماری ہلاکت کی تصدیق ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں ہماری لاشیں چیک کرنے کے لئے آئیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کی امید نہیں ہے۔ لارڈ کی ہلاکت کی خبر اگر شارگ اور ہارگ کو مل گئی ہے تو انہوں نے یقینی طور پر کاؤپ لیبارٹری سیلڈ کر دی ہو گی اور ریڈ الرٹ کر دیا ہو گا۔ لیکن اگر وہ ہماری لاشیں چیک

کرنے آ جائیں تو یہ ہمارے لئے بہت اچھی بات ہو گی۔ ہم اس کا بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر انہوں نے لیبارٹری سیلڈ کر دی ہے اور ریڈ الرٹ کر دیا ہے تو پھر ہم لیبارٹری کے اندر کیسے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں سارے انتظامات مکمل کر کے آیا ہوں۔ ایک بار لیبارٹری تک پہنچ جائیں پھر سارے کام ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے کہنے پر وہ آگے بڑھنے لگے۔ سامنے موجود پہاڑی کی دراڑ سے گزر کر وہ دوسری طرف آئے جہاں کھلا میدان تھا اور اس سے آگے پہاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔

"اب سب تیار ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی آلے کا بٹن پریس ہوا اس میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آواز آنے لگی۔

"ہم سیٹلائٹ رینج میں پہنچ گئے ہیں۔ اب سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تیز تیز قدم اٹھانے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک عمران کے ہاتھ میں موجود آلے سے تیز سیٹی کی آواز نکلی۔ عمران نے چونک کر آلے کی طرف دیکھا اور پھر اس نے فوراً ایک بٹن پریس کر دیا۔

''بھاگو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ان سب نے دوڑ لگا دی۔ عمران نے آلے کے چند مزید بٹن پریس کئے اور پھر اس نے آلہ پوری قوت سے مخالف سمت میں پھینک دیا اور اپنے ساتھیوں کے پیچھے بھاگنے لگا۔ وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے سامنے موجود پہاڑیوں کی طرف جا رہے تھے۔

''تم سب رکے بغیر بھاگتے رہو۔ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے۔ جب تک تمہیں میزائل نظر نہ آئیں کوئی نہیں رکے گا''...... عمران نے ان کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا۔ آگے ڈھلوان تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس ڈھلوان کی طرف آئے اور پھر وہ تیزی سے نیچے اترنے لگے۔ ڈھلوان اترتے ہی وہ سامنے موجود ایک پہاڑی کی طرف بڑھے اور پھر پہاڑی کے قریب پہنچ کر وہ تیزی سے ایک کریک میں گھستے چلے گئے۔ اسی لمحے انہیں دور سے سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر پلک جھپکتے ہی سرخ رنگ کا ایک شعلہ عین اس ہموار جگہ پر جا کر گرا جہاں عمران نے آلہ پھینکا تھا۔ دوسرے لمحے خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف پتھروں اور چٹانوں کے ٹکڑے ہوا میں بلند ہوتے دکھائی دیئے۔ اس کے بعد ایک اور میزائل آیا اور وہ بھی ٹھیک اس جگہ گرا جہاں پہلا میزائل پھٹا تھا۔ ماحول میزائلوں کے زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور ہر طرف آگ اور دھویں کے بادل بلند ہونے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے قیامت برپا ہوگئی ہو۔

''ان میزائلوں سے اگر ڈی وائل تباہ ہوگیا تو کیا ہم ٹریس ہو جائیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ڈی وائل مخصوص میٹریل کا بنا ہوا ہے۔ وہ کسی میزائل دھماکے سے تباہ نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا وہ اس وقت تک کام کرے گا جب تک کہ سیٹلائٹ سے ہمیں مانیٹر کیا جا رہا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ جب تک ہماری مانیٹرنگ ختم نہیں ہوتی ڈی وائل اسی طرح کام کرے گا اور وہ آگ اور دھویں کی فوٹیج بنا بنا کر لیبارٹری کی سکرینوں پر شو کرتا رہے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

اسی لمحے تیسرا میزائل وہاں فائر ہوا اور پھر یکے بعد دیگرے دس میزائل اس جگہ آ گرے اور پورا علاقہ جیسے خوفناک زلزلے کی زد میں آ گیا۔ پتھر اور چٹانیں اُڑتی ہوئیں ان کی طرف بھی آ رہی تھیں لیکن وہ چونکہ کریک کے اندر تھے اس لئے وہ ان چٹانوں اور پتھروں کی زد میں آنے سے بچے ہوئے تھے لیکن خوفناک دھماکوں کی گڑگڑاہٹ کی وجہ سے کریک بری طرح سے لرز رہی تھی۔ وہ سب کریک کی دیواروں سے چپک گئے کیونکہ کریک کے اوپر والے حصے سے پتھر اور چٹانیں گرنے لگی تھیں۔

''بس اب میزائل برسنا بند ہو جائیں گے۔ ہر طرف آگ لگ چکی ہے اور دھواں پھیل چکا ہے۔ اب وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکیں گے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ

کافی دیر تک اس کریک میں دبکے رہے۔ پھر اچانک دور سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر یکلخت ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

''یہ سیٹی کی آواز کیسی تھی''...... جولیا نے پوچھا۔

''ڈی وائل آف ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ڈی وائل آف ہوا ہے۔ اوہ۔ تو کیا اب وہ ہمیں چیک کر سکتے ہیں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ ڈی وائل آف ہونے کا مطلب ہے کہ ان کی سیٹلائٹ چیکنگ بند ہوگئی ہے۔ اب وہ ہمیں مانیٹر نہیں کر سکتے۔ ہم اب آزادی سے یہاں گھوم پھر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اگر انہوں نے دوبارہ چیکنگ سسٹم آن کر دیا تو''...... صفدر نے کہا۔

''یہ رسک تو بہرحال ہے لیکن اب جو ہو گا دیکھا جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''تم واقعی ہر کام حیران کر دینے والا کرتے ہو''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہر کام تو خیر نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں اب تک تنویر کو ضرور حیران کر چکا ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل ہنس پڑے جبکہ تنویر اور جولیا حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے اور پھر تنویر کی سمجھ میں جیسے ہی بات آئی وہ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''جس دن ایسا ہوا اس دن میں تمہیں گولی مار دوں گا''۔ تنویر نے غرا کر کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے جولیا سے شادی کرنے کی بات کہی ہے۔

''دیکھ لو جولیا۔ اب اس نے منحوس باتیں شروع کر دی ہیں''۔ عمران نے کہا تو جولیا تنویر کو تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''خاموش رہو۔ فضول باتیں مت کرو''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

''عمران صاحب۔ اب ہمیں کس طرف جانا ہے''...... صفدر نے فوراً ہی موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور پھر حالات مزید بگڑ جانے تھے۔

''ہمارے ساتھ وکٹر موجود ہے۔ یہ ہماری رہنمائی کرے گا اور پھر میں نے وہ جگہ مارک کر لی ہے جہاں سے میزائل فائر کئے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال میں لیبارٹری والے مطمئن ہو گئے ہوں گے کہ ہم ہٹ ہو چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم مطمئن ہو جائیں اور وہ دوبارہ سیٹلائٹ سے ہماری چیکنگ کریں اور ہم غفلت میں مار کھا جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ یہاں لگی ہوئی آگ اور دھواں جلد ختم ہونے والا نہیں ہے۔ وہ دوبارہ چیکنگ بھی کریں گے تو ڈی وائل دوبارہ آن ہو جائے گا اور انہیں سوائے دھوئیں اور آگ کے کچھ

دکھائی نہ دے گا“...... عمران نے کہا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتے رہے۔ جھاڑیوں، ٹوٹی پھوٹی چٹانوں اور گڑھوں سے بچتے اور مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے وہ پہاڑیوں سے نکل کر ایک کھلے میدانی علاقے میں آ گئے۔ میدان میں تقریباً بیس پچیس منٹ تک آگے بڑھتے رہنے کے بعد وہ ایک مسطح جگہ پر رک گئے۔

”کیپٹن شکیل۔ تمہارے تھیلے میں پی پلس مشینی آلہ موجود ہے۔ وہ مجھے دو“...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور پشت سے تھیلا اتار کر اس میں سے ایک باکس نما آلہ نکال کر عمران کو دے دیا۔ باکس کی ایک سائیڈ پر بٹن تھے اور اوپر والے حصے میں چند سوراخ دکھائی دے رہے تھے جبکہ دائیں سائیڈ پر ایک چھوٹی سی سکرین لگی ہوئی تھی۔ سائیڈ میں ایریل راڈ تھا جو مڑا ہوا تھا۔ عمران نے ایریل راڈ سیدھا کیا اور اسے اوپر کھینچنے لگا۔ پھر اس نے باکس کے چند بٹن پریس کئے تو مشین سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ سکرین آن ہوئی اور اس میں تیزی سے بڑھتے ہوئے ہندسے نظر آنے لگے اور چند لمحوں بعد ہندسے رک گئے اور اس سکرین پر سبز رنگ کا ایک نقطہ جلنے بجھنے لگا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے باکس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے نقطہ تیزی سے سکرین پر تیرنے لگا۔

”زمین کے اس حصے میں ایک خلاء ہے جو سرنگ کی طرح دور تک جاتا ہے۔ یہ خلاء لیبارٹری کے لئے خصوصی طور پر بنایا گیا ہے

تاکہ یہاں سے کیمیائی اثرات کو خارج کیا جا سکے“...... عمران نے کہا۔

”کتنی گہرائی میں ہے خلاء“...... صفدر نے پوچھا۔

”تقریباً پچاس فٹ نیچے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا ہم اس خلاء میں جائیں گے“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہاں۔ اس خلاء سے ہوتے ہوئے ہم لیبارٹری میں پہنچیں گے“...... عمران نے کہا۔

”خلاء سے لیبارٹری میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم وکٹر کے ساتھ مصنوعی جنگل میں جاتے ہیں اور پھر وہاں سے لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے“...... تنویر نے کہا۔

”وہاں سے ہم صرف کوشش ہی کر سکتے ہیں۔ جنگل مصنوعی ہیں نجانے کس قسم کے سائنسی آلات لگے ہوئے ہوں۔ ان آلات کی وجہ سے ہم پر کسی بھی جگہ سے اور کہیں سے بھی اٹیک کیا جا سکتا ہے۔ اس جنگل میں جانے کا مطلب خودکشی کے مترادف ہے“۔ عمران نے کہا۔

”تم کہہ رہے ہو کہ یہ خلاء کیمیائی اثرات خارج کرنے کے لئے بنایا گیا ہے تو کیا وہاں جانا ہمارے لئے ٹھیک ہو گا۔ اگر خلاء میں کیمیائی ٹیسٹ کئے گئے ہوں تو کیا وہ ہم پر اثر انداز نہیں ہوں گے“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ یہ شاید نیا خلاء ہے اور ابھی یہاں کوئی ٹیسٹنگ نہیں کی

گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس خلاء میں ٹیسٹنگ نہیں ہوئی ہے''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''جس طرح اچھی اور بری بات سن کر تمہارا منہ بن جاتا ہے اگر اس جگہ ٹیسٹنگ ہوئی ہوتی تو زمین پر نہ صرف کریکس ہوتے بلکہ زمین کی رنگت بھی سفید ہوتی۔ یہاں کی مٹی، چٹانیں اور پتھر نارمل ہیں۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ نیچے خلاء میں معمولی سی بھی ٹیسٹنگ نہیں کی گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تب ٹھیک ہے لیکن یہاں تو ٹھوس زمین ہے۔ نیچے جانے کے لئے ہمیں کیا یہاں کھدائی کرنی ہوگی''...... جولیا نے پوچھا۔

''ٹائیگر تمہارے تھیلے میں وائٹ پلس بم موجود ہیں۔ وہ مجھے دو اور باقی سب دو سو گز پیچھے ہٹ جائیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے تھیلا پشت سے اتارا اور پھر اسے کھول کر اس نے ایک پیکٹ نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے پیکٹ کھولا اور اس میں موجود وائٹ رنگ کی ایک لمبا سا راڈ نکال لیا جو آگے سے نوکیلا تھا۔ راڈ کے سرے پر سرخ رنگ کا ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی تیزی سے دوڑتے ہوئے دو سو گز دور چلے گئے تھے اور زمین پر لیٹ کر چپک گئے تھے۔ عمران کو وائٹ پلس راڈ بم دے کر ٹائیگر بھی عمران کے اشارے پر تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ عمران نے راڈ بم بٹن پریس کیا۔ دوسرے لمحے راڈ بم سے تیز

سیٹی کی آواز نکلی تو عمران نے راڈ کی نوک پوری قوت سے زمین میں موجود ایک کریک میں دھنسا دی اور پھر وہ بھی پلٹا اور تیزی سے بھاگتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا اور زمین پر اوندھے منہ لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور پھر گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی زمین میں ایک بڑا سا ہول سا بن گیا۔ چند ہی لمحوں میں گڑگڑاہٹ کی آواز ختم ہوگئی تو عمران فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ سب اس ہول تک آئے اور نیچے جھانک کر دیکھنے لگے۔ نیچے ایک کھلی سرنگ دکھائی دے رہی تھی۔

''ہول زیادہ بڑا نہیں ہے۔ سائیڈ کی دیواروں پر پتھر ابھرے ہوئے ہیں۔ انہیں پکڑ کر ہم ایک ایک کر کے نیچے جا سکتے ہیں۔ پہلے میں نیچے جاؤں گا۔ اگر نیچے کوئی خطرہ ہوا تو میں تمہیں کاشن دے دوں گا ورنہ تم ایک ایک کر کے نیچے آ جانا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران ہول کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اس نے پیر نیچے لٹکائے اور پھر سائیڈوں میں ابھرے ہوئے پتھروں پر پیر رکھتا ہوا نیچے اترنے لگا۔ ہول اگرچہ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن ایک آدمی اس میں آسانی سے اتر سکتا تھا اس لئے عمران آرام سے نیچے جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سرنگ میں تھا۔ نیچے جاتے ہی اس نے دائیں بائیں دیکھا لیکن دور دور تک سرنگ خالی تھی۔ وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''میدان صاف ہے۔ آ جاؤ سب نیچے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو اس کے ساتھی باری باری ہول سے ہوتے ہوئے نیچے آنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب عمران کے ساتھ سرنگ کے اندر موجود تھے۔ سرنگ ایک طرف ڈھلانی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اس ڈھلوانی راستے پر دوڑنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب ایک مسطح جگہ پہنچ گئے۔ یہاں سرنگ ختم ہو گئی تھی اور اب ان کے سامنے ایک ٹھوس دیوار تھی۔ عمران نے دیوار میں ابھرے ہوئے ایک پتھر کو پریس کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک سائیڈ پر ہٹتی چلی گئی۔ اب دوسری طرف ایک اور سرنگ تھی۔ جسے لیبارٹری ٹیسٹنگ کے طور پر بنایا گیا تھا۔

وہاں سے ایسی بے شمار سرنگیں نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران لیبارٹری ٹیسٹنگ کی دیواروں کو چیک کرنے لگا پھر وہ ایک چھوٹی سرنگ میں داخل ہوا اور جب اس نے سرنگ کی دیوار کا ایک ابھرا ہوا پتھر اندر کی طرف پریس کیا تو اس کے سامنے ایک اور راستہ کھل گیا۔ اب دوسری طرف جاتی ہوئی ایک راہداری صاف دکھائی دے رہی تھی اور پھر وہ سب اس راہداری میں داخل ہو گئے۔ عمران کی تیز نظریں مسلسل راہداری کی سائیڈوں اور اس کی چھت کا جائزہ لے رہی تھیں۔ دیواریں اور چھت دونوں ہی سپاٹ تھیں۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ عمران نے دروازہ

دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے سر اندر کر کے دوسری طرف جھانکا اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ڈائننگ ٹیبل، کرسیاں اور ٹرالیاں موجود تھیں۔ البتہ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی اندر داخل ہوئے اچانک عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی تو اس نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا۔ یہ بو سائیڈ پر موجود ایک بند دروازے کی طرف سے آ رہی تھی۔ عمران سانس روکے اس دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک چھت سے ہلکا سا دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو اپنے عقب میں دھماکے سنائی دیئے۔ وہ تیزی سے پلٹا اور پھر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے ساتھی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ اس کمرے میں نیلے رنگ کا دھواں سا چکراتا پھر رہا تھا۔

عمران سمجھ گیا کہ چونکہ اس نے سانس روک رکھا تھا اس لئے یہ دھواں اس پر اثر انداز نہیں ہوا جبکہ اس کے ساتھی بروقت سانس نہیں روک سکے تھے اس لئے وہ بے ہوش ہو کر گر گئے تھے۔ ان کے گرنے کی آوازوں سے ہی دھماکے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ اندر سے انہیں چیک کر لیا گیا ہے اور لازماً اب انہیں کسی سکرین پر دیکھا جائے گا اس لئے وہ بھی دروازے کی سائیڈ پر ہو کر اس طرح فرش پر لیٹ گیا جیسے اس پر بھی دھوئیں کا اثر ہو گیا ہو

تاکہ اسے مانیٹر کرنے والے یہی سمجھیں کہ وہ بھی دھویں کے اثر سے بے ہوش ہو چکا ہے۔

مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ کمرے میں بدستور دھواں رقص کر رہا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ اگر اس نے سانس لیا تو دھواں فوراً اس کے پھیپھڑوں میں چلا جائے گا اور پھر وہ بھی بے ہوش ہو جائے گا اس لئے وہ ہر ممکن طریقے سے سانس روکے رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن کب تک۔ سانس رکنے کی وجہ سے اسے اپنا سینہ پھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا تو اس نے مجبوراً ہلکا سا سانس لیا۔ اس کی ناک سے وہی ناگوار بو ٹکرائی جو پہلے اسے محسوس ہوئی تھی۔ لیکن بو اب کافی کم تھی۔ اب بھی یہ بو اسی دروازے سے آ رہی تھی۔

عمران نے یہ محسوس کرتے ہوئے ذرا لمبا سانس لیا اور پھر جب کچھ نہ ہوا تو اس نے بھرپور انداز میں سانس لیا اور پھر سانس روک لیا۔ بے ہوشی کی گیس کے اثرات چونکہ انتہائی حد تک کم ہو چکے تھے اس لئے اس گیس کا اب عمران پر کچھ اثر نہیں ہوا تھا اس لئے وہ بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ عمران کی نظریں مسلسل سامنے موجود دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے دروازہ کھلنے کا انتظار تھا لیکن دروازہ بند تھا۔ کچھ دیر بعد اچانک اسے دروازے کے باہر سے انسانی قدموں کی چاپ سنائی دی تو عمران کا ایک ہاتھ غیر محسوس انداز میں اپنی جیب میں رینگ گیا جس میں مشین پسٹل تھا۔

قدموں کی آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں اور پھر جیسے کئی آدمی دروازے کے پاس آ کر رک گئے۔ عمران نے جیب میں موجود مشین پسٹل پر گرفت مضبوط کی اور وہ دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔

سیل فون کی گھنٹی بجی تو شارگ چونک کر رک گیا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا ایک راہداری سے گزر رہا تھا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر ہارگ کے نام کا ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''شارگ بول رہا ہوں''...... شارگ نے کہا۔

''ہارگ بول رہا ہوں۔ تم کہاں ہو''...... دوسری طرف سے ہارگ کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''میں لیبارٹری میں ہوں اور وہاں سے نکل ہی رہا تھا۔ کیوں۔ اور تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔ کیا ہوا ہے''...... شارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''غضب ہو گیا ہے شارگ۔ کسی نے لارڈ کو ہلاک کر دیا ہے''۔ ہارگ نے کہا تو شارگ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا رنگ جو پہلے ہی سیاہ تھا یکلخت اور زیادہ سیاہ پڑ گیا۔

''اوہ اوہ۔ کیسے ہوا یہ سب۔ کس نے ہلاک کیا ہے لارڈ کو اور تم کہاں ہو''...... شارگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں اس وقت بگ ہاؤس میں ہوں۔ یہاں تمام مسلح افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ڈارک روم میں لارڈ کی لاش بھی موجود ہے جو راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی ہے۔ لارڈ پر شدید تشدد کیا گیا ہے''...... ہارگ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کس نے کیا ہے ایسا''...... شارگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''جب میں یہاں پہنچا تو میں نے یہاں سے ٹائم ایجنسی کی گاڑیاں نکل کر جاتے دیکھی تھیں۔ ایک گاڑی میں ایجنسی کا چیف مارٹ ہیٹن بھی تھا''...... ہارگ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیا تم نے خود مارٹ ہیٹن کو دیکھا ہے''...... شارگ نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں اسے پہچانتا ہوں''...... ہارگ نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مارٹ ہیٹن کو پتہ چل گیا تھا کہ لارڈ پرائیڈ کے روپ میں بگ ہاؤس میں موجود ہے۔ اس نے ہماری غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا اور بگ ہاؤس پر حملہ کر کے تمام مسلح افراد کو ہلاک کیا اور پھر لارڈ کو قابو کر کے اسے ڈارک روم میں قید کر کے اس پر تشدد کیا اور لارڈ کی زبان کھلوا لی''...... شارگ نے کہا۔

''ہاں۔ ان حالات میں تو یہی سب معلوم ہو رہا ہے''۔ ہارگ

نے کہا۔

''مجھے بھی کچھ ایسی اطلاعات ملی ہیں جو اچھی نہیں ہیں''۔ شارگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... ہارگ نے چونک کر کہا۔

''لیڈی کارشیا، جیکب اور جیکسن بھی ہلاک ہو چکے ہیں''۔ شارگ نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کیسے ہوا یہ سب۔ کس نے کیا ہے انہیں ہلاک''۔ ہارگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ لیکن بہرحال اب ہم دونوں کے سوا کوئی زندہ نہیں ہے کیونکہ لارڈ نے ایس فور اور ایس سیون کو خود ہلاک کر دیا تھا''...... شارگ نے جواب دیا۔

''اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا لارڈ کے ساتھ اس کا سینڈیکیٹ بھی ختم ہو گیا ہے''...... ہارگ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وقتی طور پر تو یہی ہوا ہے''...... شارگ نے کہا۔

''وقتی طور پر۔ میں سمجھا نہیں''...... ہارگ نے چونک کر کہا۔

''ہمیں کچھ عرصہ کے لئے خاموش ہونا پڑے گا۔ اس کے بعد اس سینڈیکیٹ کی ساری ذمہ داری ہم دونوں سنبھال لیں گے۔ ویسے بھی لارڈ کی موجودگی میں بھی ہم دونوں ہی اس سینڈیکیٹ کو کنٹرول کرتے تھے۔ اس کے بعد بھی ہم اسے آسانی سے کنٹرول کر سکتے ہیں''...... شارگ نے کہا۔

''ہاں۔ لارڈ کا تو صرف حکم ہی چلتا تھا اور کسی کو اس بات کا پتہ بھی نہیں ہے کہ سوزے پیلس سے نکلنے کے بعد لارڈ کہاں ہے اور کس روپ میں ہے''...... ہارگ نے کہا۔

''ہمیں اس بات کو بھی چھپانا پڑے گا کہ لارڈ ہلاک ہو چکا ہے۔ بگ ہاؤس میں پرائیڈ کی ہلاکت ہوئی ہے لارڈ کی نہیں۔ سمجھے تم''...... شارگ نے کہا۔

''سمجھ گیا۔ تم بے فکر رہو''...... ہارگ نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب تم فوری طور پر بگ ہاؤس سے نکل آؤ۔ میں کاوپ میں موجود ہوں۔ ہمیں کچھ عرصہ یہیں گزارنا ہے۔ جب حالات نارمل ہوں گے تو پھر ہم باقاعدہ لارڈ سینڈیکیٹ کا سارا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے اور پھر یہ سب کچھ ہمارا ہو جائے گا''...... شارگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تھوڑی دیر تک پہنچ جاؤں گا''...... ہارگ نے جواب دیا۔

''جلدی آنا اور محتاط رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ لارڈ اور باقی سب کے بعد مارٹ ہیٹن ہم دونوں کی تلاش میں ہو''...... شارگ نے کہا۔

''تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں شارگ اور ہارگ کو بھی ہلاک کر دیتا ہوں''...... ہارگ نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ شارگ اور ہارگ کو ہلاک کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے''...... شارگ نے چونک کر کہا۔

''یہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو۔ میں واپس آ کر تمہیں ساری بات بتا دوں گا''...... ہارگ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ بہرحال جو بھی کرنا چاہتے ہو نہایت احتیاط سے کرنا اور ایسا کوئی نشان نہ چھوڑنا کہ مارٹ ہیٹن یا کوئی اور ہم تک پہنچ سکے''...... شارگ نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ میں اپنا کام بخوبی کر لوں گا''...... ہارگ نے کہا۔

''او کے۔ کب تک آؤ گے تم یہاں''...... شارگ نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا مجھے''...... ہارگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تب تک میں کاؤپ اور اردگرد کے علاقے کی سیکورٹی کا جائزہ لے لیتا ہوں تاکہ اس طرف جو بھی آئے وہ آگے نہ بڑھ سکے''...... شارگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... ہارگ نے کہا اور شارگ نے گڈ بائی کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ چند لمحے وہیں رکا ہونٹ کاٹتے ہوئے کچھ سوچتا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو رہا تھا جہاں بے شمار عجیب و غریب اور انتہائی پیچیدہ مشینیں دیوار کے ساتھ نصب تھیں۔ مشینیں آن تھیں اور ان میں چند مشینیں ایسی تھیں جن پر بڑی بڑی سکرینیں نصب تھیں۔ سکرینیں آن تھیں اور ان پر

پہاڑی علاقوں کے مختلف مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں ایک ایسی سکرین بھی تھی جس پر ایک جنگل کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ مشینوں کے پاس بیٹھے ہوئے افراد انہیں آپریٹ کر رہے تھے۔ شارگ کو آتے دیکھ کر وہ سب اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''اچھا ہوا باس آپ خود آ گئے۔ میں آپ کو کال کر کے بلانے ہی والا تھا''...... ایک بڑی مشین کے پاس بیٹھے ہوئے نوجوان نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا''...... شارگ نے پوچھا۔

''آپ آئیں میرے ساتھ میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں''۔ نوجوان نے کہا تو شارگ اس کے ساتھ آگے بڑھا۔ نوجوان مشین کے پاس آ کر اسے تیزی سے آپریٹ کرنے لگا۔ مشین پر بڑی سی سکرین لگی ہوئی تھی جس پر پہاڑی مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ نوجوان مشین آپریٹ کرتا رہا پھر اچانک سکرین پر جھماکا ہوا اور منظر یکلخت بدل گیا۔ منظر دیکھ کر شارگ بری طرح سے چونک پڑا۔ سکرین پر پہاڑیوں سے دور ایک کھلا علاقہ دکھائی دے رہا تھا جہاں ایک سڑک پر بے شمار چھوٹی بڑی گاڑیاں اور جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگی چلی آ رہی تھیں۔ ان گاڑیوں میں بیٹھے ہوئے افراد مسلح تھے اور ان سب نے سرخ رنگ کے لباس پہن رکھے تھے۔ ان سب گاڑیوں کے اوپر ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا

آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر پر سرخ رنگ کا ایک مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ نشان تو ٹائم ایجنسی کا ہے۔ کیا یہ قافلہ ٹائم ایجنسی کا ہے"...... شارگ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے کہا۔

"یہ قافلہ تو لائسو پہاڑیوں کی طرف آ رہا ہے"...... شارگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یہی تو میں آپ کو دکھانا چاہتا تھا۔ یہ سب کاؤپ کی طرف آ رہے ہیں"...... نوجوان نے کہا تو شارگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کاؤپ کی طرف۔ تمہارا مطلب ہے یہاں پر ریڈ کرنے آ رہے ہیں"...... شارگ نے بری طرح چونک کر کہا۔

"یس باس۔ یہ خاموشی سے آ رہے تھے۔ ابھی چند لمحے قبل مجھے ایٹ الیون کی رپورٹ ملی تھی۔ ایٹ الیون لارڈ کا ایک آدمی ہے جو ٹائم ایجنسی میں ہی موجود ہے۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ مارٹ ہیٹن کو کاؤپ لیبارٹری کا علم ہو گیا ہے اور وہ فورس لے کر فوری طور پر لیبارٹری پر ریڈ کرنے آ رہا ہے۔ وہ ان کے ساتھ ہے اس نے جب مجھے اپنی لوکیشن بتائی تو میں نے انہیں ٹریس کیا اور اب یہ لائسو پہاڑیوں کے قریب پہنچ چکے ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ بیڈ نیوز۔ ریئلی بیڈ نیوز۔ یہ مارٹ ہیٹن تو ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑ گیا ہے۔ اسے کاؤپ لیبارٹری کا کیسے پتہ چل گیا"...... شارگ نے ہاتھ ملتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم باس"...... نوجوان نے کہا۔

"اب کیا کریں۔ یہ تو پورا لاؤ لشکر یہاں لا رہا ہے"۔ شارگ نے انتہائی پریشان اور بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ان کے پاس خطرناک اور طاقتور اسلحہ ہے باس۔ یہ ان پہاڑیوں کے پرخچے اڑا سکتے ہیں۔ اگر ہم نے لیبارٹری اور اسلحہ ساز فیکٹری سیلڈ بھی کر دی تو ان کے پاس جو اسلحہ ہے اس سے ہم کسی بھی صورت میں اپنا بچاؤ نہیں کر سکتے۔ وہ ہر صورت ہم پر حاوی ہو جائیں گے"...... نوجوان نے کہا۔

"پائیڈ۔ کیا ہم انہیں کسی طرح آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتے"...... شارگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"روک سکتے ہیں باس"...... نوجوان نے کہا جس کا نام پائیڈ تھا۔

"کیسے۔ جلدی بتاؤ"...... شارگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ابھی یہ کاؤپ سے کافی دور ہیں۔ اگر ہم ان پر میزائلنگ کر دیں تو ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچے گا۔ سب کے سب راستے میں ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک گھنٹہ قبل لائسو پہاڑیوں

کے عقب سے بھی میں نے چند افراد کو اس طرف آتے سیٹلائٹ سے مارک کیا تھا۔ ان افراد کو دیکھتے ہی میں نے ان پر میزائل برسا دیئے تھے۔ جس سے اس علاقے کے پرخچے اُڑ گئے تھے اور وہ سب ہلاک ہو گئے تھے''...... پائیڈ نے کہا۔

''اوہ۔ کون تھے وہ''...... شارگ نے چونک کر کہا۔

''میں نہیں جانتا باس لیکن ان کے پاس خطرناک اسلحہ تھا اور وہ عقب سے کاؤپ لیبارٹری کی طرف ہی بڑھ رہے تھے اس لئے میں نے انہیں آگے بڑھنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا۔ اسی طرح ہم ٹائم ایجنسی کو بھی میزائل برسا کر ہلاک کر سکتے ہیں''...... پائیڈ نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اگر ہم نے ان کے خلاف جارحانہ کارروائی کی تو پھر کرانس کی ساری فورسز اور ایجنسیاں ہمارے پیچھے لگ جائیں گی اور وہ کاؤپ پر بمبار طیاروں سے حملہ کر کے سب کچھ ختم کر دیں گی''...... شارگ نے کہا۔

''اگر ہم نے انہیں ہلاک نہ کیا تو یہ ہمیں ہلاک کر دیں گے باس''...... پائیڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یہ کتنی دیر میں یہاں پہنچیں گے''...... شارگ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''زیادہ سے زیادہ بیس منٹ میں''...... پائیڈ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ بیس منٹ تو بہت کم ہیں''...... شارگ نے کہا۔

''آپ شاید یہاں سے منتقل ہونے کا سوچ رہے ہیں''...... پائیڈ نے کہا۔

''ہاں۔ میں جلد سے جلد یہاں سے اپنے تمام آدمیوں اور ضروری سامان کے ساتھ نکلنا چاہتا ہوں تاکہ ان کے ہاتھ کچھ نہ لگ سکے''...... شارگ نے کہا۔

''نو باس۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے پاس ون وے ہے اس کے علاوہ یہاں ایسا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے جہاں سے ہم نکل سکیں۔ مین راستے سے نکلنے تک وہ ہم تک پہنچ جائیں گے اور پھر ہمارا ان سے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''...... پائیڈ نے کہا۔

''کیا واقعی ہمارے پاس ان سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے''۔ شارگ نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک راستہ ہے باس''...... پائیڈ نے کہا تو شارگ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کون سا راستہ ہے۔ جلدی بتاؤ''...... شارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یہی کہ ہم ان پر میزائلنگ کر دیں اور ان سب کو ہلاک کر دیں۔ جب تک دوسری ایجنسیاں یا فورسز یہاں آئیں گی ہم یہاں سے سامان سمیت کہیں اور آسانی سے منتقل ہو جائیں گے۔ اس کے سوا ہمارے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے''...... پائیڈ نے کہا تو شارگ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"یہ میں بھی جانتا ہوں کہ ٹائم ایجنسی پر حملہ کر کے انہیں وقتی طور پر دور رکھا جا سکتا ہے لیکن اگر ہم نے ان کے خلاف کارروائی کی اور انہیں ختم کر کے کہیں چلے بھی گئے تو کرانس کی باقی ایجنسیاں ہمیں قبروں سے بھی کھود نکالیں گی"...... شارگ نے غرا کر کہا۔

"تو پھر کیا کریں۔ کیا ہم خود کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں"...... پائیڈ نے مایوسی سے کہا۔

"اس کے سوا ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ ٹائم ایجنسی انتہائی طاقتور اور خطرناک ہے۔ ہم کسی بھی طرح ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ یہ اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک ہم سب ان کے قابو میں نہ آ جائیں یا یہ ہمیں ہلاک نہ کر دیں"...... شارگ نے کہا۔

"تو پھر کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم خود کو ان کے سامنے سرنڈر کر دیں"...... پائیڈ نے چونک کر کہا۔

"زندگی بچانے کا یہی ایک راستہ ہے"...... شارگ نے کہا۔

"لیکن باس۔ آپ لارڈ سے بات کیوں نہیں کرتے۔ ہو سکتا ہے کہ اس مسئلے کا ان کے پاس کوئی حل ہو......" پائیڈ نے کچھ کہنا چاہا۔

"سنو پائیڈ۔ تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ٹائم ایجنسی نے لارڈ سینڈیکیٹ کے تمام سیکشن ختم کر دیئے

ہیں۔ لیڈی کارشیا، جیکب اور جیکسن ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ صرف میں اور ہارگ زندہ ہیں اور تمہارے لئے سب سے بری خبر یہ ہے کہ لارڈ بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اسے بھی ٹائم ایجنسی نے ہی ہلاک کیا ہے"...... شارگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور لارڈ کی ہلاکت کا سن کر پائیڈ سمیت وہاں موجود تمام افراد کے چہرے زرد پڑ گئے۔

"لارڈ ہلاک ہو چکا ہے"...... پائیڈ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہارگ بگ ہاؤس میں ہے تھا اور اب لارڈ کی وہاں تشدد زدہ لاش پڑی ہے۔ جب ہارگ وہاں پہنچا تو اس نے وہاں سے لارڈ ایجنسی کے چیف مارٹ ہیٹن کو نکلتے دیکھا تھا۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ وہ لارڈ تک پہنچ گیا تھا اور اس نے لارڈ پر تشدد کر کے اس سے ہر بات معلوم کر لی ہے اور پھر اسے ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی فورس لے کر یہاں آ رہا ہے تاکہ لارڈ سینڈیکیٹ کے آخری ہیڈ کوارٹر کو بھی تہس نہس کر سکے"...... شارگ نے کہا۔

"تب تو ہمارے لئے کچھ بھی باقی نہیں بچا ہے۔ ہمیں واقعی ٹائم ایجنسی کے سامنے سرنڈر کرنا پڑے گا ورنہ وہ ہم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گی"...... پائیڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اپنی جانیں بچاؤ اور خود کو مارٹ ہیٹن کے سامنے سرنڈر

کر دو''......شارگ نے سخت لہجے میں کہا۔

''اور آپ۔ کیا آپ بھی سرنڈر کریں گے''...... پائیڈ نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں ڈاکٹر کیانگ سے ٹاپ شوٹ کا فارمولا لے کر یہاں سے نکل جاتا ہوں۔ میں اور ہارگ کوشش کریں گے کہ کسی طرح فارمولے سمیت کرانس سے نکل جائیں۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد میں اور ہارگ، لارڈ سینڈیکیٹ کو پھر سے منظم کریں گے اور اگر تم سب ٹائم ایجنسی کی قید میں ہوئے تو ہم تم سب کو بھی وہاں سے نکال لیں گے لیکن اس کے لئے تمہیں صبر کرنا پڑے گا اور وقت کا انتظار کرنا پڑے گا''......شارگ نے کہا۔

''اگر آپ یہاں سے نکل سکتے ہیں تو پھر ہم بھی تو آپ کے ساتھ نکل سکتے ہیں جناب''...... ایک اور مشین آپریٹر نے آگے بڑھ کر کہا۔

''ہاں۔ میرے ساتھ جو جانا چاہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن باہر جاتے ہی تم سب کو اپنی اپنی راہ لینا ہوگی۔ کوئی کسی سے رابطہ نہیں رکھے گا۔ سب اپنی حفاظت کے خود ذمہ دار ہوں گے''......شارگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ ہم کر لیں گے''...... پائیڈ نے فوراً کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر نکلو یہاں سے۔ جلدی''......شارگ نے کہا تو مشین روم میں یکلخت جیسے کھلبلی سی مچ گئی اور وہ سب تیزی سے

مشین روم سے باہر کی طرف بھاگنے لگے۔

''تم مشین آپریٹ کرو اور میزائل سسٹم آن کر کے ٹائم ایجنسی کے قافلے کے ارد گرد میزائل برسانا شروع کر دو۔ میزائلوں سے انہیں نشانہ نہ بنانا۔ ان کے ارد گرد دھماکے ہوں گے تو یہ آگے بڑھنے سے رک جائیں گے۔ یہ جتنی دیر رکے رہیں گے ہمیں یہاں سے نکلنے کا زیادہ سے زیادہ وقت مل جائے گا''......شارگ نے اسی طرح تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ یس۔ یہ مناسب رہے گا۔ میں یہاں پروٹیکشن شیلڈ ریز آن کر دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے دور سے جوابی میزائل فائر کئے تو ان سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا''...... پائیڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ان کا ایک بھی آدمی ہلاک ہوا تو سمجھ لینا کہ وہ تم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے اس لئے احتیاط سے میزائل برسانا''......شارگ نے کہا تو پائیڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک وہاں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ سیٹی کی آواز سن کر پائیڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا ہوا پائیڈ۔ یہ سیٹی کی آواز کیسی ہے''...... شارگ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں دیکھتا ہوں''...... پائیڈ نے کہا اور تیزی سے مشین کی طرف بڑھا اور اسے آپریٹ کرنے لگا۔ دوسرے لمحے مشین کی

سکرین تاریک ہوگئی اور اس پر آڑھی ترچھی لکیریں سی حرکت کرنے لگیں۔ پائیڈ کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔

''باس۔ یہاں کوئی گڑبڑ ہے۔ ٹیسٹنگ روم کے ساتھ موجود سپیشل روم میں گیس کا آٹوفائر ہوا ہے''...... پائیڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو شارگ چونک پڑا اور تیزی سے اس کے نزدیک آ گیا۔

''یہ کیسے ممکن ہے''...... شارگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ یہ سپاٹ تو ہر طرف سے بند ہے۔ یقیناً کوئی تکنیکی گڑبڑ ہوئی ہے''...... پائیڈ نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے یہ تکنیکی غلطی نہیں لگ رہی۔ تم چیک کرو۔ لیبارٹری اور اسلحہ ساز فیکٹری کے ایک ایک حصے کی تفصیلی چیکنگ کرو جلدی''......شارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... پائیڈ نے کہا اور اس کے ہاتھ ایک بار پھر مشین پر تیزی سے چلنا شروع ہو گئے لیکن سکرین پر کوئی تصویر نہ ابھری۔

''نو باس۔ یہاں سے تو کسی گڑبڑ کا پتہ نہیں چل رہا''...... پائیڈ نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''گڑبڑ کا کاشن ملا کہاں سے ہے''...... شارگ ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

''سپیشل ٹیسٹنگ ٹنلز سے''...... پائیڈ نے جواب دیا۔

''مجھے وہ جگہ خود جا کر چیک کرنی پڑے گی۔ تم اپنا کام کرو۔ میں دیکھتا ہوں وہاں جا کر''...... شارگ نے کہا ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس لمحے ایک بار پھر سیٹی بج اٹھی تو شارگ وہیں رک گیا۔ سکرین روشن ہوئی اور پھر سکرین پر ایک منظر دکھائی دیا جہاں سے چند مزید مسلح افراد اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان میں سے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم والے آدمی کو دیکھ کہ نہ صرف شارگ بلکہ پائیڈ بھی چونک پڑا۔

''اوہ یہ تو ٹائم ایجنسی کا چیف مارٹ ہیٹن ہے''......شارگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ یہاں کیسے آ گئے''...... پائیڈ نے کہا۔

''اندھے ہو نانسنس۔ دکھائی نہیں دے رہا۔ یہ مین راستہ اڑا کر اندر آئے ہیں''......شارگ نے غرا کر کہا۔

''اب انہیں کیسے روکیں گے''...... پائید نے کہا۔

''میں مسلح ساتھیوں کو لے کر ٹنل کی طرف جاتا ہوں۔ تم اپنے چند ساتھیوں کو لو اور جا کر مارٹ ہیٹن کو ہلاک کر دو۔ اس کے سوا اب ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم انہیں یہیں ختم کر دیں''...... شارگ نے کہا تو پائیڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوگیا۔ شارگ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ بھی تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنے

چھ مسلح ساتھیوں کے ساتھ ٹیسٹنگ ٹنلز کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ وہ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے ایک بڑی راہداری میں آئے اور سامنے موجود ایک دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”تم رکو۔ میں چیک کرتا ہوں“...... شارگ نے دروازے کے قریب پہنچ کر ان سب کو روکتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی وہیں رک گئے۔

”اگر اندر کوئی ہوا تو وہ بے ہوش پڑا ہوگا“...... شارگ نے کہا اور پھر اس نے دروازے کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دروازہ سرر کی آواز کے ساتھ سائیڈ دیوار میں گھستا چلا گیا۔ شارگ نے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

”اوہ اوہ۔ یہاں تو چھ مرد اور ایک عورت ہے۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ یہاں کہاں سے آ گئے“...... شارگ نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور دروازے کی دوسری طرف پڑے ہوئے افراد کو دیکھنے لگے جو ٹیڑھے میڑھے انداز میں اور ساکت پڑے ہوئے تھے۔

”انہیں ہلاک کر دو۔ فوراً“...... شارگ نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... ایک مشین گن بردار نے کہا اور پھر اس نے

مشین گن کا رخ کمرے میں پڑے ہوئے افراد کی طرف کیا ہی تھا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ اور اس کے پانچوں ساتھی بے اختیار چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ شارگ انہیں اس طرح گرتے اور خون میں لت پت ہوتے دیکھ کر حیرت سے اچھل کر رہ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ کسی نے اچانک اچھل کر کسی پرندے کی طرح اڑتے ہوئے دروازے سے نکل کر اس پر حملہ کیا تھا اور اس کا سر پوری قوت سے شارگ کے سینے سے ٹکرایا تھا۔ شارگ نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے جیسے اس کے سر پر کسی نے خوفناک ضرب لگائی اور اس کا ذہن اتھاہ تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

مارٹ ہیٹن نے فوری طور پر کاؤپ لیبارٹری پر ریڈ کا پروگرام بنا لیا تھا۔ اس کے سامنے ہر بات کھل چکی تھی۔ جیکب سے معلومات حاصل کرتے ہی وہ بگ ہاؤس روانہ ہو گیا تھا۔ وہاں جا کر اسے ہر طرف لاشیں اور پرائیڈ کی تشدد زدہ لاش دکھائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ یہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں کا کارنامہ ہو سکتا ہے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کے لئے اپنے آدمی مقرر کر رکھے تھے جو ان کی مسلسل سائنسی آلات سے نگرانی کر رہے تھے۔ وہ یقیناً اس سے پہلے لارڈ تک پہنچ چکے تھے اور انہوں نے ہی بگ ہاؤس میں تباہی پھیلائی تھی اور پرائیڈ پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کر کے وہاں سے نکل گئے تھے۔ عمران کو یقیناً پرائیڈ نے سب کچھ بتا دیا ہو گا کہ ٹاپ شوٹ فارمولا کہاں ہے اور یہ بھی ممکن تھا کہ عمران کو یہاں سے فارمولا مل گیا ہو اور وہ اب یہاں سے نکلنے کی تیاری کر رہا ہو۔ مارٹ ہیٹن نے فوری طور

پر اپنے ساتھیوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی سخت کرنے کا حکم دیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بگ ہاؤس کی انتہائی باریک بینی سے تلاشی لینی شروع کر دی۔

انتہائی کوششوں کے بعد اسے بگ ہاؤس میں ایک خفیہ تہہ خانہ ملا جہاں پر بگ ہاؤس کے ہر حصے میں لگے ہوئے خفیہ کیمروں سے مسلسل ریکارڈنگ ہوتی تھی۔ مارٹ ہیٹن نے وہاں موجود سسٹم کو چیک کیا تو اسے وہاں سے وہ تمام فوٹیج مل گئیں جن میں ٹائیگر اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے بگ ہاؤس پہنچنے کی ریکارڈنگ بھی شامل تھی۔ اس ریکارڈنگ کو دیکھ کر مارٹ ہیٹن کے سامنے ہر بات کھل کر سامنے آ گئی۔ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ٹاپ شوٹ فارمولا عمران اور اس کے شاگرد کے پاس نہیں بلکہ لارڈ گائزر نے شارگ اور ہارگ کے ذریعے اسے کاؤپ لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے۔ ریکارڈنگ میں مارٹ ہیٹن کو کاؤپ لیبارٹری کی ساری لوکیشن کا بھی علم ہو گیا تھا۔ اس لئے اب اس کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر کاؤپ لیبارٹری پہنچ جائے اور وہاں سے فارمولا حاصل کر لے اور اگر عمران اور اس کے ساتھی اس کے راستے میں آئیں تو وہ ان کا بھی خاتمہ کر سکے۔ اس نے عجلت سے کاؤپ جانے کا پروگرام بنا لیا تھا۔

مارٹ ہیٹن کو اس بات کا بھی علم ہو چکا تھا کہ کاؤپ لیبارٹری

کا ایک ہی راستہ ہے جو مصنوعی جنگل سے نکلتا ہے۔ اس نے تیزی
سے مصنوعی جنگل تک پہنچنے اور ریڈ کا پروگرام بنایا تھا۔ اس کام میں
اسے زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔ وہ چونکہ ایک لارڈ کے طاقتور سینڈیکیٹ
کے بڑے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے جا رہا تھا جہاں ایک لیبارٹری اور
اسلحہ ساز فیکٹری بھی موجود تھی اس لئے وہ اپنے ساتھ بڑی فورس
لے جا رہا تھا۔ اس نے فورس کو ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح کیا تھا اور
وہ انہیں جیپوں ٹرکوں اور گاڑیوں میں بھر کر لائسو پہاڑیوں کی طرف
لے جا رہا تھا۔ وہ خود ذاتی ہیلی کاپٹر میں موجود تھا تاکہ لائسو
پہاڑیوں کی طرف جاتے ہوئے وہ اردگرد پر نظر رکھ سکے اور
خطرے کی صورت میں وہ اپنی فورس کو لارڈ سینڈیکیٹ کے حملوں
سے محفوظ رکھ سکے۔

لائسو پہاڑیوں سے گزرتا ہوا وہ اپنے قافلے کے ساتھ کھلے
میدان میں پہنچا تو اسے دور سے ایک جنگل دکھائی دیا۔ وہ جانتا تھا
کہ یہ جنگل مصنوعی ہے لیکن دور سے جنگل بالکل اصل دکھائی دے
رہا تھا۔ جنگل کے چاروں اطراف میں وسیع علاقے کے گرد خاردار
تار لگے ہوئے تھے اور وہاں مسلح افراد بھی نظر آ رہے تھے۔ مارٹ
ہیٹن چونکہ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس
لئے اسے جنگل فوراً دکھائی دے گیا تھا۔ اس کے کانوں پر ہیڈ فون
چڑھے ہوئے تھے۔ راسٹر اس کا نمبر ٹو تھا وہ نیچے گاڑیوں کے قافلے
کے ساتھ آ رہا تھا۔ جس سے اس نے ٹرانسمیٹر پر مسلسل رابطہ رکھا

ہوا تھا۔

''راسٹر''...... مارٹ ہیٹن نے ہیڈ فون پر لگے مائیک سے راسٹر
سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... راسٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہم لارڈ لیبارٹری کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔ خاردار تاروں
کے ایریئے کا آغاز ہے۔ اسے اڑا کر آگے بڑھو اور جو راستے میں
آئے اسے اڑا دو''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''یس باس۔ میں نے خار دار داروں کو دیکھ لیا ہے اور ہم ہر
طرح کے حالات کے لئے مکمل تیاری کے ساتھ آئے ہیں''۔ راسٹر
نے جواب دیا۔

''اپنے ساتھیوں کو ہوشیار کر دو۔ لارڈ کے دو اہم آدمی شارگ
اور ہارگ یہیں موجود ہیں۔ لارڈ کے بعد لارڈ ایجنسی کے تمام
اختیارات ان کے پاس ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اردگرد کی
چیکنگ کے لئے سیٹلائٹ سسٹم ایڈجسٹ کر رکھا ہو اور وہ ہمیں اس
طرف آتے ہوئے دیکھ رہے ہوں۔ فورس دیکھ کر وہ یقیناً یہاں
سے نکلنے کی کوشش کریں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہمیں روکنے
کے لئے ہم پر حملہ کر دیں''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں اپنے ساتھ پینا فلاس مشین لے
آیا ہوں۔ مشین ایک گاڑی میں رکھی ہوئی ہے اور آن ہے۔ اس
مشین سے ہمارے اردگرد چاروں طرف پینا فلاس ریز پھیلی ہوئی

ہے۔ ہم اس ریز کے دائرے میں ہیں۔ اگر ہم پر فائرنگ یا میزائل
برسائے گئے تو پینا فلاس ریز راستے میں ہی گولیوں اور میزائلوں کو
روک دے گی اور ان سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکے گا۔ گولیاں
اچٹ کر سائیڈوں میں چلی جائیں گی اور میزائل بھی اپنا راستہ بدل
کر دور جا گریں گے''...... راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس مشین کو ہائی ٹیون کر دو تاکہ ہم ان کے حملے سے
زیادہ سے زیادہ محفوظ رہ سکیں اور اگر ہماری طرف میزائل فائر کئے
جائیں تو وہ یہاں سے بہت دور جا کر بلاسٹ ہوں''...... مارٹ
ہیٹن نے کہا۔

''یس چیف۔ میں آپریٹر سے کہہ دیتا ہوں۔ وہ مشین کو ہائی
ٹیون کر دے گا''...... راسٹر نے کہا۔

''خار دار تاروں سے پانچ کلو میٹر آگے مصنوعی جنگل ہے۔
لیبارٹری کا راستہ اسی جنگل سے جاتا ہے۔ تم چاروں اطراف سے
جنگل کو گھیر لینا اور پھر جنگل میں گھس کر ہر طرف تباہی پھیلا دینا۔
ہمیں جلد سے جلد اور ہر حال میں لیبارٹری کا راستہ ڈھونڈ کر اندر
داخل ہونا ہے تاکہ کسی کو وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہ مل
سکے''...... مارٹ ہیٹن نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ ہم یہاں سے کسی کو نکلنے کا موقع
نہیں دیں گے''...... راسٹر نے جواب دیا۔ اچانک مارٹ ہیٹن نے
جنگل کی طرف سے چند شعلے سے نکل کر اس طرف آتے دیکھے۔

''ہوشیار۔ انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے اور انہوں نے ہماری
طرف میزائل فائر کر دیئے ہیں''...... مارٹ ہیٹن نے چیختے ہوئے
کہا لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ میزائل ان کے قافلے کی
طرف آنے کی بجائے قافلے کے دائیں بائیں مڑ گئے اور پھر ان
سے کافی فاصلے پر گر کر زور دار دھماکوں سے بلاسٹ ہونے لگے۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہمیں ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم پر
ڈائریکٹ میزائل فائر کرنے کی بجائے سائیڈوں پر فائر کر رہے ہیں
تاکہ ہم آگے بڑھنے سے رک جائیں''...... مارٹ ہیٹن نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جنگل سے چند مزید میزائل آئے اور وہ بھی
ان سے بہت دور گر کر بلاسٹ ہوئے تو مارٹ ہیٹن کو یقین ہو گیا
کہ شارگ اور ہارگ ان پر ڈائریکٹ حملہ کرنے سے کترا رہے
تھے۔ وہ شاید خوفزدہ تھے کہ اگر انہوں نے ٹائم ایجنسی پر حملہ کیا تو
کرانس کی تمام ایجنسیاں ان کے پیچھے لگ جائیں گی یا پھر وہ جان
بوجھ کر اس طرح میزائل فائر کر رہے تھے تاکہ ان کی پیش قدمی
رک جائے اور شارگ اور ہارگ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ لیبارٹری
سے نکلنے کا موقع مل جائے۔

''گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ ہم پر ڈائریکٹ اٹیک نہیں
کر رہے ہیں۔ وہ صرف ہمیں ڈرا رہے ہیں''...... مارٹ ہیٹن نے
کہا۔

''یس چیف۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ وہ جان بوجھ کر

سائیڈوں کی طرف میزائل فائر کر رہے ہیں‘‘...... راسٹر نے جواب دیا۔

’’رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خاردار تاروں کو اُڑا کر آگے بڑھو اور جنگل کو گھیر کر چاروں اطراف سے حملہ کر دو۔ میں جنگل کے عقب میں جاؤں گا جس طرف سے لیبارٹری کا خفیہ راستہ کھلتا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ لیبارٹری کا خفیہ راستہ کھول کر اندر داخل ہو جاؤں۔ اندر کے حالات میں خود سنبھال لوں گا لیکن باہر سب کچھ تمہیں کنٹرول کرنا ہو گا‘‘...... مارٹ ہیٹن نے راسٹر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

’’یس چیف۔ میں سب کچھ سنبھال لوں گا‘‘...... راسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اوکے۔ اب میں لمبا چکر کاٹ کر جنگل کی عقبی پہاڑی کی طرف جا رہا ہوں‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا اور پھر اس نے پائلٹ کو احکامات دیئے تو پائلٹ نے ہیلی کاپٹر گھمایا اور وہ پہاڑیوں کی سائیڈوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کی سائیڈوں سے گزارتا ہوا جنگل کے عقب میں آ گیا۔ مارٹ ہیٹن کے گلے میں دوربین لٹک رہی تھی۔ پہاڑیوں کی طرف آتے ہوئے اس نے دوربین آنکھوں سے لگا لی تھی اور وہ اسے ایڈجسٹ کرتے ہوئے پہاڑیاں چیک کر رہا تھا۔ اس کا اندازہ ایسا تھا جیسے اسے کسی خاص پہاڑی یا جگہ کی تلاش ہو پھر اس کی نظریں

یک پہاڑی کی تکونی چٹانوں پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔

’’بس بس۔ مجھے اسی جگہ اتار دو‘‘...... مارٹ ہیٹن نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ پہاڑی کے پاس مناسب جگہ دیکھ کر ہیلی کاپٹر نیچے لے جانے لگا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین سے لگے۔ مارٹ ہیٹن نے کانوں سے ہیڈ فون اتار کر سائیڈ پر رکھا اور اسلحے کا چھوٹا سا تھیلا اٹھا کر ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل آیا۔

’’ہیلی کاپٹر یہاں سے دور لے جاؤ۔ جب میں کال کروں تو اسے یہاں لے آنا‘‘...... مارٹ ہیٹن نے چیخ کر پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مارٹ ہیٹن جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھا اور ایک چٹان کے پیچھے آ کر چھپ گیا۔ وہ تکونی چٹانون والی پہاڑی کے قریب کچھ فاصلے پر تھا۔ ہیلی کاپٹر بلند ہو کر مڑا اور پھر ایک پہاڑی کے عقب میں غائب ہوتا چلا گیا۔

مارٹ ہیٹن نے چٹان کے عقب میں آ کر تھیلے سے ایک راکٹ گن نکالی اور اسے ہاتھ میں لے کر تکونی چٹان والی پہاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔ اس طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ مارٹ ہیٹن کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ اس پہاڑی کی چٹان کسی دروازے کی طرح کھلے گی اور وہاں سے افراد نکل کر باہر آ جائیں گے اور وہ انہیں نشانہ بنا سکے گا۔ بگ ہاؤس کی تلاشی کے

دوران مارٹ ہیٹن کو مانیٹرنگ روم سے ایک نقشہ بھی ملا تھا۔ یہ نقشہ اسی نقلی جنگل اور لیبارٹری کا تھا جس کے ساتھ ہی زیر زمین اسلحہ ساز فیکٹری تھی۔ نقشے کے مطابق کاؤپ لیبارٹری کا ایک ہی راستہ تھا اور اسلحہ ساز فیکٹری کا راستہ اس لیبارٹری کے اندر سے جاتا تھا۔ نقشے میں ان تمام خفیہ راستوں کی تفصیل تھی اسی لئے وہ سیدھا اس تکونی پہاڑی کی طرف آیا تھا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا غور سے تکونی پہاڑی کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور راکٹ گن ہاتھ میں لئے جھکے جھکے انداز میں تیزی سے دوڑتا ہوا اس پہاڑی کی طرف بڑھا۔ پہاڑی کے نزدیک پہنچ کر وہ تکونی چٹانوں کو غور سے دیکھنے لگا پھر اسے وہاں ایک گول چٹان دکھائی دی۔ یہ گول چٹان بالکل ایسی تھی جیسے چکی کا پاٹ ہوتا ہے۔ اس چٹان کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

لیبارٹری کے مین کنٹرول روم میں جانے والا خفیہ راستہ اسی چٹان سے جاتا تھا۔ مارٹ ہیٹن نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے چٹان کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بالکل باریک سا سوراخ تھا۔ سوراخ چھوٹا تھا جس میں صرف چھوٹی انگلی ہی داخل ہو سکتی تھی۔ اس نے انگلی اس سوراخ میں پھنسائی۔ آگے سوراخ بند تھا۔ مارٹ ہیٹن نے انگلی کو دباتے ہوئے پہلے تین بار دائیں اور پھر تین بار بائیں طرف گھمائی اور پھر فوراً اس ہول سے انگلی باہر نکال لی۔ اب

وہ غور سے چٹان کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد یکلخت ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور چکی کے پاٹ جیسی گول چٹان سائیڈ کی طرف گھومتی چلی گئی۔ اب وہاں ایک خلاء نمودار ہو گیا تھا۔ خلاء اتنا بڑا تھا کہ وہ آسانی سے اندر جا سکتا تھا۔

وہ راکٹ گن لئے اس خلاء میں داخل ہوا اور پھر آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھانے لگا۔ اندر اندھیرا تھا۔ جیسے ہی وہ تھوڑا سا آگے آیا اسی لمحے گول چٹان گھوم گئی اور دہانہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔ دہانے کے بند ہوتے ہی وہاں مزید تاریکی پھیل گئی۔ مارٹ ہیٹن سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگ کر رک گیا۔ اسے چونکہ تاریکی میں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اس لئے وہ رک کر آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اس کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئیں اور وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس پائپ نما سرنگ سے نکل کر ایک چوڑے غار میں آ گیا۔ دائیں ہاتھ پر کھردری چٹانیں تھیں۔ وہ ایک بڑی چٹان کے پاس آ کر رک گیا۔ نقشے کے مطابق اس کھردری چٹان کے پیچھے وہ راستہ تھا جو لیبارٹری میں جاتا تھا۔ گول چٹان کا راستہ اوپن کرنے کا تو اسے نقشے سے ہی پتہ چل گیا تھا لیکن اندر کی یہ چٹان کیسے کھل سکتی تھی اس کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں تھا اور نہ ہی اس نقشے میں اس بارے میں بتایا گیا تھا۔ اس لئے مارٹ

ہیٹن کے لئے اب اس راستے کو کھولنا مسئلہ تھا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی راکٹ گن کی طرف دیکھا۔ اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر کھردری چٹان سے کافی فاصلے پر آ کر رک گیا۔ اس نے راکٹ گن کا رخ کھردری چٹان کی طرف کیا اور پھر اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے گن کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس نے فوراً دوسری بار بٹن پریس کر دیا۔

دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو چھوٹے مگر انتہائی طاقتور راکٹ ان کھردری چٹانوں سے ٹکرائے اور خوفناک دھماکے ہوئے اور روشنی کا سیلاب سا جیسے غار میں پھیل گیا۔ یکلخت تیز روشنی کی وجہ سے مارٹ ہیٹن کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے چندھیا سی گئیں۔ اسے کچھ نظر نہ آیا لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑا اور پھر چٹانوں کی جگہ نظر آنے والے ایک بڑے خلاء کو دیکھتے ہی چھلانگ لگا کر دوسری طرف کود گیا۔ دوسری طرف کودتے ہی وہ اٹھا اور فوراً سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا۔

اس نے راکٹ گن جیب میں ڈالی اور سائیڈ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اسی لمحے اسے سامنے راہداری سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو مارٹ ہیٹن اچھلا اور تیزی سے اس طرف دوڑا جس طرف سے اسے انسانی قدموں کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ اس نے

قوس کی صورت میں مسلسل گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ سامنے سے آنے والے افراد اس کی گولیوں کا شکار ہو کر گرتے چلے گئے۔ مارٹ ہیٹن ان کی لاشیں پھلانگتا ہوا دائیں طرف گھوما اور ایک ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں داخل ہوتے ہی اس کا مشین پسٹل ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ وہاں موجود آٹھ افراد جو اس طرح کے اچانک دھماکوں کی وجہ سے مجسموں کی طرح کھڑے تھے مشین پسٹل کی گولیوں کی زد میں آ گئے اور اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔

اسی لمحے سائیڈ سے گولیوں کی بوچھاڑ مارٹ ہیٹن کی طرف آئی لیکن مارٹ ہیٹن نے لمبا جمپ لگایا اور ایک اونچی میز کی آڑ لے کر اس نے اس چھوٹے سے کیبن کے دروازے پر فائر کھول دیا جہاں سے ایک آدمی مشین گن لئے اس پر فائرنگ کر رہا تھا۔

وہ آدمی چیختا ہوا گن سمیت اندر گرا اور مارٹ ہیٹن تیزی سے میز کی آڑ سے نکلا اور بھاگتا ہوا اس شیشے کے کیبن میں گھس گیا۔ یہ شاید مین کنٹرول روم کا کنٹرولر آفس تھا۔ اس کے درمیان ایک لمبی مستطیل شکل کی ایک مشین موجود تھی۔ جس کے درمیان ایک سکرین روشن تھی۔ ایک آدمی فرش پر پڑا تھا جو ہلاک ہو چکا تھا۔ مارٹ ہیٹن مشین پر لگی ہوئی سکرین کی طرف بڑھا اس سے پہلے کہ وہ سکرین دیکھتا یکلخت اسے کنٹرول روم کی ایک دیوار کی طرف کھٹکا سا سنائی دیا۔ وہ تیزی سے دروازے کی سائیڈ سے آ کر لگ

گیا۔

"جیگر۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کس نے تباہی کی ہے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور مارٹ ہیٹن نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ یہ آواز پائیڈ کی تھی۔ وہ اس آواز کو پہچانتا تھا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان دروازہ کھول کر ایک جھٹکے سے اس طرف آ گیا۔ جیسے ہی سیاہ فام اس طرف آیا۔ مارٹ ہیٹن تیزی سے سائیڈ سے نکلا اور اس نے کے سینے پر زور دار کک لگا دی۔

پائیڈ جو انتہائی پرجوش انداز میں اندر داخل ہو رہا تھا یکلخت اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ مارٹ ہیٹن اچھل کر اس کی طرف لپکا ہی تھا کہ پائیڈ کی دونوں ٹانگیں کسی آکٹوپس کی ٹانگوں کی طرح بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں اور مارٹ ہیٹن ہوا میں قوس کی شکل میں اڑتا ہوا پشت کے بل پیچھے موجود ایک میز پر گرا اور پھر میز پر موجود مشین سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گرا۔ اچانک مشین کے اوپر گرنے کی وجہ سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو خاصی چوٹ آئی تھی اور ایک لمحے کے لئے تو اس کا ذہن جیسے ماؤف سا ہو کر رہ گیا۔ جبکہ اس دوران پائیڈ اسے اچھال کر بجلی کی تیزی سے اٹھا اور اس نے مارٹ ہیٹن کے ہاتھ سے نکل کر دور گرنے والے مشین پسٹل کی طرف دوڑ لگا دی۔

ابھی وہ مشین پسٹل تک پہنچا بھی نہ تھا کہ مارٹ ہیٹن کو جیسے

ہوش آ گیا۔ اس نے تیزی سے اپنی ٹانگیں سکوڑیں اور میز سمیت نیچے گری ہوئی مشین کی دوسری طرف جا گرا اور اسی لمحے پائیڈ مشین پسٹل اٹھا کر تیزی سے مڑا اور ساتھ ہی اس نے فائر کھول دیا لیکن مارٹ ہیٹن ایک لمحہ پہلے میز کے پیچھے پہنچ چکا تھا۔ اس لئے مشین پسٹل کی گولیوں نے میز اور اس پر موجود مشین کے پرخچے اُڑا دیئے لیکن مارٹ ہیٹن گولیوں سے محفوظ رہا۔

پائیڈ جنونیوں کے انداز میں اس پر طرف فائرنگ کرتا جا رہا تھا۔ مارٹ ہیٹن نیچے گرتے ہی سانپ کی طرح رینگتا ہوا اس غار کی طرف بڑھا جہاں سے وہ اندر آیا تھا کیونکہ وہ دائیں ہاتھ پر اس کے بالکل قریب تھی اور جس انداز میں پائیڈ گولیاں برسا رہا تھا اگر مارٹ ہیٹن اس طرف کو نہ کھسک جاتا تو مشین کے اُڑنے والے پرزے یقیناً اس کے جسم کا قیمہ بنا دیتے۔ چند ہی لمحوں میں مارٹ ہیٹن رینگتا ہوا اس غار میں پہنچ گیا اور وہاں پہنچتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور ٹوٹی ہوئی جگہ کی سائیڈ میں رک گیا۔ اسے یقین تھا کہ پائیڈ نے اسے غار کی طرف جاتے دیکھ لیا ہو گا اور وہ اسے ہلاک کرنے اس طرف ضرور آئے گا کیونکہ وہ بدستور گولیاں چلا رہا تھا اور گولیاں غار میں آ رہی تھیں۔

اگر مارٹ ہیٹن ٹوٹے ہوئے حصے سے نہ چپکا ہوتا تو اب تک کئی گولیاں اس کے جسم سے پار ہو گئی ہوتیں۔ پھر یکلخت ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دی اور فائرنگ کی آوازیں بند ہو گئیں۔ مارٹ

ہیٹن سمجھ گیا کہ پائیڈ کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کی گولیاں ختم ہوگئی ہیں۔ وہ تیزی سے سائیڈ سے نکل کر باہر آیا اور اچھل کر پھر اس روم میں آ گیا جہاں پائیڈ مشین پسٹل کو چیک کر رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مارٹ ہیٹن کو دیکھتا مارٹ ہیٹن نے بھوکے شیر کی طرح اس کی طرف چھلانگ لگا دی۔ پائیڈ نے اسے اچھل کر اپنے اوپر آتے دیکھ کر یکلخت مشین پسٹل والا ہاتھ آگے کر دیا اور اس کی نال اچھل کر آتے ہوئے مارٹ ہیٹن کے سینے سے ٹکرائی اور مارٹ ہیٹن کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اسے ایسا لگا جیسے مشین پسٹل کی نال اس کا سینہ توڑ کر اندر گھس گئی ہو۔

مارٹ ہیٹن الٹ کر نیچے گرا اور پائیڈ نے اسے گرتے دیکھ کر پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر لات مارنی چاہی لیکن مارٹ ہیٹن باوجود سینے میں شدید تکلیف کے تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے اس کی گھومتی ہوئی لات کو پکڑ کر جھٹکا دیا تو پائیڈ بھی چیختا ہوا اس کے اوپر آ گرا۔

مارٹ ہیٹن نے تیزی سے کروٹ بدلنے کی کوشش کی لیکن پائیڈ نے نیچے گرتے ہوئے اس کے سینے پر اپنے سر کی زوردار ٹکر مار دی اور مارٹ ہیٹن کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں پھلجھڑیاں سی چھوٹ پڑیں اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ پائیڈ واقعی طاقتور تھا اور لڑائی بھڑائی کے فن میں طاق اور انتہائی چست اور پھرتیلا بھی تھا۔

مارٹ ہیٹن کے جسم کے ڈھیلا پڑتے ہی پائیڈ یکلخت ہوا میں اچھلا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے گھٹنے پوری قوت سے مارٹ ہیٹن کی ناف سے ذرا اوپر پڑے اور مارٹ ہیٹن کو ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا ہو لیکن صرف ایک لمحے کے لئے اسے یہ احساس ہوا تھا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن موت کی گہری تاریکیوں میں ڈوب گیا۔

عمران دروازے کی سائیڈ میں مشین پسٹل ہاتھ میں لئے لیٹا ہوا تھا کہ اسے دروازہ کھلتا دکھائی دیا اور پھر ایک سیاہ فام دیو قامت شخص نے جھانک کر دیکھا اور پھر دوسرے لمحے اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے واپس غائب ہو گیا اور پھر دوسری طرف سے باتوں کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر عمران نے چھ افراد کو تیزی سے اندر داخل ہوتے دیکھا۔ باہر موجود سیاہ فام نے چیخ کر ان سب کو ہلاک کرنے کے لئے کہا تو عمران نے یکلخت نیچے سے مشین پسٹل والا ہاتھ نکالا اور ٹریگر دبا دیا۔ چھ مسلح افراد چیختے ہوئے اچھل کر گرے ہی تھے کہ عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ برق رفتاری سے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے کے قریب جاتے ہی اس نے پوری قوت سے باہر کی طرف چھلانگ لگا دی۔ باہر سیاہ فام موجود تھا۔ عمران نے ایک نظر میں ہی اسے شارگ کی حیثیت سے پہچان لیا تھا وہ پوری قوت سے اس سے ٹکرایا اور دونوں اچھل کر نیچے

گرے۔ اس سے پہلے کہ شارگ اٹھتا عمران کی ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے گھومتی ہوئی اس شارگ کی کنپٹی سے ٹکرائی۔ شارگ کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اس نے اچھل کر پیچھے ہٹنا چاہا لیکن عمران کی ٹانگ کی دوسری ضرب نے اسے ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ کر دیا اور وہ وہیں ساکت ہو گیا۔ عمران نے اٹھ کر آگے بڑھ کر اس کی نبض چیک کی کہ وہ کہیں بے ہوش ہونے کی اداکاری نہ کر رہا ہو۔ اس کی نبض چیک کرتے ہی عمران کو یقین ہو گیا کہ سیاہ فام واقعی بے ہوش ہو چکا ہے۔ عمران نے ہال نما کمرے کو چیک کیا اور پھر ایک واش روم دیکھ کر وہ اندر گیا اور پانی سے بھری ہوئی ایک بالٹی اٹھا کر اس طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے ان سب پر پانی ڈالا اور پھر بڑے چوکنے انداز میں کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے۔

”ہوش میں آ جاؤ۔ ہم شدید خطرے میں ہیں“۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

”تم سب جاؤ اور جو نظر آئے اسے ہلاک کر دو۔ تمہارے پاس میگا فائیو بم ہیں انہیں ہر جگہ لگا دینا۔ تب تک میں اس سیام فام کو

ہوش میں لا کر اسے چیک کرتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کون ہے یہ''...... جولیا نے پوچھا۔

''حلیئے سے تو شارگ لگتا ہے اور اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی کمپیوٹرائزڈ ڈسک کہاں ہے کیونکہ لارڈ نے اس کے ذریعے ہی ڈسک یہاں بھیجی تھی''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر اپنی اپنی مشین گنیں اٹھا کر تیزی سے باہر والے راستے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد عمران سیاہ فام پر جھکا اور اس کی تلاشی لینے لگا۔ سیاہ فام کی اندرونی جیب سے اسے ایک کمپیوٹرائزڈ ڈسک ملی جسے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔

''اوہ۔ شاید یہ وہی کمپیوٹرائزڈ ڈسک ہے جس میں ٹاپ شوٹ فارمولا ہے۔ لگتا ہے اسے ہماری آمد کا علم ہو گیا تھا اور یہ فارمولے کی ڈسک لے کر یہاں سے نکل رہا تھا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ ڈسک دیکھتا رہا پھر اس نے ڈسک اپنے لباس کی اندرونی جیب میں رکھی اور پھر اس نے جھک کر سیاہ فام کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور آگے بڑھ کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے سائیڈ کی دیوار کے پاس ایک الماری دکھائی دی۔ وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھا اور اس کے پٹ کھول کر اسے چیک کرنے لگا۔ الماری میں اسلحہ اور دوسرا سامان تھا۔ ایک خانے میں عمران کو رسی کا ایک بنڈل دکھائی دیا تو

اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور اسے لے کر شارگ کے پاس آ گیا اور پھر وہ شارگ کو باندھنے لگا۔ اس نے شارگ کو اس طرح سے باندھا تھا کہ ہوش میں آنے کے باوجود وہ خود کو رسیوں سے آزاد نہیں کرا سکتا تھا۔ اسے رسیوں سے باندھ کر عمران ایک بار پھر الماری کے پاس گیا اور وہاں رکھا ہوا ایک تیز دھار والا خنجر اٹھا کر واپس آ گیا۔ اس نے خنجر جیب میں ڈالا اور پھر وہ شارگ کے عقب میں آ گیا۔ اس نے شارگ کی ناک پکڑی اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی شارگ کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو عمران نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے اور گھوم کر شارگ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ شارگ چند لمحے کراہتا رہا پھر اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے یکلخت اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھا ہے''...... شارگ کا شعور جاگا تو اس نے یکلخت بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''کیا تم شارگ ہو''...... عمران نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

''ہاں۔ میں شارگ ہوں لیکن تم کون ہو کیا تمہارا تعلق ٹائم

ایجنسی سے ہے''...... شارگ نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''ٹائم ایجنسی۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''مارٹ ہیٹن اور اس کے ساتھیوں نے یہاں حملہ کیا ہے۔ ہم نے انہیں آگے بڑھنے سے روکنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن نجانے دو مختلف راستوں سے تم اور مارٹ ہیٹن اندر کیسے آ گئے تھے۔ مارٹ ہیٹن کو تو میں نے ہلاک کر دیا ہے لیکن تم۔ تم کہاں سے آئے ہو یہاں''...... شارگ نے کہا۔

''میں ڈائریکٹ آسمان سے ٹپکا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آسمان سے''...... شارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ تمہارا آخری ساتھی ہارگ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ یہاں نہیں ہے''...... شارگ نے کہا۔

''یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں ایک بار پھر سرد مہری آ گئی۔

''وہ بگ ہاؤس گیا تھا۔ اس کے بعد سے ابھی تک واپس نہیں لوٹا ہے''...... شارگ نے جواب دیا۔

''سنو شارگ۔ لارڈ سینڈیکیٹ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔ تمہارا لارڈ گائزر بھی اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے اور میری معلومات کے مطابق لارڈ گائزر نے اپنے سینڈیکیٹ کے جو سیکشن بنا رکھے تھے وہ بھی ختم ہو چکے ہیں۔ اب صرف دو سیکشنوں کے انچارج بچے ہیں

ب تم اور ایک ہارگ۔ میری تم سے اور ہارگ سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے میں تم سے نرم لہجے میں بات کر رہا ہوں۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ میں تم سے جو پوچھوں مجھے اس کا صحیح صحیح واب دے دو ورنہ......'' عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم ہو کون''...... شارگ نے خود کو سنبھالتے وئے کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے آیا ہوں''۔ عمران نے کہا تو شارگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''علی عمران۔ اوہ اوہ۔ تم زندہ ہو۔ تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر و پائیڈ نے میزائل برسائے تھے کیا تم ہلاک نہیں ہوئے تھے''۔ شارگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں ہلاک ہو گیا تھا اب تمہارے سامنے میرا بھوت کھڑا ہے۔ میرے بھوت سے ڈرو اگر میں تم سے چمٹ گیا تو تم پاگل ہو جاؤ گے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میں کسی بھوت ووت کو نہیں مانتا''...... شارگ نے سر جھٹک کر کہا۔

''نہ مانو۔ جب میں تم سے چمٹ جاؤں گا تو تمہیں خود ہی بھوتوں پر بھی یقین آ جائے گا اور ووتوں پر بھی''...... عمران نے کہا تو شارگ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''تم مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... شارگ نے ہونٹ چباتے

ہوئے پوچھا۔

''لارڈ گائزر نے تمہارے اور تمہارے ساتھی ہارگ کے ذریعے اس لیبارٹری میں ٹاپ شوٹ فارمولے کی کمپیوٹرائزڈ ڈسک بھیجی تھی۔ کہاں ہے وہ ڈسک''...... عمران نے ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ میں نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر کیاتگ کو دے دی تھی''...... شارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران اس کے انداز سے سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ عمران نے فوراً جیب سے خنجر نکال لیا۔ خنجر دیکھ کر شارگ چونک پڑا۔

''یہ خنجر دیکھ رہے ہو''...... عمران نے خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

''ہاں دیکھ رہا ہوں۔ میں اندھا نہیں ہوں''...... شارگ نے منہ بنا کر کہا۔

''اس خنجر سے میں تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر دوں گا شارگ۔ مجھے اس ڈسک کے بارے میں بتا دو ورنہ یہاں تم کٹی پھٹی لاش کی صورت میں پڑے نظر آؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ میں نے ڈسک ڈاکٹر کیاتگ کو دے دی تھی۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... شارگ نے کہا۔

''کہاں ہے ڈاکٹر کیاتگ''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ ڈسک لے کر ماسٹر لیبارٹری میں گیا ہے تاکہ اس کی چیکنگ کر سکے''...... شارگ نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ شارگ جھوٹ بول کر اسے ڈاج دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

''اگر ڈسک ڈاکٹر کیاتگ کے پاس ہے تو پھر یہ کون سی ڈسک ہے جو مجھے تمہاری جیب سے ملی ہے''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ڈسک نکال کر اس کے سامنے کر دی۔ عمران کے ہاتھ میں ڈسک دیکھ کر شارگ کا رنگ بدل گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی''۔ شارگ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر کیاتگ نے یہ تمہاری جیب میں ڈال دی تھی جو میں نے تمہاری بے ہوشی کے دوران نکال لی''...... عمران نے کہا۔

''یہ وہ ڈسک نہیں ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو''۔ شارگ نے منہ بنا کر کہا۔ اس کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اب بھی جھوٹ بول رہا ہے۔

''تو کیا ہے اس ڈسک میں''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا لیکن تم جس ڈسک کے لئے یہاں آئے ہو وہ ماسٹر لیبارٹری میں پہنچ چکی ہے اور یہ بھی سن لو کہ ماسٹر لیبارٹری کہاں ہے اس کے بارے میں مجھے بھی کچھ معلوم نہیں ہے''۔ شارگ نے کہا۔

"میں جانتا ہوں ماسٹر لیبارٹری کا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہی ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک ہے جسے چھپانے کے لئے تم ماسٹر لیبارٹری کا جھوٹ بول رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ یہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک نہیں ہے"...... شارگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی جھنجلاہٹ اور غصے کا عنصر تھا جو اس بات کا غماز تھا کہ وہ واقعی جھوٹ بول رہا ہے اور عمران کے ہاتھ میں وہی ڈسک ہے جس کے حصول کے لئے وہ یہاں آیا تھا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ جسے تنویر نے گردن سے پکڑ رکھا تھا اور وہ اسے کھینچتا ہوا لایا تھا۔

"ہم نے یہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ بوڑھا سائنس دان ڈاکٹر کیانگ ہے جو ایک روم میں چھپ گیا تھا۔ یہ تمہارے کام آ سکتا تھا اس لئے میں اسے پکڑ کر یہاں لے آیا ہوں"...... تنویر نے بوڑھے کو کھینچ کر عمران کے سامنے لاتے ہوئے کہا۔ بوڑھے سائنس دان کو دیکھ کر شارگ کا رنگ بدل گیا تھا اور شارگ کو کرسی سے بندھا دیکھ کر بوڑھے سائنس دان کا چہرہ بھی خوف سے بگڑ گیا تھا۔

"ڈاکٹر کیانگ......" شارگ نے بوڑھے سائنس دان کو دیکھ کر کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا عمران کا خنجر والا

ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور شارگ کی شہ رگ کٹتی چلی گئی۔ شارگ کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون فوارے کی طرح پھوٹ نکلا۔ وہ چند لمحے کرسی پر بندھا تڑپتا رہا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ بوڑھا سائنس دان ڈاکٹر کیانگ، شارگ کو اس قدر بے رحمی سے ہلاک ہوتے دیکھ کر لرز کر رہ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم نے شارگ کو کیوں ہلاک کر دیا"...... ڈاکٹر کیانگ نے لرزتے ہوئے کہا۔

"اس کا وقت پورا ہو گیا تھا"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو"...... ڈاکٹر کیانگ نے لرزتے ہوئے کہا۔

"ہمیں جو چاہئے تھا وہ ہمیں مل چکا ہے۔ ہم یہاں ٹاپ شوٹ فارمولے کی ڈسک کے لئے آئے تھے جو شارگ نے مجھے دے دی ہے۔ یہ دیکھو"...... عمران نے کہا اور ڈسک ڈاکٹر کیانگ کے سامنے کر دی۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ ڈسک اس نے تمہیں دے دی ہے۔ یہاں ٹائم ایجنسی نے اٹیک کیا تھا اور اس نے مجھ سے ڈسک لے لی تھی اور کہا تھا کہ وہ ڈسک لے جا کر لارڈ کو دے دے گا۔ لارڈ پھر سے سینڈیکیٹ منظم کرے گا اور ہمیں کسی اور جگہ شفٹ کر دے گا"۔

ڈاکٹر کیانگ نے کہا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے کنفرم کرنے کے لئے ڈاکٹر کیانگ سے یہ بات کہی تھی اور ڈاکٹر کیانگ کی باتوں سے یہ تصدیق ہوگئی تھی کہ عمران کو شارگ سے جو ڈسک ملی تھی وہ واقعی ٹاپ شوٹ فارمولے کی ہی تھی۔

"گڈ شو۔ تنویر اسے آف کر دو"...... عمران نے کہا۔

"آف۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر کیانگ نے کہا لیکن اسی لمحے اس کے منہ سے زوردار چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ تنویر نے عمران کے حکم پر فوراً اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

"تو تمہیں یہ ڈسک شارگ سے ملی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے ڈسک خفیہ جیب میں چھپائی ہوئی تھی اور اسے لے کر یہاں سے نکل رہا تھا کہ میرے قابو میں آ گیا۔ تلاشی کے دوران مجھے اس کی جیب سے ڈسک مل گئی"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے شارگ سے ہونے والی تمام باتیں انہیں بتا دیں۔

"ڈسک مل گئی ہے مطلب ہمارا مشن مکمل ہوگیا ہے۔ اب ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے کیونکہ باہر واقعی زبردست معرکہ ہو رہا ہے ہر طرف مسلح افراد موجود ہیں جو جنگل میں گھس آئے ہیں اور ہر طرف تباہی پھیلا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹائم ایجنسی کے افراد ہیں جو مارٹ ہیٹن کے ہمراہ

یہاں آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں یہاں ایک سٹور میں میگا پاور بم مل گئے تھے جو ہم نے ڈی چارج کر کے ہر جگہ لگا دیئے ہیں۔ اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم اسی راستے سے باہر جائیں گے جہاں سے آئے تھے۔ اس طرف ابھی کسی کی توجہ نہیں گئی ہو گی۔ ہم اطمینان سے ٹائم ایجنسی کی نظروں میں آئے بغیر یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک ہال میں ہم نے ایک ہیلی کاپٹر دیکھا ہے۔ وہ ورکنگ آرڈر میں ہے اور اس کا فیول ٹینک بھی فل ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ باہر ٹائم ایجنسی کی فورس موجود ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر سے نکلے تو وہ ہمیں فوراً ہٹ کر دیں گے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب نکل چلو یہاں سے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف بھاگتے چلے گئے جس طرف سے وہ ایک سرنگ کے راستے لیبارٹری میں داخل ہوئے تھے۔ سرنگ سے باہر آتے ہی انہوں نے اردگرد کا جائزہ لیا لیکن میدان صاف تھا ٹائم ایجنسی کی ساری توجہ جنگل پر تھی۔ اس طرف سے مسلسل فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہول سے نکل کر باہر آیا اور پھر انہی پہاڑیوں کی طرف دوڑتا چلا گیا

جہاں سے وہ آیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ان جھاڑیوں بھرے علاقے میں پہنچ گئے جہاں وکٹر نے جیپ چھپائی تھی۔

''وکٹر تم جھاڑیوں سے جیپ نکال لاؤ''...... عمران نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور جھاڑیوں کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے جیپ چھپائی تھی۔

''جولیا۔ ڈی چارجر نکال کر اسے آن کر دو''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کاندھے پر موجود تھیلا اتار کر اس میں موجود ڈی چارجر نکال کر اسے آن کیا اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ جولیا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے دوسرا بٹن پریس کیا تو سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور فوراً بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی لائسو پہاڑی علاقے میں دور سے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس قدر خوفناک دھماکا ہوا جیسے کوئی خوفناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ شعلے اور دھوئیں کی چادر اٹھ کر آسمان کی طرف بلند ہوتی دکھائی دی۔ پورا پہاڑی علاقہ یوں لرزر رہا تھا جیسے خوفناک زلزلہ آ رہا ہو اور پھر اس پہاڑی علاقے میں جیسے واقعی قیامت ٹوٹ پڑی۔ خوفناک دھماکے اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی جگہ جگہ سے شعلے اور دھواں اٹھنے لگ گیا تھا۔

''دھماکوں سے شاید اسلحہ ساز فیکٹری میں بھی موجود اسلحہ پھٹ گیا ہے جو دھماکے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں''۔تنویر نے کہا

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ آؤ اب نکل چلیں یہاں سے۔ کسی بھی لمحے فوج یہاں پہنچ سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس اثناء میں وکٹر جھاڑیوں سے جیپ نکال لایا تھا۔ وہ سب جیپ میں سوار ہو گئے اور وکٹر تیزی سے جیپ وہاں سے بھگاتا لے گیا۔

''اب ہم کہاں جائیں گے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا جو جیپ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''یہاں سے ہم سیدھا سپانگو پہنچیں گے اور پھر وہاں سے پہلی فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لارڈ سینڈیکیٹ کے ساتھ ساتھ ان دھماکوں میں ٹائم ایجنسی کی فورس بھی ہلاک ہو چکی ہے۔ وقتی طور پر ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن یہاں ہونے والے دھماکے اور خاص طور پر ٹائم ایجنسی کی تباہی سے بھونچال آ جائے گا اور کرانس کی تمام ایجنسیاں حرکت میں آ جائیں گی اس لئے ہم یہاں سے جس قدر جلد ممکن ہو نکل جائیں تو بہتر ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''تمہیں شارگ سے جو ڈسک ملی ہے کیا وہ واقعی اصلی ڈسک ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ شارگ کی باتوں اور ڈاکٹر کی تصدیق کے بعد اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ یہی اصلی ڈسک ہے''...... عمران نے کہا۔

’’اگر یہ اصلی ڈسک نہ ہوئی اور اس میں ٹاپ شوٹ کا فارمولا نہ ہوا تو‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’تو چیف مجھے صرف چیک دینے سے انکار کرے گا لیکن مشن کی ناکامیابی پر تم سب کا کورٹ مارشل کر دے گا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ یہ تمہاری غلطی ہے۔ تمہیں ڈسک چیک کرنی چاہئے تھی‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’اب میں ماسٹر کمپیوٹر کہاں سے لاتا جس سے یہ ڈسک چیک کی جا سکتی تھی۔ عام کمپیوٹر سے تو اسے چیک کرنا ناممکن ہے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’لیبارٹری میں ماسٹر کمپیوٹر موجود تھے۔ ان پر چیک کر لیتے‘‘۔ تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

’’وہاں سے تم سب کو ہی بھاگ نکلنے کی جلدی تھی۔ اگر بم ڈی چارجر سے تباہ ہو سکتے تھے تو پھر تمہیں ان پر ٹائم فکس کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ بھی صرف بیس منٹ کا وقت اگر میں وہاں ڈسک چیک کرنے بیٹھ جاتا تو نہ دولہا بچتا نہ دلہن اور نہ ہی باراتی‘‘۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’دولہا۔ دلہن باراتی۔ کیا مطلب ہے تمہارا‘‘...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

’’سیدھی بات ہے۔ نہ تم زندہ ہوتی نہ میں اور نہ یہ ہمارے

رشتہ دار جنہیں باراتی کہہ رہا ہوں۔ دولہا دلہن کون ہے۔ یہ میں تنویر کی موجودگی میں بھلا کیسے کہہ سکتا ہوں‘‘...... عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

’’میں سنجیدہ ہوں عمران‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’تو میں نے کب کہا ہے کہ تم رنجیدہ ہو‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’مجھے واقعی فکر ہو رہی ہے۔ اگر ڈسک اصل نہ ہوئی تو کیا ہو گا‘‘...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

’’یہ ڈسک ہم نے اپنی جان پر کھیل کر حاصل کی ہے۔ اگر اس میں ٹاپ شوٹ فارمولا نہ ہوا جس کا امکان نہیں ہے تو میں چیف سے کہہ دوں گا کہ وہ تم سب کا بھلے ہی کورٹ مارشل کر دے لیکن میرے چیک میں رقم کی کمی نہ کرے۔ اگر کرنی ہی ہے تو سو دو سو کم کر دے میں اتنی ہی رعایت کر سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں‘‘۔ عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ عمران کے اطمینان سے اب انہیں بھی اطمینان ہو گیا تھا کہ اس کے پاس جو ڈسک ہے وہ ٹاپ شوٹ فارمولے کی ہی ڈسک ہے ورنہ عمران اس قدر مطمئن نہ ہوتا۔

ختم شد